عنوان	خود عرض رشتے
لکھاری	ام معاویہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول "،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

خود غرض رشتے

ام معاویہ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں خوشخبری سنائی اور ننھی شہزادی ابرار کی گود میں ڈال دی۔۔

وہ خوشی سے اپنی بیٹی کو چومنے لگا۔۔۔

سارہ بیگم بھی پوتی کو دیکھنے اٹھ کر پاس آئی یں۔۔۔ماشا٦اللہ ماشا٦اللہ۔۔۔گڑیا رانی۔۔

ابرار کے ہاتھوں سے اسے لیتے وہ اسے چومنے لگیں۔۔۔

فون کر کے گھر میں اطلاع کی تو سب خوشی سے جھوم اٹھے۔۔

میں ابھی اپنی بھتیجی کے لیے تحفہ لاتا ہوں۔۔۔

رفیق خوشی سے ناچتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔

اگلے دن سب لوگ۔۔۔ ہسپتال پہنچ گے۔۔۔رفیق نے ایک سونے کی انگوٹھی بچی کی

انگلی میں ڈالی اور اسے چوم ڈالا

ارے مجھے بھی دکھاو۔۔شاہدہ نے اسے رفیق کی گود سے لیا

ارے کتنی پیاری ہے بلکل ابرار بھای کی طرح۔۔۔

وہ اس کی ناک دباتی بولی۔۔

اب میری باری۔۔ صغریٰ بھی بھتیجی کو لاڈ کرنے لگی۔۔

ارے میں کہاں گیا مجھے بھی دکھاونا۔۔۔بلال کا الگ شور اٹھا تو بچی گود میں دے ڈالی۔۔

اب بس کرو اسے سونے دو تم لوگ گھر جاو کل تک ماں اور بچی دونوں ڈسچارج ہو جائیں گی۔۔۔

ساریہ بیگم نے بچی ان سے لیتے ہوئے کہا۔۔

لے رمزا۔۔اسے دودھ پلا دے۔۔۔۔

بچی ماں کی گود میں چھوڑتی ہوی بولیں۔۔۔

....

یہ ایک درمیانے طبقے سے تعلق رکھنے والی فیملی ہے۔۔

منیر صاحب اور ساریہ بیگم کے پانچ بچے ہیں۔۔۔ابرار رفیق شاہدہ صغریٰ اور بلال۔۔

ابرار سخت طبیعت کا غصیلا اور سنجیدہ بندہ تھا۔۔ جس وجہ سے اس سے گھر میں کسی کچھ خاص نہیں بنتی تھی۔۔۔رفیق تھوڑا سا سنجیدہ تھا مگر شوخی بھی کر جاتا۔۔۔شاہدہ ہوشیار اور خوش اخلاق لڑکی تھی۔۔ صغریٰ کافی نرم طبیعت کی مالک تھی اور بلال۔۔۔وہ تو بھولا بھالا سا غصہ تو جیسے اسے چھو کر نہ گزرا ہو۔۔

یہ فیملی آپس میں مل جل کر خوشی خوشی رہتی ہے۔۔سار یہ بیگم کافی سخت طبیعت کی عورت ہیں اپنے شوہر پر دھونس جما کر گھر پر حکمرانی کرتی ہیں۔۔

ابرار کی شادی اسی کے خاندان کی لڑکی رمزا سے ہوی تھی۔۔۔اپنی سخت طبیعت کی وجہ سے اکثر ان دونوں کا جھگڑا ہوتا رہتا تھا۔۔۔اور کبھی کبھار ابرار کا ہاتھ بھی رمزا پر اٹھ جاتا مگر بعد میں وہ شرمندہ ہو کر معافی مانگ لیتا تھا۔۔۔

آج ڈھیڑھ سال بعد ان کے ہاں ایک ننھی گڑیا آئی ہے۔۔۔۔۔جو ایک ہی دن میں گھر بھر کی لاڈلی بن چکی ہے۔۔

....

اس کا نام رباب رکھنا ہے۔۔

صغریٰ نے مشورہ دیا۔۔

وہ سب اسے بستر پر رکھ کر خود اسکے گرد دائرہ بنائے بیٹھے تھے۔۔

نہیں اس کا نام مریم رکھنا۔۔۔

شاہدہ فوراََ بولی۔۔

نہیں نام میں رکھو گا۔۔ بلال الگ چیخا تھا۔۔۔

بس کرو بھئی نام تو اس کا دادا ہی رکھے گا۔۔

منیر صاحب کمرے میں داخل ہوتے بولے۔۔

کیا نام رکھیں گے اس کا۔۔۔؟؟

سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

اس کا نام حفصہ فاطمہ رکھیں گے۔۔۔

منیر صاحب نے ننھی پری کو گود میں اٹھاتے پیار سے کہا۔۔

بہت پیارا ہے حفصہ رانی۔۔۔

شاہدہ نے داد دی۔۔۔

ننھی حفصہ بہت کیوٹ تھی۔۔۔ گول مٹول سا چٹا گورا چہرا بڑی بڑی آنکھیں اور پتلے سے گلابی ہونٹ۔۔۔

گھر بھر کی لاڈلی کوئی اسے زمین پر ٹکنے نہ دیتا تھا۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ وہ سب کی جان بن گئی تھی۔۔

حفصہ سب کے ساتھ اٹیچ رہی۔۔۔مگر ابرار کی سنجیدگی اور سخت مزاجی سے وہ اس سے دور ہوتی چلی گئی۔۔ ابرار اور رمزا کے جھگڑے حفصہ کے ذہن کو متاثر کر رہے تھے۔۔۔

حفصہ جب تین سال کی ہوی تو اس کا ایک بھای۔پیدا ہوا جس کا نام ابرار نے حیدر رکھا۔۔ حیدر کی پیدائش کے بعد ابرار نے قریب ہی علیحدہ گھر خرید لیا۔۔۔علیحدہ گھر میں جاکر جھگڑوں نے زور پکڑ لیا۔۔۔پے در پے جھگڑوں نے دونوں بہن بھای کے ذہن بری طرح تباہ کر دیئے۔۔

رمزا اپنا غصہ ابرار کے سامنے تو نگل جاتی کیوں کہ وہ ایک مرد کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی مگر وہ غصہ پھر حفصہ پر نکل جاتا۔۔

وہ اس سب سے بری طرح متاثر ہو رہی تھی۔۔۔وہ بڑی تھی۔۔۔اس لیے اس پر بوجھ زیادہ تھا۔۔۔

عادتاََ وہ خاموش طبیعت اور سادہ ثابت ہوی۔۔چپ چپ رہنے والی۔۔ کسی سے بات نہ کرتی۔۔بس سوال کے جواب ہاں نہ میں ہی دیتی تھی۔۔

بارہ سال کی ہوئی تو کافی سمجھدار ہو گئی تھی۔۔۔تنگ ہوتی تو ساریہ بیگم کے پاس چلی جاتی۔۔۔ ان کے پاس بیٹھتی وہ اس سے خوب لاڈ کرتیں۔۔چاچو اور پھپھو الگ اٹھائے رکھتے۔۔۔وہ اپنے والدین سے بری طرح متنفر ہو چکی تھی۔۔وہ بس اپنی دادی کے پاس رہنا چاہتی تھی۔۔۔ کبھی اسے ساریہ بیگم کے پاس زیادہ وقت ہو جاتا تو رمزا اسے خوب ڈانٹتی۔۔۔وہ بھی بے بس تھی۔۔۔شوہر کے آگے بولتی تو مار کھاتی یا پھر طلاق لیتی۔۔اپنا گھر بچانے کے لیے خاموش تو ہو جاتی مگر پھر سارا غبار حفصہ پر نکل جاتا۔۔۔حیدر تو بس بہن کی پناہ میں محفوظ ہو جاتا تھا۔۔

پندرہ برس کی عمر تک قریب سکول میں پڑھتی رہی۔۔پھر دوسرے محلے کی پرائیویٹ سکول میں آٹھویں میں داخلہ لے لیا۔۔۔حیدر اس وقت پانچویں میں پڑھتا تھا۔۔دونوں بہن بھای ساتھ سکول جاتے تھے۔۔۔

سکول گئی تو اس کی شخصیت مزید بری طرح متاثر ہو گئی۔۔

سکول میں بڑے بڑے گھروں کی لڑکیاں پڑھنے آتی تھیں۔۔اگرچہ لڑکے لڑکیوں کا سکول علیحدہ تھا مگر سکول کے گیٹ پر لڑکوں کو دیکھ کر اس کے ہاتھ پاوں پھول جاتے تھے۔۔

اسے پڑھائی سے نفرت ہونے لگی۔۔۔ ٹیچر اس کی خاموش طبیعت کی وجہ سے اسے نالائق سمجھنے لگیں جبکہ وہ ذہین لڑکی تھی۔۔ اسے توجہ کی ضرورت تھی گھر کے ماحول نے اسے ڈسٹرب کر کے رکھا ہوا تھا۔۔

کلاس کی لڑکیاں اس کا خوب مذاق بناتی رہتی۔۔۔ اس نے کوئی دوست تک نہ بنائی۔۔

ساریہ کی دھمکی اسے آج بھی یاد تھی۔۔

کوئی دوست بنانے کی ضرورت نہیں ہے یہ دوست خراب کرتی ہیں۔۔ تمہیں گمراہ کر دیں گی۔۔ بس پڑھائی کرنی ہے دوستیاں نہیں۔۔

وہ سب سے دور دور رہتی۔۔۔ لڑکیاں اس پر فقرے کستی اسے نالائق اور الو کہتی مگر وہ نظر انداز کر جاتی۔۔۔

ٹیچرز تو اسے مارنے سے بھی گریز نہ کرتی۔۔۔ امیر خاندانوں کی ٹیچرز تھیں گھر کے سٹریس اور غصہ کلاس کے کمزور بچوں پر نکال کر تسکین کر لیتی تھیں۔۔۔

اس نے اپنے رب سے لو لگالی۔۔ خوب نماز پڑھتی دعائیں کرتی قران پڑھتی۔۔ دنیا کی بے حسی نے اسے اللہ کے قریب کر دیا۔۔ یوں وہ دینی کتابیں پڑھتی۔۔۔ ہمیشہ پردے میں

رہتی...اس کے کزن اس سے بات کرنا چاہتے تو وہ نظر انداز کر دیتی۔۔ کبھی کسی لڑکے سے بات تک نہ کی تھی۔۔

سکول میں ہونے والے ٹارچر سے حفصہ مزید تنگ ہو گئی۔۔ ٹینشن اور سٹریس سے وہ بیمار رہنے لگی۔۔۔ اور جب ساریہ کو معلوم پڑا کے سکول میں اسے ٹارچر کیا جاتا ہے تو انہوں نے اسے سکول سے نکلوا کر سرکاری سکول میں داخل کروا دیا۔۔۔

نویں جماعت میں وہ کافی بہتر ہو چکی تھی۔۔وہاں کی ٹیچرز اور لڑکیاں بہت خوش اخلاق تھیں۔۔

حفصہ کا ذہن کھلنے لگا اور وہ خوش رہنے لگی۔۔ماں سے چھپا کر تین چار دوستیں بھی بنا لیں۔۔۔

نویں کے امتحانات دیے تو وہ مطمئن تھی۔۔اسے اپنے پاس ہونے کی پوری امید تھی۔۔

۔۔۔اور اس دن وہ خوب خوش ہوئی تھی۔۔اس نے کلاس پہلی پوزیشن لی تھی۔۔۔

سب ہی خوش تھے۔۔سب نے مبارکباد دی۔۔۔

چھٹیاں ختم ہوئی ں تو وہ سکول جا پہنچی۔۔ پہلا دن تھا بہت کم سٹوڈنٹس آئے تھے۔۔وہ کلاس میں آ کر بیٹھ گ ئی۔۔ کلاس روم میں تین لڑکیاں موجود تھیں۔۔۔

حفصہ مریم اور سمیرا۔۔

مریم اور سمیرا وہ لڑکیاں تھیں جن سے حفصہ کی بہت کم بات چیت ہوی تھی۔۔ مگر آج چونکہ کلاس خالی ہی تھی سو وہ ان دونوں کے پاس جاکر بیٹھ گ ئی۔۔ مریم اور سمیرا اسے کافی اچھی لگی تھیں۔۔ کیوں کہ وہ اس سے کافی باتیں کرتی رہیں جس سے اس کا دن اچھا گزرا تھا۔۔

اس دن کے بعد اس کی دوستی ان دو لڑکیوں سے بھی ہو گ ئی۔۔ وہ زیادہ وقت انہی کے ساتھ گزارتی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ دوستی کیا رنگ لائے گی۔۔

کھالو نا۔۔دیکھ میں سوری بولتی ہوں نا۔۔۔

رمزا کھانے کی کی پلیٹ لیے اس کے سرہانے کھڑی تھی۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

وہ بستر منہ تک تانے بولی

اچھادودھ پی لو بھوکی تو نہ سو۔۔

وہ دودھ کا گلاس آگے کرتی بولی

نہیں پینا۔۔وہ بدستور بستر میں منہ دیے ہوے تھی۔۔

یہ دودھ کا گلاس میں یہاں چھوڑ کر جارہی ہوں پی لینا۔۔۔

وہ گلاس چھوڑ کر چلی۔۔

شادی کے بعد یہ نخرے کوی نہیں اٹھاتاماں ہی ہوتی ہے جولاڈ اٹھاتی ہے۔۔

جاتے جاتے ہانک لگانا نہ بھولیں تھیں۔۔

وہ تھک کر اٹھ بیٹھی۔۔رمزا نے پھر سے اس پر اپنا غصہ نکالا تھااس لیے وہ ناراض بیٹھی تھی لیکن وہ ماں تھی آخر کیسے بیٹی کو بھوکا چھوڑ دیتی۔۔

آخران کو بھی تو کوی ایسا چاہیے جس پر اپنا غصہ نکالیں۔۔باباکے سامنے تو بول نہیں سکتی ہیں نا چلو میں ہی سہی۔۔

وہ خود سے بڑبڑاتی ہوی دودھ پینے لگ ئی۔۔

کس کو میسج کررہی ہو۔۔

وہ سکول کے لیے تیار ہوتی رمزا کے موبائل سے مریم کو ریپلاے کر رہی تھی جب رمزا نے اسے عجیب نظروں سے گھورا

کسی کو نہیں۔۔۔

وہ مسیج ٹائپ کرتی لاپرواہی سے بولی۔۔

رمزا نے جھپٹ کر اس سے موبایل چھینا اور

مسیج دیکھنے لگی۔۔ مریم اس سے کچھ نوٹس کا مطالبہ کر رہی تھی۔۔

حفصہ نے غصے سے ماں کو گھورا اور بیگ اٹھاتی تیزی سے گھر سے نکل گ ئی۔۔ کچھ دنوں سے

رمزا اس پر شک کرنے لگی تھی جو اسے شدید ناگوار گزرتا تھا۔۔۔

....

کیسی ہو۔۔۔ موڈ تو ٹھیک ہے نا۔۔

مریم اس کے پاس بیٹھتی بولی۔۔

میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا۔۔۔

وہ سیدھی ہوی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ لگتا ہے امی سے ڈانٹ پڑی ہے۔۔۔

سمیرا بھی اس کے برابر بیٹھتی بولی۔۔

یار مما ایسے کیوں کرتی ہیں ان کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔ مجھے شکی انسان نے نفرت ہے۔۔۔

وہ مزید خود کو بولنے سے روک نہ پای۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔ مریم نے پوچھا تو جواب میں اس نے صبح والا واقع سنا ڈالا۔

تمہاری ماں تو بہت عجیب ہے۔۔ ظالم ہے بہت یار۔۔ چھوڑو تم۔۔ایک کام کرو اپنا موبایل لے لو ---

سمیرا نے مشورہ دیا۔۔

وہ اپنا موبایل یوز نہیں کرنے دیتی تو مجھے زاتی موبایل کیسے لے کے دیں گی۔۔

وہ طنزیہ بولی تو وہ دونوں چپ کر گ ئی۔۔

__________..............................________

وہ بیٹھی قرآن کی تلاوت کر رہی تھی جب رمزا کی آواز پر بے زار گی سے قرآن کو چومتی اٹھی۔۔

کیا ہوا؟

اس نے وہیں سے ہانک لگای۔۔

آج چھٹی کے باعث وہ گھر پر ہی تھی۔۔ صبح سے گھر کے کام کر کر کے وہ تنگ آگ ئی تھی۔۔۔

آٹا گوند دو نا میں روٹیاں ڈالتی ہوں پھر تم سبزی پکا دینا۔۔

وہ صحن سے جھاڑو لگاتی بولی۔۔

مجھ سے نہیں ہوتا کام وام۔میں پڑھنے جا رہی ہوں۔۔۔

وہ تڑخ کر بولی۔۔

تیرے بابا آنے والے ہیں کھانا وقت پر نہ ملا تو غصہ ہوں گے۔۔

رمزا نے کہا تو کچھ سوچتے ہوئے وہ کچن میں چلی گ ئی۔۔آٹا گوندا اور اسے فریج میں رکھ کر سبزی پکانے لگی۔۔

ایک گھنٹے کی محنت کے بعد وہ فری ہو کر باہر نکلی تو رمزا نے اسے پچکارتے ہوئے چونا لگا کر اس سے روٹیاں بھی پکوالیں اور وہ خاموشی سے کام ختم کر کے کمرے میں چلی گ ئی۔۔وہ ایسی ہی تھی اس سے پیار سے پیش آؤ تو جان ہتھیلی پر رکھ دیتی تھی۔۔۔

وہ لڑکا دیکھ رہی ہو حفصہ۔۔۔

وہ مریم اور سمیرا کے ساتھ گیٹ پر کھڑی گاڑی کا انتظار کر رہی تھی جب سمیرا نے اسے ایک نوجوان لڑکے کی طرف متوجہ کیا۔۔

یہ بہت سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔میرے محلے میں رہتا ہے۔۔

سمیرا نے بتایا

تو میں کیا کروں۔۔۔؟

وہ چڑ کر بولی۔۔ایک تو گرمی میں کھڑی تھی اوپر سے برقعہ پہننے سے وہ پسینو پسین ہو گ ئی تھی۔۔

یار یہ تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔

سمیرا نے آخر کہہ ہی دیا

بکواس مت کرو۔۔۔ تمہیں پتا یہ سب مجھے پسند نہیں۔۔

وہ غصے سے بولی۔۔

سنونا۔۔وہ سچ میں تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔

سمیرا نے اسے یقین دلانا چاہا۔۔

اچھا؟؟ بغیر دیکھے ہی محبت ہو گئی۔۔واہ

وہ طنزیہ بولی۔۔ مریم خاموشی سے ان دونوں کی تکرار سن رہی تھی۔۔

اس نے دیکھا ہے تمہیں بس پاگل ہو گیا ہے۔۔

سمیرا نے فوراً کہا

کیا مطلب؟ کہاں دیکھا ہے؟

وہ چونک کر بولی

ارے یاد ہے رزلٹ فنکشن میں ہم نے گروپ فوٹو لی تھی اسی میں تھی۔۔

اس نے یاد دلایا۔۔

سمیرا۔۔ہوش میں تو ہو نا تم۔۔میں فوٹوز نہیں کھچواتی ہوں۔۔

اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

میں نے لی تھی تمہاری۔۔جب تم فنکشن میں ٹرافی لینے گئی تھی سٹیج پر۔۔۔

سمیرا نے پھر سے بات بدلی۔۔

سمیرا۔۔ حفصہ غصے سے زور دے کر بولی

ارے سچ کہہ رہ ہوں۔۔ تمہیں برا نہ لگے اس لیے نہیں بتایا۔۔

سمیرا نے کھسیاتے ہوے کہا

سمیرا۔آئی یندہ یہ بکواس مت کرنا تم جانتی ہو مجھے یہ فضول عشق ماشوقی میں دلچسپی نہیں ہے۔۔

حفصہ غصے سے کہہ کر اسے مزید کچھ کہنے سے روک گ ئی۔۔

اس دن کے بعد وہ لڑکا روزانہ گیٹ پر کھڑا ہوتا تھا۔۔حفصہ اسے اگنور کر دیتی لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح وہیں کھڑا رہتا تھا۔۔

اس دن سمیرا چھٹی پر تھی۔۔مریم اپنی گاڑی آنے پر اس پر سوار ہو کر جا چکی تھی۔۔وہ گیٹ کے باہر کھڑی کب سے گاڑی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

سب طرف خاموشی چھا گ ئی تھی۔۔حفصہ بلکل اکیلی گاڑی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

وہ لڑکا آج شاید وہاں موجود نہیں تھا۔۔حفصہ نے سکھ کا سانس لیا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا سکھ غارت ہوا تھا۔۔کیوں کہ وہی لڑکا سامنے سے آتا دکھای دیا تھا۔۔

وہ چلتے چلتے حفصہ کے پاس آگیا۔۔

حفصہ نے اسے نظر انداز کیا مگر وہ اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔

حفصہ نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا۔۔۔اگر کوی دیکھ لیتا تو؟؟

وہ وہاں سے جانے لگی تو اس لڑکے کی آواز پر رک گئی۔۔

حفصہ بات سنیں۔۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

وہ غصے سے پلٹی۔۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ پلیز مجھے ٹھکرانا مت میں مر جاوں گا پچھلے کچھ ہفتوں سے میں پاگل ہو گیا آپ کے لیے۔۔

وہ منت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔

بے اختیار حفصہ کا ہاتھ اٹھا اور اس لڑکے کا گال سرخ کر گیا۔۔ غصے سے اسے گھور کر وہ وہاں سے چلتی بنی۔۔۔

۔۔ پیچھے وہ لڑکا آوازیں دیتا رہ گیا۔۔

....

کیا مصیبت ہے یار۔۔۔

وہ دھپ سے صوفے پر گرتی بڑبڑائی تھی۔۔۔ پیدل چلنے کی وجہ سے وہ بہت تھک چکی تھی۔۔

کہاں تھی تم حفصہ۔۔۔ اتنی دیر لگا دی۔۔

ابرار وہاں آتے پوچھنے لگے۔۔

اَلسلامُ عَلَیکُم بابا۔۔۔وہ گاڑی نہیں آئی۔۔میں کافی دیر انتظار کرتی رہی ۔۔ تھک کر پیدل ہی آ گ ئی۔۔ اس لیے دیر ہو گ ئی۔۔

وہ سیدھی ہوتی بولی

وعلیکم سلام۔۔جاو چینج کرو۔۔اس گاڑی والے کا کچھ کرتا ہوں۔۔

وہ اسے کہتے غصے سے بڑبڑاتے اندر چلے گ ئے۔۔

------ ------- -----

دادو۔۔۔ یہ لوگ محبت کیوں کرتے ہیں؟؟جب شادی تو نصیب سے ہی ہونی ہے۔۔

وہ ساریہ بیگم کے پاس بیٹھی گم سم سی بولی۔۔اس کے ذہن میں وہ لڑکا اٹکا ہوا تھا۔۔

یہ سب بکواس ہے۔۔بیٹا۔۔شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے ایسے ہی۔۔۔

ساریہ نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوے پیار سے کہا۔۔

شیطان کیوں گمراہ کرتا ہے لوگوں کو۔۔

وہ پھر سے پوچھنے لگی۔۔

بیٹا دیکھو۔۔جو لوگ نیک ہوتے ہیں اور اللہ کے پسندیدہ ہوتے ہیں شیطان انہیں گمراہ کرتا ہے تاکہ وہ نیکی کی راہ سے ہٹ جائیں۔۔ حرام رشتے میں لگ کر اپنی آخرت برباد کر دیں۔۔

وہ پیار سے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔وہ غور سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

حرام رشتے کی نحوست سے انسان ہر وقت ٹینشن میں ہی رہتا ہے اس کا نہ ہی نماز میں دل لگتا ہے اور نہ ہی کسی اور نیکی کے کام میں۔۔

وہ اسے اسے کہتی ہوی اٹھ گ ئ ی ں۔۔۔حفصہ نے ذہن میں ایک عزم کر لیا تھا۔۔وہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گی۔۔وہ اس طرح کے حرام ریلیشن نہیں بنائے گی ۔۔

وہ مسکرا کر اٹھی۔۔۔

حفصہ حفصہ۔۔۔تم نے کیا کیا یہ ؟

وہ کلاس میں داخل ہوی تو سمیرا بھاگتی ہوی اس تک پہنچی۔۔

کیا ہوا۔۔

وہ لاپرواہی سے بیگ ڈیسک پر رکھ کر برقعہ اتارنے لگی۔۔کلاس روم خالی تھی۔۔سب لڑکیاں گراونڈ میں گھوم رہی تھی۔۔۔

تم جانتی ہو کیا ہوا؟

وہ پھر سے بولی

کیا ہوا؟؟

اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھور کر پوچھا..

اصفند نے خودکشی کی کوشش کی ہے۔۔

وہ تقریباً چیختی ہوی بولی۔۔۔

کون اصفند۔۔۔؟ حفصہ نے بھنویں سکیڑ کر پوچھا تو سمیرا کو جی بھر کر اس پر غصہ آیا۔۔۔

اصفند جسے تم نے کل تھپڑ مارا تھا۔۔۔

اس نے بتایا تو وہ چونکی

اوہ وہ لڑکا۔۔ کیوں کیا ہوا خودکشی کیوں کی اس نے۔۔

حفصہ نے بظاہر لاپرواہی سے پوچھا مگر اسے اندر سے کافی تجسس پیدا ہوا تھا۔۔

تمہاری وجہ سے۔۔۔ تم نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا؟؟ کتنی خود غرض ہو تم۔۔

سمیرا غصے سے بولی۔۔

ہسپتال میں ہے وہ۔۔ صد شکر کہ بچت ہو گ ئی۔۔ کلای کاٹی تھی اس نے۔۔

سمیرا اسے مسلسل سنا رہی تھی۔۔

سمیرا میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔ کلای کاٹنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

اس نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔ اسے نجانے کیوں اس لڑکے اصفند سے ہمدردی سی ہو رہی تھی۔۔ اور یہی شیطان کی پہلی کامیابی تھی۔۔

حفصہ۔۔ تم بہت خود غرض ہو اچھا نہیں کیا تم۔۔۔ نے۔۔۔ وہ بن ماں کے لڑکا ہے۔۔۔ تم سے محبت کر بیٹھا ہے اور تم نے کیا کیا؟؟

سمیرا افسوس سے کہتی کلاس روم سے نکل گ ئی۔۔

------ ----- ------

وہ کلاس روم میں ہی کھڑی رہ گئی۔۔ اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔

حفصہ۔۔ کسی کے پکارنے پر وہ پلٹی۔۔ سامنے ہی اس سیکنڈ ای ئر کی ایک لڑکی کھڑی تھی

جس سے حفصہ کی تھوڑی بہت سلام دعا تھی۔۔

آپ؟؟ کیسی ہیں۔۔ حفصہ نارمل ہوتی مسکرائی۔۔

میں ٹھیک ہوں کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔

وہ اس کے پاس بینچ پر بیٹھتی بولی۔۔ حفصہ بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

بولیں نا۔۔

اس نے کہا۔۔

حفصہ تم سمیرا اور مریم سے دور رہو۔۔ اس کو ایک اشارہ سمجھ لو۔۔ میں اس سکول میں بچپن سے

پڑھ رہی ہوں۔۔ ان لڑکیوں کو اچھے سے جانتی ہوں۔۔ دور رہنا ان سے۔۔

وہ لڑکی سمجھانے والے انداز میں بولی

کیوں کیا ہوا۔۔۔؟

وہ حیرت سے بولی۔۔ اس سے پہلے کسی نے بھی ان دونوں کے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔

میں تمہیں زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی بس تم محتاط رہنا۔۔

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتی اٹھ گ ئی۔۔ جبکہ حفصہ نا سمجھی کی کیفیت میں بیٹھی رہی۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ کچھ باتیں لوگوں کے سمجھانے سے نہیں وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ آتی ہیں اور وہی حفصہ کے ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔

کچھ دنوں تک تو ابرار صاحب وقت نکال کر حفصہ کو لینے آتے رہے۔۔ کیوں کہ انہوں نے گاڑی والے کی پھینٹی لگا کر اسے منع کر دیا۔۔ آج صبح انہوں نے ایک اور گاڑی ارینج کر لی تھی جس میں سکول کی اور لڑکیاں بھی جاتی تھیں۔۔

وہ گیٹ پر کھڑی گاڑی کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔ کچھ دنوں سے وہ کافی پریشان تھی۔۔ سمیرا اس سے ٹھیک طرح بات نہیں کر رہی تھی اصفند بھی اسے گیٹ پر نظر نہیں آتا تھا اس لیے اسے تشویش ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی آ گ ئی۔۔ وہ بیک سیٹ پر بیٹھنے لگی مگر وہاں جگہ نہیں تھی اس لیے فرنٹ سیٹ پر کچھ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گ ئی۔۔

وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

کیسی ہو؟

جانی پہچانی آواز پر وہ چونکی۔۔ مڑ کر دیکھا تو دنگ رہ گ ئی۔۔ ڈرائیور وہی لڑکا تھا۔۔ اصفند۔۔ حفصہ نے پہلے اس پر غور نہیں کیا تھا لیکن وہ وہی تھا۔۔ اس کے ایک ہاتھ پر ڈریسنگ ہوئی تھی۔۔

حیران مت ہوں۔۔بندہ ناچیز آپ کا ڈرائی یور ہے آج سے۔۔

وہ سر کو خم دیتا بولا۔۔

بابا کو تم ہی ملے تھے کیا؟

وہ غصے سے بولی

آپ کے بابا نے میرے دوست کے ابو کو ڈرائی یور کے لیے بتایا تھا۔۔میں نے سنا تو پیشکش کر دی۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔اس کی آواز میں بلا کا جادو تھا۔۔

حفصہ نے غصے سے سر جھٹکا

میں ڈرائی یور ہوں نہیں۔۔میرا تو ڈیڈ کا بزنس ہے وہی سنبھالتا ہوں لیکن روزانہ چھٹی پر لینے آیا کروں گا۔۔ صبح صبح انکل ہوں گے۔۔۔

اس نے مزید بتایا کہ مبادا وہ اسے ڈرائی یور ہی نہ سمجھ لے۔۔

حفصہ چاہ کر بھی اسے کوی سخت بات نہ کہہ سکی۔۔

تمہارا اہاتھ کیسا ہے۔۔

اس نے ہولے سے پوچھا

ٹھیک ہے کیوں۔۔آپ کو کیسے پتا۔۔

وہ جواب دیتا آخر میں سوال کرنے لگا۔۔

حفصہ نے جواب دیناضروری نہ سمجھااور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اصفنداس کی نقاب سے جھانکتی بھوری بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھ کر مسکرادیا۔۔۔

اور پھر یہ معمول بن گیا۔۔۔اصفند چھٹی کے وقت اسے پک کرنے آتا تھا۔۔گاڑی میں موجود دوسری تمام لڑکیاں چھوٹی تھیں۔۔وہ سب اپنی باتوں میں گم رہتی۔۔حفصہ آہستہ آہستہ اصفند کے ساتھ فرینک ہو گئی۔۔دادی کی نصیحتیں اور اس کا ضمیر وہ کہیں پیچھے چھوڑ آئی تھی۔۔اس پر اصفند کی محبت حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ لو۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی تو اصفند نے ایک ڈبہ اس کے آگے کیا۔۔

یہ کیا ہے؟؟اس نے تجسس سے ڈبہ لیتے ہوئے پوچھا۔۔

موبایل ہے۔۔میں اب تمہیں پک کرنے نہیں آپاوں گا کیوں کہ بزنس کی وجہ سے کافی صروفیت ہے۔۔۔فون پر بات کیا کریں گے۔۔

اصفند نے تفصیل بتائی۔۔۔

حفصہ اداس سی ہو گئی۔۔۔لیکن ایک طرف موبایل ملنے کی خوشی بھی تھی۔۔

میں یہ چھپاوں گی کیسے گھر پتا چل گیا تو؟؟

وہ پریشان سی ہوی۔۔

چھپا کرر کھنا اسے۔۔۔چھوٹا ہے آسانی سے چھپ جاے گا۔۔

موبایل چھوٹا ہی تھا۔۔اس کی ٹچ سکرین۔۔ تھی مگر وہ بڑا اور وی آئی پی موبایل نہیں تھا۔۔

اس نے احتیاط سے موبایل اپنے بیگ میں کتابوں کے نیچے رکھ لیا۔۔

حفصہ کیا کر رہی ہے؟؟

وہ جو کتاب کی آڑ میں بیٹھی اصفند کے مسیج کا ریپلاے کر رہی تھی رمزا کی آواز پر بوکھلا گ ئی۔۔

موبائی ل اس نے تیزی سے قمیض کے نیچے چھپایا اور خود کو نارمل کرتی بولی۔۔

ک کچھ نہیں۔۔پڑھ رہی ہوں بس۔۔

اچھا۔۔جلدی سے آجاو۔۔کھانا لگاو۔

رمزا اس کے تاثرات کا بغور جائزہ لیتی بولی اور وہاں سے چلی گ ئی۔۔

احتیاط کرنی پڑے گی۔۔آج تو مرتے مرتے بچی ہوں۔۔

وہ موبائی ل کو جلدی سے تکیے کے کوور میں آف کر کے ڈالتی باہر کو بھاگی۔۔

رمزا کو اس کے رویے پر کافی تشویش ہو رہی تھی۔۔وہ اب ہر وقت کمرے میں گھسی پڑھائی ہی کرتی رہتی تھی۔۔

وہ اس پر شک کرنے لگتیں مگر پھر سر جھٹک دیتیں۔۔لیکن ان کی چھٹی حس کچھ گڑبڑ کا اشارہ دے رہی تھی۔۔

\-------------

کہاں تھے تم۔۔نا کال اٹھاتے ہو نہ مسیج کا ریپلاے کرتے ہوں۔۔مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو۔۔

کال ریسور کرتے ہی وہ پھٹ پڑی۔۔

کیا ہے یار۔۔ حفصہ۔۔ایک تو تھکا ہوتا ہوں اوپر سے تم بھی شروع ہو جاتی ہو۔۔

وہ بے زارگی سے بولا تو حفصہ کو بہت غصہ آیا۔۔ پچھلے کچھ عرصے سے وہ حفصہ کو مسلسل نظرانداز کر رہا تھا جب کبھی بات ہوتی تو ہمیشہ لڑنے مرنے پر آجاتا۔۔

اصفند دو دن سے ہماری بات نہیں ہوی۔۔

وہ روہانسی ہوتی بولی

ہاں تو کیا مر گئی ہو۔۔ مصروف تھا۔۔ ہر وقت تم سے باتیں کرتا رہوں۔۔

وہ غصے سے کہہ کر فون کاٹ گیا۔۔

حفصہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔

یہ وہ اصفند تو نہ تھا۔۔ جو اس کے پیچھے پاگل تھا۔ ہر وقت اس سے بات کرنے کا جنونی اب فون ہی نہیں اٹھاتا۔۔

وہ رو رو کر ہلکان ہوتی رہی۔۔ موبایل کی وائی بریشن پر وہ چونکی۔۔اصفند کی کال تھی۔۔

اس نے غصے سے کال کاٹ دی۔۔ لیکن پھر سے فون کی وابریشن پر اس نے کال اٹھالی

کیا ہے اب؟؟؟ وہ غصے سے بولی

سوری۔۔ سوری سوری۔۔ پلیز غصہ آ گیا تھا۔۔

وہ چھوٹتے ہی معافی مانگنے لگا اور پھر تھوڑی دیر خفا رہنے کے بعد وہ مان گئی۔۔

بس مصروفیت کی وجہ سے غصہ کر جاتے ہیں۔۔اور ویسے بھی میں توان کی ہونے والی بیوی ہوں میں نہیں سمجھوں گی تو کون سمجھے گا۔۔

وہ فون کاٹتے ہی مطمئن سی سوچنے لگی۔۔۔اصفند کی چند محبت بھری باتوں نے اس کا دل صاف کر دیا تھا۔۔

محبت کے بھوکے لوگ اکثر رول دیے جاتے ہیں۔۔

جو محبت اور توجہ وہ باہر ڈھونڈ رہی ہے اگر اسے گھر والوں سے ملتی تو شاید وہ اس غلط راہ پر کبھی نہ نکلتی لیکن والدین کے جھگڑے اور ہر وقت کی ٹینشن سے وہ تنگ آچکی تھی اسی لیے چند محبت کے بول کی خاطر اس نے اپنی عزت کا سودا کر دیا۔۔۔لیکن وہ بھول گئی تھی کہ گھر جیسا بھی ہو۔۔جب تک عورت گھر میں ہے تب تک محفوظ ہے۔۔۔

اس کے دسویں کے پیپرز ختم ہو چکے تھے۔۔وہ بلکل فری تھی۔۔اس وقت کمرے میں لیٹی تھی۔۔۔اصفند سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد اس کے کال کاٹ دی وہ آجکل کچھ زیادہ ہی مصروف رہنے لگا تھا۔۔بہت کم بات کرتا اور جب کرتا تو بے زارگی سے بس ہوں ہاں ہی کرتا۔۔۔وہ موبائل تکیے کے نیچے رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔

حفصہ۔۔۔ رمزا کے پکارنے پر اپنی بند ہوتی آنکھیں کھولیں۔۔

جی۔۔ اس نے کہااور سیدھی ہو کر بیٹھ گ ئی۔۔رمزا مسکراتی ہوی اس کے کمرے میں داخل ہوی کیا کر رہی ہو۔۔۔

وہ بولی توحفصہ نے عجیب نظروں سے انہیں دیکھا

سونے لگی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔سوجاناویسے بھی صبح دیر سے اٹھے گی اپنے باباکے لیے چاے توبنالا۔۔۔وہ اسے پچکارتی ہوی بولی۔۔

مما۔۔۔اس نے احتجاجاَ کہامگررمزانے پیار سے اپنی بات منوالی۔۔

وہ بادل نخاستااٹھ کردوپٹہ اوڑھتی کمرے سے نکل گ ئی۔۔ چائے ابرارکودے کرواپس آئی تو کمرے کے دروازے پر ساکت رہ گ ئی۔۔۔ اس کے جسم میں خوف کی لہر دوڑی تھی۔۔

رمزاہاتھ میں اس کاموبائی ل پکڑے آگ اگلتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔۔ کس کاموبائی ل ہے یہ؟؟ وہ سپاٹ لہجے میں بولی

ووہ۔۔م مج مج۔۔۔مارے خوف کے اس کی زبان کنگ ہو گ ئی۔۔وہ کچھ نہ بول سکی۔۔

کمینی۔۔بے غیرت۔۔۔اس دن کے لیے پیدا کیا تھا تجھے۔۔

وہ سرعت سے اس تک پہنچی اور بالوں سے پکڑ کر کمرے میں گھسیٹنے لگی۔۔

مماپلیز بات سنیں۔۔۔وہ اپنے بال چھڑواتی منت کرنے لگی۔۔رمزانے بھاگ کر دروازہ بند کر کے کنڈی چڑھائی اور اسے روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیا۔۔

چائے کا تو بس بہانہ تھا دراصل وہ کئی دنوں سے اس کے کمرے کے باہر کھڑی ہو کر باقاعدہ باتوں کی آواز سن چکی تھیں۔۔اپنا شک یقین مین بدلنے کے لیے انہوں نے کمرے کی تلاشی لی تو موبائل برآمد ہوا۔۔۔

تیرے باپ کو پتا چلا تو زندہ گاڑ دیں گے تجھے بھی اور مجھے بھی۔۔

وہ صوفے پر ڈھے گئی۔۔ حفصہ فرش پر پڑی سسکتی رہ گئی۔۔

کون ہے وہ؟؟ کون ہے وہ خبیث جس نے میرے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا۔

وہ غصے سے بولی۔۔آواز آہستہ رکھی تا کہ ابرار صاحب تک آواز نہ جائے۔۔

مماوہ آصف ہے۔۔۔۔ اور وہ روتی اور سسکتی سب کچھ بتاتی چلی گئی۔۔

وہ حق دق سی بیٹھ رہ گئی۔۔

یہ سب سمیرا کا کیا دھرا ہے نا۔

انہوں نے کہا۔۔۔

نہیں مما اسے تو میں نے بتایا ہی نہیں کہ میں اس سے...

اس نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

حفصہ۔۔۔وہ بے یقینی سے اس کا نام پکار رہی تھی اور وہ شرمندگی کے گھڑے میں گھڑتی جا رہی تھی۔۔

رمزا کی حالت ایسی تھی کہ ابھی دورہ پڑے اور وہ مر جائیں۔۔

کاش کے تو پیدا ہوتے ہی مر جاتئی۔

وہ روتے ہوے سر پر ہاتھ مارتی اور روتی۔۔۔حفصہ کا الگ رو رو کر برا حال تھا۔۔

مما ایک بار بات سنیں میری۔۔۔وہ جسم گھسیٹتی ان کے پاس آئی لیکن انہوں نے درشتی سے اس کو جھٹک دیا۔۔

خبردار جو یہ بات باپ کو یا کسی اور کو پتا لگنے دی۔۔۔تو اسی کمرے میں بند رہے گی۔۔

وہ اس کا موبائل چادر کے نیچے چھپاتی کمرے کو باہر سے بند کر کے چلی گئی۔۔حفصہ روتی ہوی انہیں پکارتی رہ گئی۔۔۔

اصفند۔۔میں مر جاوں گی تمہارے بغیر۔۔

اسے پچھلے تین سے دن بخار تھا۔۔ابرار اسے ڈاکٹر کے پاس لے گے تھے۔۔۔دوائی یوں سے کچھ بہتر تھی مگر کھانے کا لقمہ تک نہیں لیتی تھی۔۔بس کمرے میں بند پڑی رہتی۔۔۔

ابرار نے بیماری کی وجہ سمجھ کر زیادہ تشویش نہیں کی مگر رمزا اندر ہی اندر گھل رہی تھی۔۔۔جوان بیٹی تھی آخر کو۔۔۔۔کیسے مرتا چھوڑ دیتی۔۔۔دل پر پتھر رکھ کر اس کے پاس آئی یں۔۔

لے کھانا کھالے۔۔۔ یہ اس دن کے بعد پہلی بات تھی جو انہوں نے اس سے کی۔۔۔

مما؟۔اس نے اپنی ماں کو آس سے پکارا تھا۔۔۔

وہ تڑپ کر اس کو سینے سے لگا گئی یں۔۔اس کے الجھے اور بکھرے بال سوجی آنکھیں تین دن پرانے کپڑے وہ اجڑی حالت میں پڑی تھ ئی۔۔

حفصہ کو ان تین دنوں میں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ ماں کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔۔اصفند سے بات نہ ہونے کا اتنا دکھ نہیں تھا جتنا ماں کی ناراضگی کا غم اسے کھا رہا تھا۔

لے کھانا کھالے۔۔۔

وہ لقمے توڑ کر اس کے منہ میں ڈالنے لگی۔۔وہ چپ چاپ سارا کھانا کھا گ ئی۔۔

۔۔۔اسے بول کہ رشتہ بھیجے تیرے قابل ہوا تو سوچوں گی۔۔۔

وہ برتن سمیٹتی بولیں۔۔۔ساتھ ہی موبائی ل اس کے سامنے رکھ کر کمرے سے نکل گ ئی۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا۔۔چیک کیا۔۔اسے لگا تھا کہ اصفند نے ان تین دنوں میں کال اور مسیج کیے ہوں گے وہ پریشان ہو گا۔۔مگر وہ حق دق رہ گ ئی۔۔

اس کا ایک میسج تک نہیں آیا تھا۔۔ موبائی ل کو پاسورڈ لگا تھا جو صرف حفصہ کو پتا تھا۔۔ سو

یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ رمزا نے کچھ کیا ہو۔۔

اس نے ہولے سے کال ملا کر فون کان سے لگایا۔۔

اصفند۔۔۔ کیسے ہو؟

وہ مری سی آواز میں بولی بخار اتر گیا تھا لیکن نقاہت ہو رہی تھ ئی۔۔

رمزا دروازے کے پاس کھڑی اسے سن رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسی ہو؟ وہ نارمل انداز میں بولا۔۔

تم نے تین دنوں سے رابطہ نہیں کیا۔۔

اس نے رندھی سی آواز میں کہا

مصروف تھا یار۔۔۔ اس کے لہجے میں صاف بے زار گیت تھی۔۔

ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔۔

وہ بولی۔۔ ہمم۔۔۔ دوسری طرف بس یہی کہا گیا۔۔

میں نے گھر تمہارے بارے میں بات کی ہے۔۔ تم رشتہ بھیجو۔۔۔

وہ بولی تو دوسری طرف خاموشی چھا گ ئی۔۔۔

شادی۔۔۔ کچھ دیر بعد بے یقین سی آواز آئی۔۔

تم سے شادی؟؟ اجنبی لہجے نے حفصہ کو حیران کیا

ہاں ہماری شادی۔۔۔میں تمہارے سوا کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔

حفصہ محبت سے بولی

کیا پاگل واگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔میں تم جیسی لڑکی سے شادی کیوں کروں گا ۔۔۔

اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔۔۔

اس کا لہجہ تمسخر اڑاتا۔۔۔ حفصہ کو ساکت کر گیا

اصفند۔۔۔وہ بمشکل بولی پای۔۔

آئیندہ کال مت کرنا۔۔۔ وہ کہہ کر کال کاٹ گیا۔۔

حفصہ حق دق سے موبائل سکرین کو تکنے لگی۔۔۔

اصفند۔۔۔اسے کے لبوں سے سرگوشی نکلی تھی اور وہ بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔۔

رمزا دل پر ہاتھ رکھتی اس کی طرف دوڑی تھیں۔۔

....

....

.....

نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہے کسی بہت گہرے صدمے سے دواچار ہوئی ہیں

یہ۔۔۔کل تک ڈسچارج ہو جائیں گی۔۔

ڈاکٹر ان پر بم پھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ابرار صاحب نے حیرانی سے رمزا کو دیکھا۔۔

۔۔۔ کیا پریشانی ہے بیٹا۔۔۔ کوی مسلہ ہو تو مجھے بتاؤ۔۔

ابرار صاحب اسے گھر لاتے ہی اکیلے میں اس سے پوچھنے لگے۔۔

حفصہ اپنے باپ کا چہرہ تکنے لگی۔۔ زندگی میں پہلی بار وہ اس سے یوں مسکرا کر پوچھ رہے تھے جیسے وہ اس کے باپ نہیں قریبی دوست ہوں۔۔

کچھ نہیں بابا۔۔۔ بس امتحان کی کافی ٹینشن رہتی ہے۔۔۔

وہ کچھ بھی بول گ ئی۔۔

ابرار مطم ئ ن تو نہ ہوے مگر سر ہلاتے اٹھ گے۔۔۔

ہوا کیا تھا۔۔ کیا کہا اس نے۔۔

رمزا اس کے سامنے بیٹھی تھیں اور وہ بس انہیں تکے جا رہی تھ ئی۔۔۔

مما۔۔۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے اتنے برے دن نہں میں کہ مجھ سے شادی کرے۔۔

وہ بے یقین سے بولی۔۔ آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر گرے تھے۔۔

رمزا نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔

حفصہ تجھے نہیں پتا یہ دنیا کیسی ہے۔۔ یہ بھیڑیے یوں ہی کرتے ہیں۔۔

وہ بولی اور ایک دم چونکی۔۔

حفصہ۔۔۔ اس نے تجھے کبھی چھوا تو نہں میں نا۔۔۔

وہ دم سادھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

نہیں امی۔۔۔اس نے مجھے کبھی نہیں چھوا۔۔۔

حفصہ نے مانو رمزا کی سانس بحال کی۔۔۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔

وہ گہرا سانس لیتی بولیں۔۔۔

فون ملا کر دے میں خود اس کمینے سے بات کرتی ہوں۔۔

وہ بولی

رہنے دیں۔۔آپ نے کیا کہنا ہے۔۔۔جو چھوڑ گیا وہ کب لوٹتا ہے۔۔

وہ کرب سے بولی تھی۔۔رمزا کے کلیجے پر چوٹ پڑی تھی۔۔۔اس کی بیٹی اسے بہت عزیز تھی۔۔۔

تو موبائل نکال کر کال مل۔۔۔۔

وہ بضد ہوئیں تو حفصہ نے ٹٹول کر بستر سے موبائل نکالا۔۔۔

امی اس نے سم بند کروادی ہے۔۔

وہ صدمے سے بولی۔۔۔

نمبر دے میں اپنے نمبر سے کال کروں۔۔

وہ کچھ دیر تو کچھ نہ بولیں مگر پھر اپنا موبائل نکالتی اسے کہنے لگی تو اس نے نمبر نوٹ کروا دیا۔۔

کال ریسیو ہوتے ہی گالیوں کا ایک لمبا چکر شروع ہو گیا۔۔

رمزا نے اسے خوب سنائیں مگر مقابل ڈھیٹ تھا سو چپ چاپ سن کر کال کاٹ دی۔۔

میں اس کا سخت بندوبست کرتی ہوں۔۔ تو مجھے یہ بتا کہ کیا وہ امیر ہے؟ مطلب پیسے والا ہے کہیں تجھ سے پیسے تو نہیں بٹورے اس نے۔۔۔

رمزا نے کسی سوچ کے تحت پوچھا

حفصہ نے ایک لمحے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

میں نے اسے اپنا سونے کا سیٹ دے دیا ہے۔۔۔

اس نے رمزا کی سماعتوں پر بم پھوڑا۔۔۔

سلطان۔۔۔

کسی کے پکارنے پر وہ چونک کر مڑا تھا۔۔

ارے سلمان؟؟

وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے سلمان سے بغل گیر ہوا۔۔

کیسا ہے کب آیا؟؟

وہ ایک ساتھ ہی سوال کرنے لگا۔۔

کل ہی آیا ہوں سوچا تجھ سے مل لوں۔۔

سلمان مسکرا کر بولا۔۔

گھر آئے گا۔۔؟

اس نے پوچھا

ہاں شاید ایک دو دن تک۔۔

وہ بولا تو سلطان مسکرا کر سر ہلاتا اس سے رخصت ہو گیا۔۔۔

امی۔۔امی۔۔کھانا

وہ گھر پہنچ کر فریش ہوتے ہی کچن میں گھسا۔۔

رک ٹیبل پر بیٹھ جا میں دیتی ہوں۔۔

وہ کھانا نکالتے ہوئے بولی۔۔۔وہ بالوں میں انگلیاں چلاتا ہوا ٹیبل پر بیٹھ گیا

خیر تو ہے آج کچھ پریشان ہیں۔۔

وہ ٹرے اس کے آگے رکھتیں وہیں بیٹھ گئی۔۔تب ہی سلطان نے ان سے پوچھا

نہیں پریشان نہیں ہوں اصل میں تیرے ابو نے تیرے لیے ایک لڑکی دیکھی ہے۔۔۔ایک دو دن تک چلیں گے وہاں۔۔

وہ بولی تو سلطان یک دم چونکا۔۔خوشی سے اس کی باچھیں کھل گ ئی۔۔

یہ تو خوشی کی بات ہے آپ اداس کیوں ہیں۔۔

وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپا کر نارمل انداز میں بولا۔۔۔

اداسی یہ ہے کہ تیرے ابو نے زبانی کلامی رشتہ پکا کر دیا ہے میرے کہنے پر لڑکی دیکھنے چل رہے ہیں نجانے کیسے لوگ ہیں۔۔وہ پریشانی سے بولیں تو سلطان ماتھا پیٹ کر رہ گیا

جب چلنا ہو تو مجھے بتائی یے گا اور پریشان مت ہوں خوش ہوں ۔۔۔

وہ کھانا ختم کر کے اٹھ گیا۔۔کمرے میں پہنچ کر سیدھا آئی ینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

بھوری آنکھیں مغرور سی کھڑی ناک چہرے پر ہلکی داڑھی بائیس سالہ وہ ہر لحاظ سے ایک پرفیکٹ لڑکا تھا۔۔

مگر آج تک ایک لڑکی سے بھی سیٹنگ نہیں کر پایا تھا وجہ اس کے کھڑوس ابو جی تھے جو اس معاملے میں کافی سخت تھے۔۔۔اور اسے لڑکیوں سے دور رہنے کا کہتے۔۔۔

....

وہ دو بھائی۔،اور ایک بہن تھیں۔۔بڑا بھائی فیروز ایک ڈاکٹر تھا۔۔۔اس کی شادی پچھلے سال ہی ہوی تھی۔۔۔اس کی شادی اپنی خالہ زاد ارسہ سے ہوی تھی۔۔

اس کے بعد سلطان تھا جو ایک ڈرائیور تھا۔۔ کم پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے اسے نوکری نہیں ملی تھی

۔۔۔اس سے چھوٹی بہن مریم تھی۔۔جو ابھی میٹرک میں تھی۔۔۔

والد جواد خان ایک ریٹائرڈ پولیک افسر تھے۔۔۔اور والدہ فرخندہ ایک ہاوس وائف تھی۔۔۔

....

کیا؟؟سونے کا سیٹ دے دیا۔۔

کیوں کب؟؟وہ غصے سے پھٹی تھیں۔۔۔انہیں اس سے اتنی بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔۔

ووہ وہ۔۔۔کہ رہا تھا کہ بزنس میں لو لوس ہو رہاہ۔۔

وہ اٹک اٹک کر بولی تو رمزا کا تھپڑ اس کا گال لال کر گیا۔۔وہ بے یقین سی اپنے گال پر ہاتھ رکھے انہیں دیکھنے لگی۔۔

میں کچھ نہیں جانتی مجھے وہ سیٹ اگلے دو دن میں واپس چاہیے جہاں سے بھی لاو۔۔

وہ غصے سے کہتی کمرے سے نکل گ ئی یں۔۔۔ان کا غصہ جائی ز تھا کیوں کہ پانچ چھ لاکھ کا سیٹ اس نے کسی اجنبی کو دے دیا تھا وہ اجنبی جس کو وہ اچھے سے جانتی بھی نہیں ہے۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔یہ کیا ہو گیا تھا اس س ےئ۔۔

....

فون مسلسل کاٹا جا رہا تھا۔۔۔تنگ آ کر اس نے سمیرا کو کال لگای

مجھے تم سے ملنا ہے۔۔

اس نے امید سے کہا تھا۔۔

کیوں ؟؟

سمیرا کا لہجہ عجیب تھا۔۔

ضروری کام ہے پلیز مل لو۔۔اس نے منت کی۔۔۔ اس نے ایک پارک کا اڈریس دیا اور اگلے دن رمزا جب کسی کام سے باہر تھی تو وہ گھر سے نکل آئی۔۔۔

پارک میں دس منٹ انتظار کرتے گزر گیا۔۔۔وہ سارا پارک سنسان تھا۔۔۔شام ہونے والی تھی اسے سخت پریشانی نے آن گھیرا۔۔موسم ابر الود تھا کبھی بھی بارش ہو سکتی تھی۔۔۔۔وہ وہیں بینچ پر بیٹھی پریشانی سے اپنا حجاب بار بار درست کر رہی تھی۔۔۔ساتھ ہی ادھر ادھر بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک وہاں ایک گاڑی آ کر رکی اور ایک لڑکا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔وہ اصفند تھا۔۔

تم۔۔اس نے حیرت سے کھڑے ہوتے کہا

ہاں میں کیوں چونک گ ئی۔۔ اس نے طنزیہ ہنس کر کہا۔۔

مجھے میرا سونے کا سیٹ لوٹا دو۔۔

وہ ضبط کیے غصے سے بولی۔۔۔آنسو باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔ کیوں اتنی جلدی محبت بھول گ ئی۔۔

وہ غور سے اسے دیکھتا بولا

اصفند۔۔میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تم ایسا کرو گے۔۔۔

اسے اس کا تمسخر اڑاتا لہجہ یاد آیا۔۔

"شادی اور تم سے ؟اتنے برے دن نہیں آئے میرے"

چلو آؤ میرے ساتھ تمہیں تمہارا سونا لوٹاوں۔۔

وہ پلٹتا اسے کہنے لگا۔۔

ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔۔اس نے اسے جاتا دیکھا اور اس کے ساتھ ہو لی۔۔

مجھے یہیں دے دو شاید سمیرا بھی آئے۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔

وہ اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر بولی۔۔

میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھو۔۔ اس نے تنبیہ کی۔۔۔

نہیں مجھے جانا ہے۔۔۔ وہ قطعی انداز میں بولی۔۔۔یکایک اس کی نظر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پڑی

وہاں دو لڑکے اور موجود تھے۔۔۔خوف کی ایک لہر اسکے جسم میں سرایت کر گئی۔۔

چلو بھی۔۔۔میں تمہیں گھر چھوڑ دوں گا۔۔

وہ مسکرا کر گاڑی سے نکل کر اس کا بازو پکڑتے بولا تو وہ اچھلی۔۔

رہنے دو۔۔۔

وہ بمشکل حلق سے آواز نکال کر اپنا بازو چھڑا کر پلٹی۔۔

ارے جان من ایسے کیسے۔۔۔

وہ لڑکے گاڑی سے باہر نکل آئے تھے۔۔

وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی مگر ان میں سے ایک لڑکے نے اس کے دوپٹے کا پلو پکڑ لیا۔۔۔

م مجھے چھوڑو۔۔۔

دوسرے لڑکے نے جب اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ حلق کے بل چلای۔۔۔

اصفند دور کھڑا مسکرا کر یہ سب دیکھ رہا تھ۔۔

اصفند خدا کے لیے۔۔روکو انہیں۔۔

وہ چیخی تھی مگر وہ لڑکے اسے پکڑ کر گھسیٹے ہوے گاڑی تک لانے لگے۔۔۔

اللہ۔۔۔۔وہ پور قوت سے چلائی تھی اور اپنی ہمت جمع کر کے ان لڑکوں کو دھکا دیا اور وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔ بارش تیز ہوتی جارہی تھی اس کا دوپٹہ اس کے گلے میں پڑا لہرا رہا تھا۔۔۔وہ تیزی سے بھاگتی چلی گ ئی۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت بھی نہ ہوی۔۔۔ تیزی سے بھاگتی ہوی وہ ایک شٹر کے نیچے جا کھڑی ہوی۔۔۔اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھا اور اپنی سانس بحال کی۔۔ حلق خشک ہو رہا تھا۔۔۔پورا جسم گیلا ہو چکا تھا۔۔۔وہ کافی دیر خود کو نارمل کرتی رہی اور پھر احتیاط سے وہاں سے تیزی سے چلتی ہوی گھر کی طرف چل پڑی۔۔۔

_____ _____

حیدر۔۔۔وہ گھر پہنچتے ہی بھای سے لپٹ کر رو دی تھی۔۔۔رمزا الگ پریشان تھیں اسے دیکھ کر اس کی طرف بھاگیں۔۔۔ابرار گھر موجود نہیں تھے۔۔۔

وہ کافی دیر روتی رہی پھر رمزا کے کہنے پر چینج کرنے چلی گ ئی۔۔۔

کیا ہوا تھا سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

وہ چینج کر کے آئی تو حیدر نے پریشانی سے پوچھا

ہاں بس ذرا پارک تک گ ئی تھی ۔۔راستے میں چند کتے پیچھے لگ گے تھے۔۔۔

وہ نارمل انداز میں بولی تو حیدر نے مسکراہٹ چھپای

جبکہ رمزا کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔

... .

حفصہ۔۔۔سچ بتا تو کہاں گ ئی تھی۔۔۔

وہ اس کے سامنے کھڑی اس سے بازپرس کر رہی تھیں۔۔

مما۔۔۔میں سمیرا سے ملنے گ ئی تھی۔۔۔ میں نے اپنے زیور کی بات بتای اسے۔۔۔لیکن وہ لڑکا۔۔۔مکر گیا ہے۔۔۔

وہ اصل بات چھپا گ ئی تھی۔۔۔

دیکھ خفصہ تیرے باپ کو پتا چلا تو مار ڈالے گا۔۔۔اتنا مہنگا زیور۔۔۔میرے خدا۔۔۔

وہ سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

مما۔۔۔سوری پلیززززز۔۔۔ وہ روتی ہوی بولی تو رمزا نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

....

تیار ہو جاؤ اب۔۔۔وہ لوگ آتے ہی ہوں گے۔۔۔لڑکا بھی ساتھ ہی ہو گا۔۔۔

رمزا اسے کہتے ہوے خود سلاد کاٹنے لگی تو وہ من من ہوتے قدموں کے ساتھ کمرے میں چلی گ ئی۔۔یہ سب اسے کے لیے نا قابل قبول تھا۔۔اتنی جلدی شادی۔۔۔وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔

تیار ہو کر نیچے آئی تو وہ لوگ آ چکے تھے۔۔۔چاے لیے وہ ڈرائی نگ روم میں گ ئی تو پانچ لوگ موجود تھے۔۔۔

سب کو سلام کر کے وہ وہیں بیٹھ گ ئی۔۔۔ سلطان تو خفصہ کو دیکھ کر مبہوت ہو گیا۔۔۔ اتنی حسین۔۔کیا وہ اتنا خوش قسمت ہے؟

سلمان نے بھر پور نظر اس حسینہ پر ڈالی تھی۔۔۔کینڈا رہتے اسے دو سال ہوے تھے لڑکیاں پٹانا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا ک ئی حسین لڑکیوں کو اس نے مسلا تھا۔مگر خفصہ ۔۔۔ وہ تو جیسے حسن کا مورت تھی۔۔۔۔

وہ ان سب کی نظروں سے نروس ہو رہی تھ ئی۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سلمان کو خود کو تکتا پایا۔۔اس کی نظر پاک نہیں تھی۔۔خفصہ نے ایسی نظریں پہلے بھی محسوس کی تھیں۔۔کل رات ۔۔۔ان دو لڑکوں اور اصفند کی

وہ یک دم گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوی اور کمرے سے نکل گ ئی۔۔

شرما گ ئی ہے۔۔

رمزا نے فرخندہ کو مسکرا کر کہا جبکہ ابرار اور جواد خان اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

وہ آ کر کمرے میں بیٹھ گ ئی۔۔ عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔آنسوو گولا بن کر حلق میں پھنس گے تھے۔۔۔ وہ ضبط کیے بیٹھی رہی۔۔۔

کچھ دیر بعد ابرار اور رمزا کمرے میں داخل ہوے اسے رشتہ پکا ہونے کی خوشخبری دی۔۔

ابرار نے اسے سینے سے لگایا اور دلاسہ دے کر کمرے سے نکل گے۔۔۔رمزا نے اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر گہری سانس لے کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

وہ بخار سے تپ رہی تھی۔۔ پوری رات روتے ہی گزری تھی اب صبح ہوی تو جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔یوں ہی پڑی کراہتی رہی۔۔ دس بجے تک وہ کمرے سے باہر نہ نکلی تو رمزا کو تشویش ہوی وہ اس کے کمرے میں پہنچی تو وہ نیم بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ پریشانی سے انہوں نے ابرار کو کال کی مگر فون بند جا رہا تھا۔۔۔ جلدی سے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر کے اسے بریڈ اور جوس پلایا پھر دوا دی ۔۔۔وہ کچھ بہتر ہو گ ئی تھی۔۔ شام میں ابرار واپس لوٹے تو ڈاکٹر کے پاس لے گے۔۔۔ دوائیاں لے کر گھر پہنچے۔۔اب تو ابرار کو بھی اس کی گرتی صحت پر تشویش ہو رہی تھی۔۔۔ رمزا سے پوچھا تو وہ اصل بات نہ بتا پائی ۔۔

ظاہر ہے شادی ہو رہی ہے اس کی تھوڑی پریشان ہے بس۔۔

انہوں نے ابرار کو مطمئن کر دیا تھا مگر وہ بھی بہت پریشان ہو چکی تھیں۔۔اگر یوں ہی چلتا رہا تو وہ شادی کے بعد کیسے ایڈجسٹ کرے گی۔۔۔

حفصہ۔۔۔زندگی ایک بار ہی ملتی ہے۔۔تم کیوں اپنی زندگی برباد کر رہی ہو۔۔۔

وہ اسے سینے سے لگائے سمجھا رہی تھی۔۔

مما مجھے تھوڑا وقت چاہیے بس۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

میری بچی تمہاری نئی زندگی شروع ہونے جا رہی ہے۔۔ اس پر دھیان دو۔۔

وہ اسے پیار سے بولیں

مما میں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو اتنی جلدی شادی کر رہی ہیں۔۔کیا آپ بھی مجھے برا سمجھتی ہیں۔۔

وہ رندھی آواز میں ان سے جدا ہوتے بولی تو وہ حیران رہ گئی۔۔

تم اتنے دنوں سے یہ بات ذہن پر سوار کیے بیٹھی ہو؟؟

وہ حیرت سے بولی

مجھے کسی چیز کا استاد کھ نہیں ہے لیکن آپ کا مجھے نظرانداز کرنا عجیب نظروں سے دیکھنا اور پھر اتنی جلدی شادی۔۔۔ آپ سچ میں مجھے بوجھ سمجھ کر اتار پھنک رہے ہیں نا۔۔

رمزا اس کی بات پر افسوس کر کے رہ گئی۔۔

تم بوجھ نہیں ہو۔۔۔بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔۔۔میں سولہ سال کی تھی جب میری شادی ہوی۔۔۔تم پریشان مت ہو وہ لوگ بہت اچھے ہیں۔۔

وہ اسے سمجھانے لگیں۔۔

رمزا اسے اپنے ساتھ گھر کے کاموں میں مصروف رکھتیں۔۔اسے پیار کرتیں۔۔جس سے وہ بہتر ہوتی جارہی تھی۔۔۔

میری بیٹی اتنی بے مول نہیں کہ کسی کی وجہ سے اپنی زندگی برباد کرے۔۔تمہاری پوری زندگی ابھی پڑی ہے۔۔۔

وہ اسے ہمیشہ یوں ہی تسلی دیتی تو وہ مسکرا دیتی۔۔شادی کا دن بھی آپہنچا۔۔۔وہ دلہن بنی اپنے دلہے کی سیج پر بیٹھی تھی۔۔۔دل گھبرا رہا تھا۔۔نجانے کیا ہو گا۔۔۔وہ لڑکا کیسا ہو گا۔۔

اچانک دروازہ کھلا اور سلطان کمرے میں داخل ہوا۔۔بلیک شیروانی اور سفید شلوار میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔

وہ مسکراتا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔

وہ اس کے ماتھے پر پسینہ دیکھ کر بولا

ج جی۔۔

وہ گھبرا کر فوراً بولی

آپ چینج کر لیں۔۔تھک گئی ہوں گی۔۔۔

سلطان اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا اس لیے اسے ایزی فیل کروایا۔۔۔

وہ لہنگا سنبھالتی اٹھ گئی اور الماری سے کپڑے نکال کر واش روم میں چلی گئی۔۔

ستمبر کا آغاز تھا۔۔۔ہلکی ہلکی سردی پڑ گئی تھی۔۔

وہ چینج کرکے آئی تو سلطان بیڈ کے ایک کونے میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا اسے دیکھ کر موبائل سائیڈ پر رکھا۔۔۔

وہ بیڈ کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔۔

ویسے آپ شرمائیں مت یہ آپ کا ہی کمرہ ہے۔۔اور بیڈ بھی آپ کے جہیز کا ہے۔۔

وہ اسے کونے میں سمٹ کر بیٹھتا دیکھ کر بولا۔۔

ن نہیں وہ میں ویسے ہی بس۔۔

وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہو کر بیٹھتی بولی۔۔

وہ دھیرے سے اس کے قریب ہوا اور کمبل اس کے اوپر رکھ دیا۔۔۔

ٹھنڈ ہو رہی ہے بارش لگی ہوی ہے۔۔۔

کیا؟ بارش لگی ہے۔۔۔؟ وہ چونکی۔۔۔اس دن والا منظر اس کی آنکھوں میں لہرا گیا۔۔۔اس دن بھی بارش ہی لگی ہوی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔آپ کو بارش پسند نہیں ہے؟ وہ اس کا اترا چہرہ دیکھ کر بولا

نہیں ایسا نہیں ہے۔

وہ فوراَ بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔وہ اس کے مزید قریب ہوا۔۔۔ حفصہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی۔۔

آپ کو کیا پسند ہے؟ اس نے خمار زدہ آنکھوں سے اس کا ہاتھ پکڑتے پوچھا

وہ شرم کے مارے کچھ بول ہی نا پائی۔۔سلطان کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے محبت اور عزت دکھی تھی۔۔یہ نکاح کی طاقت تھی جو اسے سلطان کے قریب آنے پر برا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

....

یوں ہی ایک ماہ گزر گیا۔۔۔اس ایک ماہ میں وہ اپنا ماضی پوری طرح بھول چکی تھی۔۔سلطان کی محبت نے اسے نکھار دیا تھا۔۔۔ فرخندہ تھوڑی عجیب تھیں۔۔وہ بات بے بات سسرال اور میکے کا ذکر کرتی رہتی۔۔

حفصہ تمہارے ہاں کے جوڑے تو بہت ہلکے ہیں دیکھو ہم نے کتنے اچھے اور بھاری جوڑے خریدے ہیں تمہارے لیے۔۔۔

اور حفصہ بس سر ہلا کر چپ ہو جاتی۔۔۔

مریم جو کافی خوش اخلاق تھی۔۔۔ان دونوں کی کافی اچھی بن گئی تھی۔۔۔ مگر ارسہ جو اس کی جیٹھانی تھی۔۔۔بڑی عجیب تھی۔۔۔

فیروز آپ دیکھ لیں۔۔جب سے وہ حفصہ گھر میں آئی ہے میری ویلیو کم ہو گ ئی ہے۔۔۔

وہ غصے سے بولی تو فیروز نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔ارسہ کی عادت تھی بات بے بات خفا ہو جانا اور فروز اب اس کی منتیں کر کر کے تنگ آ چکا تھا۔۔اس ایک سال میں ارسہ نے اسے زچ کر دیا تھا۔۔۔اوپر سے اولاد نہ ہونے کی وجہ بھی فیروز کو ہی ٹھراتی تھی۔۔

کہاں گ ئی تھی۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوی تو ارسہ کی غصے بھری آواز پر خوف سے اچھلی۔۔

وہ ذرا بازار گ ئی تھی۔۔ سلطان مجھے گیٹ پر چھوڑ گے ہیں۔۔۔

اس نے صوفے پر بیٹھتے بولا۔۔۔

گھر کے کاموں کے لیے میں نوکرانی ہوں کیا؟

وہ مزید غصہ ہوی تو حفصہ حیران ہو گ ئی۔۔یہ پہلی بار تھا کہ وہ ایسے غصہ ہو رہی تھی۔۔وہ اس سے بہت کم بات کرتی تھی۔۔۔وہ کچھ بول ہی نہ پای۔۔۔

سردی سخت ہو گ ئی تھی۔۔ صبح سے اس کی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔ وہ چائے بنانے کچن میں آئی تو ارسہ صحن میں بیٹھی تھی۔۔۔

سنو۔۔۔یہ کپڑے دھو دینا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

وہ اسے آواز دیتی بولی۔۔

لیکن کپڑے تو ماسی دھوتی ہے۔۔۔

حفصہ نے اسے یاد دلایا۔۔

نکال دیا ہے ماسی کو۔۔۔اب اتنے خرچے نہیں اٹھا سکتے فیروز۔۔۔

وہ تڑخی۔۔۔

بھابھی۔۔ گیزر چلا دیں۔۔۔میں تب تک چائے پی لوں۔۔۔

وہ چائے پیالی میں انڈیلتی بولی۔۔

گیزر لگانے کی کوی ضرورت نہیں ہے۔۔اتنی مہنگائی ہے۔۔

وہ کہتی ہوی کچن میں آئی اور چائے کی پیالی اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کپڑوں کا ڈھیر اس نے ٹھنڈے پانی سے دھویا تھا۔۔پورا جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔وہ کپڑے بدل کر بستر میں گھس گئی۔۔۔شام تک بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔سلطان گھر لوٹا تو اسے بخار میں تپتا پا کر پریشان ہو گیا۔۔جلدی سے ہسپتال کو بھاگا۔۔چیک اپ کروا کر دوائیاں لیں اور اسے لیے گھر آگیا۔۔۔

امی آپ کہاں تھیں۔۔وہ فرخندہ کے پاس آکر بولا۔۔

میں گھر ہی تھی۔۔۔طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے بستر سے باہر نہیں نکلی۔۔۔

وہ بولی۔۔

حفصہ کو بخار تھا آپ نہ سہی بھابھی کو کہتی وہ دیکھ لیں۔۔

وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

میں اب تمہاری بیوی کی خدمت نہیں کر سکتی۔۔۔ گھر کے کام کرنے ہوتے ہیں ماسی نے نوکری چھوڑ دی ہے۔۔ سارے کپڑے دھوئے ہیں آج۔۔۔ تھک گ ئی ہوں میں۔۔

ارسہ دروازے سے جھانکتی ہوی بولی۔۔۔

----- ----

سوری یار۔۔۔ آج بھابھی بزی تھیں اور امی کی بھی طبیعت خراب تھی اس لیے تمہاری طرف دھیان ہی نہیں گیا کسی کا۔۔۔ تم مجھے فون کر دیتی۔۔

سلطان اسے خود سے لگائے بتا رہا تھا۔۔ وہ اب قدرے بہتر تھی۔۔۔

بزی؟؟ کہاں بزی تھیں تمہاری بھابھی۔۔ کپڑوں کا ڈھیر ٹھنڈے پانی سے دھوتی رہی ہوں اس لیے بخار چڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر سلطان ششدر رہ گیا۔۔۔

تم لوگ رات اتنی دیر سے کیوں آئے۔۔۔

ارسہ اس کے سر پر کھڑی تھی اب۔۔۔

کیا مطلب؟

اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا

یہ فضول حرکتیں بند کر دو۔۔ شادی کو دو ماہ ہو گے ہیں۔۔ یہ گھومنا پھرنا بند کرو۔۔ ہم تو نہیں ایسے گھومے اپنی شادی کے بعد کبھی۔۔۔

وہ سر سے پیر تک ستی پڑی تھی۔۔

بھابھی آخر آپ کا مسلہ کیا ہے ہم گھومیں یا گھر میں پڑے رہیں۔۔ کھائی یں نا کھائی یں آپ کو کیا مسلہ ہے۔۔۔

وہ تنگ آچکی تھی روز کے ڈراموں سے۔۔۔ برداشت سے باہر ہوا تو بول پڑی۔۔

تمہارہ شوہر گھر میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دیتا صرف اس لیے کہ اس کی نوکری چھوٹی ہے تنخواہ کم ہے۔۔ لیکن تمہارے ساتھ عیاشیاں کرنے کے لیے پیسے ہیں اس کے پاس۔۔؟

عیاشیاں لفظ پر حفصہ بھڑک اٹھی۔۔

بیوی ہوں میں سلطان کی حق ہے میرا ان پر۔۔اور کس نے کہا کہ پیسے نہیں دیتے۔۔ گھر کا آدھا راشن ان کے ذمے ہے۔۔۔

وہ بھی دوبدو ہوی۔۔

صرف راشن ہی نہیں ہوتا۔۔۔ بجلی کا بل گیس کا بل اور دیگر چیزیں بھی ہوتی ہیں۔۔

ارسہ بھی آج حساب برابر کرنے پر تلی ہوی تھی۔۔

شور سن کر فرخندہ اور مریم بھی باہر نکل آئے۔۔۔

ارسہ آپی کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں ان کے پیچھے ہی پڑ گ ئی ہیں۔۔

مریم حفصہ کے پاس کھڑی ہوتی ارسہ پر بھڑکی۔۔

تم بھی اسی طرف ہو جاواب۔۔۔

دیکھ لیں خالہ یہ کل کی آئی لڑکی ہمارا گھر کیسے برباد کر رہی ہے۔۔۔

وہ فرخندہ سے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

یہ کل کی آئی نہیں بیوی ہے میری بھابھی۔۔۔

فیروزاور جواد خان کے ہمراہ اندر آتا سلطان بولا تو سب عورتیں چونکی۔۔۔

سلطان میں نے بس اسے پیار سے سمجھانا چاہا مگر یہ بدتمیزی پر اتر آئی۔۔

ارسہ نے یک دم پینترا بدلا۔۔۔اس کے لہجے کی مٹھاس سے حفصہ دنگ رہ گ ئی۔۔یہی عورت ابھی کچھ دیر پہلے زہر اگل رہی تھی۔۔

حفصہ بڑی بہن کی طرح ہے وہ اس کی بات کا برا مت مانا کرو۔۔

جواد خان اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اندر چلے گے۔۔۔جبکہ فرخندہ ارسہ کو بازو سے پکڑ کر کچن کی طرف لے گ ئی۔۔

تو پاگل ہو گ ئی ہے کیا؟ ایسے لڑ جھگڑ کر تو ظالم اور وہ مظلوم بن جاے گی۔۔

وہ اسے سختی سے بولیں تو ارسہ نے گہری سانس لی۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہوتا نا۔۔۔کل سے زرقا رو رہی ہے۔۔۔

وہ بولی۔۔۔

دیکھ تو زرقا کو تسلی دے وہ صبر کرے۔۔کچھ عرصہ توانتظار کرے۔۔

فرخندہ نے اس کا کندھا تھپتپایا۔۔

خالہ اگر اس نے بچہ پیدا کرلیا تو۔۔۔؟

اس نے خدشہ ظاہر کیا تو فرخندہ چونکی۔۔واقعی اس بات کی طرف تو ان کا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔

وہ لاونج میں بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی۔۔۔ارسہ اپنے میکے گئی ہوئی تھی جبکہ فرخندہ پڑوس میں تھیں۔۔ اپنی دھن میں مگن اسے پتا ہی نہ چلا کسی چیز کا۔۔۔

سلام حفصہ۔۔۔

کسی کے پکارنے پر وہ بری طرح چونکی۔۔

کیسی ہیں۔۔؟ وہ مسکرا کر صوفے پر بیٹھ گیا؟۔۔

حفصہ تیزی سے کھڑی ہو گئی۔۔وہ اسے پہچانتی تھی وہ سلمان تھا۔۔سلطان کا دوست۔۔

گھر پر کوی نہیں ہے۔۔۔

اس نے اس کے سلام کو نظرانداز کرتے کہا۔۔۔

آپ تو گھر پر ہی ہیں نا۔۔

اس نے بغور اس کا جائزہ لیتے کہا ۔۔۔

حفصہ سبزی کی ٹوکری لیے کچن میں چلی گئی۔۔۔ جلدی سے موبائل پکڑ کر فرخندہ کو فون کیا ۔۔۔ اور انہیں گھر آنے کا بول کر اس نے فون کاٹا ۔۔۔ وہ پلٹی ہی تھی کہ اچانک سلمان سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

ارے آپ تو گھبرا گئی۔۔۔ ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے بس تھوڑا سا وقت دے دیں۔۔۔

وہ اسے گھبراتا دیکھ کر خباثت سے مسکرایا۔۔۔

دیکھیں آپ باہر بیٹھیں۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اسے اشارہ کر کے بولی۔۔ وہ اس کی باتوں کو سمجھ رہی تھی۔۔ اس کی نظریں اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھیں۔۔

افف۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھے دہائی دینے لگا۔۔ اور آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

حفصہ نے یک دم پاس پڑا چاقو اٹھا کر اس کے ہاتھ پر دے مارا۔۔ وہ بلبلا کر پیچھے کو ہوا۔۔۔

یو بلڈی بچ۔۔۔ وہ اپنا خون نم خون ہاتھ دیکھ کر غصے سے اس پر جھپٹا۔۔۔

دور رہو ورنہ چیر پھاڑ دوں گی۔۔۔ وہ چیخی تو اس کے بڑھتے قدم رک گئے۔۔۔

حفصہ غصے سے لال چہرہ لیے چیخی تھی۔ چاقو اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ایک پل کے لیے سلمان خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔ یہ لڑکی جتنی دکھتی تھی اتنی کمزور تھی نہیں۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھ کر وہ کچن سے باہر نکل گیا۔۔۔حفصہ نے کانپتے ہوئے آگے بڑھ کر باہر جھانکا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ گہری سانس لے کر چاقو ہاتھ میں ہی لیے باہر نکلی اور دروازہ اچھے سے لاک کر کے لاونج میں آکر بیٹھ گئی۔۔

چند پل ہی گزرے تھے کہ دروازہ دھڑا دھڑ بجنے لگا۔۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔۔

کچھ دیر تو وہ یوں ہی بیٹھی رہی مگر مسلسل دروازہ بجتے دیکھ کر وہ چاقو ہاتھ میں پکڑ کر آہستہ سے دروازے کے پاس گئی۔۔اور سوراخ سے جھانکا تو فرخندہ کا غصے سے لال پیلا چہرہ نظر آیا۔۔۔اس نے جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔ت تم مجھے مارنے کے لیے۔۔۔ہائے۔۔

فرخندہ یک دم ہی چیخیں تو حفصہ نے جلدی سے چاقو نیچے کر لیا۔۔

آنٹی میں سبزی کاٹ رہی تھی۔۔سوری۔۔

وہ جلدی سے صفائی میں بولی۔۔۔فرخندہ منہ کا زاویہ بگاڑتی ہوئی گھر میں داخل ہو گئی۔۔

کیوں بلایا مھے اتنی جلدی۔۔

وہ صوفے پر بیٹھتی بولیں۔۔

میں اکیلی تھی گھر میں۔۔ڈر لگ رہا تھا۔۔

اس نے بہانہ بنایا تو فرخندہ نے اسے گھورا۔۔۔عجیب مصیبت پلے پڑ گئی ہے۔۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی اندر چلی گئی یں۔۔۔

....

اس نے سلطان سے یہ بات نہیں کی تھی۔۔۔ نجانے وہ یقین کرتا یا نہیں لیکن اسے اتنا یقین تھا کہ وہ لڑکا کم از کم اب گھر میں گھسنے کی ہمت نہیں کرے گا۔۔

اس دن اس کی طبیعت خاصی خراب تھی۔۔ وہ صبح سے کمرے میں ہی پڑی تھی۔۔۔دوپہر کے قریب اسے بھوک لگی تو وہ کچن میں آئی مگر خالی برتن دیکھ کر اس کی آنکھیں چھلی گ ئی یں۔۔فریج کھولنا چاہا تو اسے تالہ لگا ہوا تھا۔۔۔ وہ فرخندہ کے کمرے میں گ ئی تو وہ سو رہی تھیں۔۔ ارسہ کی طرف گ ئی تو اس نے دروازہ بند کر رکھا تھا۔۔۔ اس نے دو تین بار دروازہ کھٹکھٹایا مگر جواب ندارد۔۔

شام ہوگ ئی مگر وہ یوں ہی بھوکی بیٹھی رہی۔۔۔سر بھاری ہو رہا تھا۔۔ جسم سے جان نکل رہی تھی۔۔وہ لاونج میں ہی صوفے پر لیٹ گ ئی۔۔۔

شام کے چھ بج رہے تھے۔۔۔سلطان جلدی گھر آ گیا

گھر میں داخل ہوتے ہی حفصہ کو بے سدھ سا صوفے پر پڑا دیکھ کر وہ چونکا۔۔

حفصہ کیا ہو آ؟

وہ اس کا گال تھپتھپا کر بولا۔۔پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔

حفصہ نے ہولے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔پ پانی۔۔

اس نے کہا تو سلطان بھاگ کر پانی لے آیا۔۔۔سہارا دے کر بٹھایا اور تھوڑا سا پانی پلایا۔۔

ک کھانا دے۔۔ کھانا دے دو پلیز۔۔۔

وہ ہلکی سے آواز میں بولی۔۔ کمزوری کے باعث بولنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔۔۔ سلطان نے چونک کر اسے دیکھا

تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔

جواب میں اس نے سر نفی میں ہلایا تو وہ جلدی سے کچن میں گیا۔۔ برتن خالی تھے۔۔ فریج کی طرف گیا تو وہ لاکڈ تھی۔۔

وہ جلدی سے فرخندہ کے کمرے میں گیا وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

بھابھی بھابھی۔۔۔ ارسہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ جلدی سے باہر نکلی۔۔ سلطان کو دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

فریج کو لاک کیوں کیا؟؟

اس نے سختی سے پوچھا۔۔

وہ وہ چابی یہاں رہ گئی ہے ۔۔

ارسہ نے جلدی سے چابی لا کر اسکے ہاتھ میں دی

آج سے پہلے کبھی فریج کو لاک نہیں کیا گیا بھابھی۔۔۔ بیوی میری بھوکی پڑی ہے صبح سے۔۔۔

سلطان سختی سے کہتا کچن میں چلا گیا۔۔۔

اسے کھانا گرم کر کے کھلایا تو وہ تھوڑی بہتر ہو گئی۔۔۔

حفصہ سچ سچ بتاو یہ سب کب سے چل رہا ہے۔۔۔

سلطان نے کمرے میں جاتے ہی اس سے پوچھا۔۔

چھوڑیں نا۔۔اس سب سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔

وہ بے زار گی سے بولی۔۔

فرق پڑتا ہے حفصہ۔۔اگر میں وقت پر نا آتا تو۔۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھتا بولا۔۔

یہ تو آئے روز کی باتیں۔۔پتا نہیں کیوں آپ کی امی اور ارسہ آپی مجھ سے کھچے کھچے رہتے ہیں۔۔گھر کا آدھا کام میں کرتی ہوں۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔

وہ اداسی سے گویا ہوی۔۔

سلطان نے گہری سانس بھری تھئی۔۔۔

....

بات سنیں۔۔۔مجھے ہاسپٹل لے چلیں گے۔۔

وہ سلطان کے پاس مسکرا کر بیٹھتی پوچھنے لگی۔۔

کیوں۔۔ کیا ہوا؟اس نے پوچھا

ابھی کنفرم نہیں ہے۔۔۔اس نے مسکرا کر بتایا۔۔۔اور ہوسپٹل جا کر کنفرم بھی ہو گیا۔۔

سلطان بہت زیادہ خوش ہوا تھا۔۔اس نے سب سے پہلے فرخندہ کو یہ بات بتای۔۔۔وہ تو جیسے سکتے میں آگ ئی۔۔ جسکا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔

وہ ڈھیر سارا فروٹ اور لے کر آیا تھا۔۔اس نے حفصہ کو آرام کرنے کی سختی سے تاکید کی تھی۔۔۔

ارسہ کو یہ بات پتا چلی تو اسے آگ ہی لگ گ ئی۔۔ خالہ زرقا کو پتا چلا تو وہ خودکشی کر لے گی۔۔میں نے پہلے ہی کہا تھا اس کا کوی بندوبست کریں۔۔۔

وہ فرخندہ کو کوسے جا رہی تھی۔۔

ارے مجھے کیا پتا تھا۔۔۔اب کیا کروں۔۔

فرخندہ بھی سر پیٹ رہی تھیں۔۔۔ ارسہ نے فرخندہ کو دیکھ کر گردن جھٹکی اور غصے سے حفصہ کے کمرے میں دھڑام کر کے گھسی تھی۔۔۔

وہ جو آرام کی غرض سے بستر پر لیٹی تھی بدک کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟

سنا ہے تم ماں بننے والی ہو۔۔۔

اس نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جی آپ نے سہی سنا۔۔

اس نے ایک ادا سے کہا تو ارسہ تو جل کر رہ گ ئی۔۔۔

شرم نہیں آتی بیہودگیاں کرتے ہوے۔۔ابھی سال بھر بھی نہیں گزرااور رنگ دکھادیے

اپنے۔۔

وہ دودو فٹ اچھل رہ تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔؟

وہ حیرت سے کنگ ہی ہو گئی تھی۔۔۔

ارسہ اس پر لعنت بھیجتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔حفصہ اب تک سمجھ نہیں پای تھی کہ

آخر ارسہ کو ہوا کیا۔۔۔؟

----- ---- ----

تم نے فروٹ کھایا تھانا آج۔۔۔؟

اسے بستر پر ڈھیر دیکھ کر سلطان نے اس سے پوچھا

کونسافروٹ؟؟کہاں کافروٹ؟؟یہاں تو زندہ انسان نہ بچے۔۔فروٹ کس کھیت کی مولی ہے۔۔

وہ منہ بگاڑ کر یک دم ہی اٹھ بیٹھی۔۔

مولی؟؟سلطان حیرت سے بولا۔۔

اور کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔

سلطان کو اس کی منطق سمجھ نہ آئی تھی۔۔۔

آپ کی بھابھی اور والدہ محترمہ نے وہ فروٹ چٹ کرلیا ہے۔۔۔

حفصہ کے انکشاف پر سلطان حق دق سا اسے دیکھے گیا۔۔اس نے فرخندہ کو باقاعدہ بتایا تھا کہ یہ فروٹ حفصہ کے لیے ہے۔۔۔گھر والوں کے لیے اس نے علیحدہ سے فروٹ اور کھانے کی اشیا٦ لائی تھیں ۔۔۔

وہ اب بری طرح جھنجھلا گیا تھا اس سب سے۔۔

۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں تھی جب فرخندہ کی پکار پر اٹھ کر باہر گ ئی ۔۔۔لاونچ میں رمزا اور حیدر کو دیکھ کر وہ کھل اٹھی۔۔۔

مما۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔اور تو بتا کیسا ہے۔۔

وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر پوچھتی آخر میں بھائی کے گلے لگتی پوچھنے لگی۔۔۔

سب فٹ ہے۔۔۔الحمدللہ

حیدر نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

رمزا بھی بیٹی کو دیکھ کر خوش ہو گ ئی تھیں۔۔

کھانا وغیرہ حفصہ نے ہی بنایا تھا۔۔ارسہ کمرے میں ہی بیٹھی فون پر ہانک رہی تھی۔۔

کھانا وغیرہ کھا کر حفصہ رمزا کو اپنے کمرے میں لے آئی ۔۔۔ حیدر گاڑی سے لفافہ نکال لاو۔۔

رمزا نے حیدر کو آواز لگائی تو وہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔

گاڑی سے لفافہ نکال کر پلٹا تو گیٹ سے داخل ہوتی مریم پر نظر پڑی۔۔۔چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے ڈیرا ڈال لیا۔۔

اسلام علیکم کیسی ہیں مریم۔۔

اس نے آگے بڑھ کر کہا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا

وو علیکم سلام میں ٹھیک ہوں۔۔

وہ تذبذب سی کہتی اس کے ساتھ ہی اندر آگ ئی۔۔

لفافہ رمزا کو پکڑا کر وہ باہر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔مریم چینج کر کے کچن میں گ ئی اور کھانا نکال کر کمرے میں جانے لگی تو حیدر کی آواز پر رک گ ئی۔۔

اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو یہیں بیٹھ جائی یں میں اکیلا ہوں کمپنی ہو جائے گی۔۔

اس کے بے تکلف سے لہجے پر مریم سٹپٹائی۔۔

ج جی ضرور۔۔ وہ وہیں اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گ ئی۔۔

آپ لیں گے کچھ۔۔

اس نے رسماً اس سے پوچھنا مناسب سمجھا۔۔

جی نہیں کھانا کھا چکے ہیں ہم بس اگر آپ چائے بنا دیں تو۔۔

حیدر نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا۔۔

مریم نے نوٹ کیا کہ حیدر اس کی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتا ہے۔۔یہ خیال آتے ہی وہ مسکرا اٹھی۔۔

جی میں ابھی بناتی ہوں۔وہ کہہ کر اٹھنے لگی۔۔

ارے کھانا کھالیں پھر بنا دیجیے گا۔۔

اس نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔۔

نہیں بس میں کھا چکی ہوں آپ بیٹھیں میں چائے لاتی ہوں۔۔وہ چاولوں کی پلیٹ لیے کچن میں گھس گ ئی۔۔

شیلف پر بیٹھ کر کھانا بھی کھایا اور ساتھ ساتھ چائے بھی بنانے لگی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے چائے پکڑا کر وہ کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

... ...

یہ کیا ہے مما؟

حفصہ نے لفافہ کھولتے ہوئے کہا۔۔

ارے یہ۔۔یہ تو وہی زیور ہے جو میں نے آصف کو۔۔

وہ چونک کر کہتی کہتی رک گ ئی۔

یہ آپ کے پاس کیسے آئے۔۔؟

اس نے حیرت سے ماں کو دیکھا

تمہارے ماموں کے ذریعے اس لڑکے کی پھینٹی لگوای ہے۔۔

رمزا نے مسکرا کر کہا

کیا؟ماموں کو بھی پتا چل گیا۔۔؟۔

حفصہ نے صدمے سے کہا۔۔اس کے ماموں پولیس انسپکٹر تھے۔۔۔

ارے انہیں کچھ نہیں بتایا بس یہی کہا کہ اس نے مجھ سے چھینے ہیں۔۔

رمزا نے جلدی سے اسے تسلی دی۔۔

مما۔۔ایم سوری۔۔مجھ سے ذہت بڑی غلطی ہو گ ئی تھی۔۔

وہ ماں کے ہاتھ پکڑے نم آنکھوں سے بولی۔۔

کوی نہیں میری بچی۔۔۔تم فکر نہ کرو۔۔اور یہ زیور سنبھال کرر کھنا۔۔ٹھیک ہے؟

انہوں نے پیار سے کہا۔۔۔

مما۔۔۔ یہ کیا ہوا؟

حفصہ کی نظر اچانک ہی ان کی گردن پر پڑی تو چونک گ ئی۔۔وہاں نیلا سا نشان تھا۔۔

کچھ نہیں باتھ روم میں گر گ ئی تھی۔۔۔

وہ چادر سے گردن چھپاتی جلدی سے بولی۔۔

حفصہ مطم ئن تو نہ ہوی مگر خاموش ہو گ ئی۔۔ جانتی تھی اس کے باپ نے

پھر سے ہاتھ اٹھایا ہو گا۔۔۔

دروازے کی دوسری طرف کھڑے وجود کی مسکراہٹ گہری ہوی تھی۔۔

کہیں جا رہے ہو کیا۔۔۔؟

فرخندہ حفصہ کے کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی جب اسے پیکنگ کرتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

جی۔ سلطان کو آفس کے کسی کام سے دوسرے شہر جانا تھا تو وہ مجھے بھی ساتھ ہی لے جا رہے ہیں۔۔

اس نے پیکنگ جاری رکھتے ہوے بتایا۔۔

واہ جی بوڑھی ماں کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا؟

وہ طنز کرتی بولیں۔۔۔

انکل کو بتا دیا تھا۔۔ حفصہ نے ان کی معلومات میں اضافہ کیا۔۔۔

گھر میں ماں بھی ہے صرف باپ نہیں ہے اس کا۔۔

وہ تڑخی۔۔ سلطان جو نہا کر واش روم سے نکل رہا تھا ان کی بات سن کر ان کی طرف آیا۔۔ آپ کے پاس ہی آ رہا تھا۔۔ امی۔۔۔ ہم کچھ دنوں تک لوٹ آئیں گے۔۔۔

وہ ان کو کندھوں سے تھام کر لاڈ سے بولا۔۔

بس کرو اب۔۔ جب سے بیوی آئی ہے تب سے ماں کو بھول گے ہو۔۔

وہ بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک کر چلی گ ئی۔۔ جبکہ سلطان حیرت سے انہیں دیکھتا رہ گیا۔۔۔

....

سفر تھوڑا سا ہی طے ہوا تھا مگر حفصہ کو مسلسل متلی ہو رہی تھی۔۔۔ اس کا تیسرا مہینہ چل رہا تھا طبیعت بو جھل ہی رہتی تھی اوپر سے سفر کی وجہ سے مزید طبیعت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ ڈرائی یو سلطان خود ہی کر رہا تھا۔۔۔ کچھ جگہوں پر رک کر حفصہ کو کچھ کھلاتا پلاتا رہا مگر طبیعت ناساز ہی رہی۔۔

دو گھنٹے بعد وہ لوگ اپنے کوارٹر میں پہنچ گے جو سرکاری تھا۔۔۔ حفصہ تو جاتے ہی نڈھال سی بستر پر گر گ ئی۔۔ شام کو آنکھ کھلی تو سلطان وہاں نہیں تھا۔ وہ فریش ہوئی اور کوارٹر کو دیکھنے لگی۔۔ دو کمرے اور واش روم تھا۔۔ کچن بھی چھوٹا سا موجود تھا۔۔ کچھ دیر بعد سلطان بھی آ گیا۔۔۔

چلو حفصہ تیار ہو جاو۔۔۔

مگر کہاں۔۔؟

اس نے پوچھا

ڈنر کرنے اور کہاں اب تم یہاں بھی کام کرو گی؟

وہ جلدی سے کہتا واش روم میں گھس گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔۔سلطان نے ایک علیحدہ سا ٹیبل بک کیا تھا جس کے ارد گرد پردے لگے تھے۔۔حفصہ نے ایزی ہو کر اپنا نقاب نیچے کر لیا۔۔۔کھانا کھا کر انہوں نے آئی س کریم کھای اور کچھ دیر گھومنے کے بعد کوارٹر میں واپس لوٹ گے۔۔۔

.. ..

آپی آپ تو کہہ رہی تھیں کہ وہ دونوں خوش نہیں ہیں پھر یہ سب۔۔

زرقا بہن کے سر پر کھڑی روے جا رہی تھی۔۔

میری جان تم رومت میں بہت جلد اس خفصہ کا پتا صاف کر دوں گی۔۔

ارسہ مسلسل اسے دلاسے دے رہی تھیں۔۔

آپی وہ ماں بننے والی ہے اوپر سے سلطان اسے گھمانے لے گیا ہے۔۔وہ دونوں خوش ہیں آپ چھوڑ دیں ان دونوں کو اپنے حال پر۔۔

زرقا نے آنسو و پونچھتے بھاری دل سے کہا

دیکھ زرقا اپنی محبت یوں ہی چھوڑ نہیں دیتے آخر میں نے بھی تو فیروز کو کتنی مشکلوں سے قابو کیا تھا۔۔

دیکھ تجھے خود ہی کچھ کرنا ہوگا۔۔۔تو سلطان کو قابو کرنے کی کوشش کر باقی میں اس کی کمزوری ڈھونڈ رہی ہوں جلد ہی پتا لگ جاے گا۔۔

وہ اسے سمجھاتی ہوی بولی تو زرقا نے سر ہلادیا۔۔۔

کبھی آج تک آپ مجھے یوں گھمانے لے گے ہیں۔۔وہ ڈائن خود تو گھوم رہی ہے یہاں میرے سینے میں سانپ لوٹ رہے ہیں۔۔۔

وہ جلے پیر کی بلی بنے پورے کمرے میں اچھل رہی تھی جبکہ فیروز بے بسی سے اسے دیکھے جارہا تھا۔۔کس حد تک حاسد عورت تھی ارسہ۔۔۔

ارسہ بس کردو خدا کے لیے کیوں خود کو اور حفصہ کو کمپی ئی ر کرتی ہو وہ تو تمہیں کچھ کہتی بھی نہیں ہے۔۔

آخر تنگ ہو کر فیروز نے اسے ٹہوکا تو وہ بپھر گ ئی۔۔

آپ چپ ہی رہیں تو اچھا ہے۔۔سگی نہیں ہے وہ آپ کی جو اس کی سائیڈ لے رہے ہیں۔۔۔

وہ اس زور سے چیخی کہ فیروز ایک پل کو سہم گیا پھر خود کو نارمل کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔

---- ---- ---

رمزا۔۔۔۔ رمزا۔۔۔

ابرار کی دھاڑ پر رمزا بھاگتی ہوی کمرے میں گ ئی تھی۔۔۔

حیدر جو لاؤنج میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا ایک دم سے چونکا۔۔

یہ کیا ہے؟ کھانا تک ٹھیک سے نہیں بنا سکتی تم۔۔۔اتنا تیز نمک۔

ان کی دھاڑ باہر تک آ رہی تھی۔۔کچھ سوچ کر حیدر اٹھا کمرے کے پاس آ کر وہ ساکت رہ گیا۔۔

ابرار رمزا پر ہاتھ اٹھانے والا تھا جب حیدر نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ماں ہے وہ میری نوکر نہیں ہے۔۔۔کھانا پسند نہ ہو تو باہر سے کھا لیا کریں۔۔

وہ سپاٹ لہجے سے کہتا رمزا کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا جبکہ ابرار سر ہاتھوں میں گرائے وہیں ڈھے گے۔۔نمک اتنا بھی تیز نہیں تھا جتنا انہیں غصہ آ گیا تھا۔۔یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔

وہ خود سے ہم کلام تھے۔۔

ایک ہفتے بعد وہ لوگ لوٹ آئے تھے۔۔۔ اس دوران انہوں نے خوب انجوائے کیا تھا۔۔۔ حفصہ بھی کچھ نارمل ہو گئی تھی۔۔باہر کی فضا نے اس کا دماغ بھی فریش کر دیا تھا۔۔

آنٹی یہ آپ کے لیے لایا ہے۔۔کیسا ہے؟

حفصہ نے ایک سوٹ فرخندہ کو دکھاتے ہوئے پوچھا

فرخندہ نے ایک زہریلی نگاہ حفصہ پر ڈالی اور سوٹ پکڑ کر دور اچھال دیا۔۔ حفصہ ششدر سی دور پڑے جوڑے کو دیکھنے لگی۔۔۔

بس کر دے یہ ڈرامے۔۔۔ مجھ سے تو اب اور برداشت نہیں ہوتی۔۔ وہ غصے سے کہہ کر اٹھ گ ئی جبکہ حفصہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔

---- ---

میں پوچھتا ہوں امی سے یہ سب کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے تمہاری حالت کا بھی کوئی لحاظ نہیں ہے؟

سلطان غصے سے پاگل تھا۔۔۔ حفصہ نے اسے صبح والی بات بتادی تھی۔۔

امی یہ کیا لگا یا ہوا ہے۔۔ کیا آپ کو حفصہ پسند نہیں ہے جو یہ سب کر رہی ہیں۔۔

سلطان ماں کے سر پر کھڑا سوال کر رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے اب۔۔ وہ جھنجھلا کر بولیں تو سلطان نے صبح والی بات سنادی

جھوٹ بول رہی ہے۔۔ قسم سے بیٹا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا

فرخندہ یک دم ہی مکر گ ئی۔۔ جبکہ سلطان گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

--- ---- ----- -----

دیکھ فرخندہ۔۔مجھے تجھ سے یہ امید تو نہیں تھی۔۔میری بیٹی اب تک آس لگائے بیٹھی ہے اور تو بس ہمیں ٹرکائے جا رہی ہے۔۔۔

آسیہ اپنے آنسو پونچھتی فرخندہ سے گلہ کرنے لگی۔۔۔

اکلوتی بہن کے رونے پر فرخندہ تڑپ اٹھی۔۔۔ایسا مت کہو آسیہ۔۔میں بہت جلد ہی حل نکال لوں گی وہ لڑکی خود تنگ آ جائے گی دیکھ لینا۔۔۔

فرخندہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

تو نے وعدہ کیا تھا میری بیٹیوں کو تو اپنے گھر ہی لائے گی۔۔۔لیکن سلطان کی بار تو کیسے مکر گئی۔۔

وہ اب شکوہ کر رہی تھی۔۔

کیا کروں میری تو یہی کوشش تھی مگر سلطان زرقا کے لیے مانا ہی نہیں اوپر سے میرے شوہر نے بھی بنا بتائے رشتہ طے کر دیا تھا تجھے تو پتا ہی ہے ان کو منانا بھی کتنا مشکل ہے۔۔۔

وہ بے چارگی سے بولیں تو آسیہ سر جھٹک کر رہ گئی۔۔

فرخندہ اکلوتی بہن کی محبت میں وہ اب اپنے بیٹے کا گھر برباد کرنے چلیں تھیں۔۔

یہ وہ آسیہ نہیں ہے جو فرعون کی بیوی تھی بلکہ یہ تو فرعون کی بھی بہن ہے۔۔شوہر مظلومیت کی مثال ہے بیوی کے آگے بولتے وقت گھگھی بندھ جاتی ہے۔آسیہ فرخندہ سے چند گھر چھوڑ کر رہتی تھی۔۔۔آسیہ کی شادی ظفر سے ہوی تھی جو والدین کا اکلوتا تھا۔۔والد فوت ہو گیا تھا۔۔ماں نے بڑے چاؤ سے بیٹے کی شادی کروائی۔۔مگر آسیہ نے جو کیا بوڑھی ساس کے ارمان دھرے کے دھرے رہ گے۔۔ آسیہ ساس پر جتنے ظلم کر سکتی تھی کر چکی۔۔ظفر زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتا تھا جس وجہ سے گھر کے حالات سے وہ بے خبر ہی رہا ۔۔آخر ارسہ کی پیدائش کے چند ماہ بعد ساس چل بسی۔۔۔

آسیہ کی بدنصیبی کہ اسے بیٹا نہ ہوا۔۔بیٹیاں ماں سے بھی آگے تھیں۔۔ ظفر کی تو کوئی اہمیت ہی نہ تھی سو وہ چپ ہی رہتا ۔۔۔

--- ---- -----

بھابھی کیسی ہیں؟

مریم کچن میں آئی تو حفصہ کو وہیں پایا

ٹھیک ہوں تم بتاو۔۔آجکل نظر نہیں آتی۔۔

حفصہ نے دودھ ابالتے ہوے مصروف لہجے میں پوچھا

پیپرز تھے میرے بس وہیں بزی تھی اب فری ہوگئی ہوں۔۔۔ اب ہر وقت ہی نظر آؤں گی۔۔

اس نے مسکرا کر شیلف پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ تو حفصہ بھی مسکرا دی۔۔

صحت وغیرہ کیسی ہے آپ کی۔۔۔ کام وام نہ کیا کریں خیال رکھیں اپنا۔۔

اس نے حفصہ کے پھولے گال پر چٹکی کاٹی۔۔

کام تو کرنے ہی پڑتے ہیں۔۔

وہ گہری سانس بھر کر بولی۔۔

ویسے کونسا مہینہ ہے۔؟

اس نے استفسار کیا

پانچواں شروع ہو چکا ہے۔۔۔

وہ دونوں یوں ہی باتیں کرنے لگیں۔۔ لاونچ میں بیٹھی ارسہ جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔ کیوں کہ مریم نے کبھی اس سے یوں باتیں نہیں کی تھی۔۔۔ ارسہ نے خود کونسا اسے عزت دی تھی جو اسے عزت ملتی۔۔ ہننہ

---- -----

خالہ بس ہو گیا اب اور انتظار نہیں کر سکتی میں۔۔اس لڑکی کو جان سے ماروں گی میں۔۔۔

زرقا غصے سے تپی ہوی فرخندہ کے پاس پہنچی تھی۔۔۔

ہوا کیا ہے اب۔۔

فرخندہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

میں کل شام شاپنگ پر گ ئی تھی وہاں میں نے سلطان اور حفصہ کو دیکھا تھا۔۔سلطان جان وار رہا تھا اس پر۔۔۔ اتنا خیال رکھتا ہے اس کا۔۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔میں خودکشی کر لوں گی۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوے دھمکی کے انداز میں کہا

زرقا تھوڑا صبر رکھو۔۔

فرخندہ بولنے ہی لگی جب ارسہ کی چیخ پر ساکت ہو گ ئی۔۔

بس کر دے خالہ کتنا ٹر کانا ہے میں خود ہی کچھ کرتی ہوں۔۔

وہ غصے سے بپھری ہوئی بولی۔۔۔

ارسہ تو اسے سمجھا اور خود بھی سمجھ۔۔ ہم نے اگر کچھ بھی غلط کیا تو سلطان ہم سے متنفر ہو جائے گا۔۔۔

فرخندہ ایک بار پھر زرقا اور ارسہ دونوں کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

زرقا نے قہر بار نظروں سے فرخندہ کو دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

حفصہ لاونج میں کھڑی جھاڑو دے رہی تھی جب زرقا نے غصے سے جھاڑو اس کے ہاتھ سے لیا اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔۔

وہ سکتے کی کیفیت میں اسے پھٹی آنکھوں سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

حرافہ۔۔ نکل جا اس گھر سے۔۔۔ ورنہ چوٹی پکڑ کر نکالوں گی۔۔۔

وہ حلق کے بل دھاڑی تھی۔۔

حیدر آج حفصہ سے ملنے آیا تھا بلکہ حفصہ کا تو بہانہ تھا اصل میں وہ مریم کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔ گیٹ سے داخل ہوتے ہی چیخ و پکار کی آواز پر ٹھٹھکا۔۔

اندر کو بھاگا مگر۔۔۔۔۔

کیا چاہتی ہیں آپ۔۔۔ کیوں کر رہی ہیں یہ سب۔۔۔؟

حفصہ غصے سے اسے دیکھ کر دانت پیستی بولی۔۔۔فرخندہ بھی باہر کو بھاگی تھی۔۔ارسہ بھی ہاتھ کمر پر باندھ کر تماشہ دیکھنے لگی۔۔

حفصہ یہ تو جانتی تھی کہ زرقا ارسہ کی بہن ہے لیکن اس سے کبھی زیادہ سامنا نہیں ہوا اور بات تو کبھی ہوئی ہی نہیں۔۔آج اس کا یہ عمل اس کے لیے حیران کن تھا۔۔

نکل جا سلطان کی زندگی سے۔۔ورنہ جان نکال دوں گی تیری۔۔۔وہ صرف اور صرف میرا ہے۔۔

زرقا اپنی انگلی خود پر رکھتی اسے جتانے لگی۔۔

اچھا سلطان تمہارے ہیں تو پہلے کہاں مر گئی تھی شادی کیوں نہیں کی۔۔۔

حفصہ اب غصے سے اسے دھکا دے کر بولی۔۔سلطان پر کوئی اور ملکیت جمائے یہ اسے کہاں برداشت تھا۔۔۔

زرقا آپی خدا کا خوف کریں کیا بکواس کر رہی ہیں آپ۔۔۔

مریم جو نہانے گئی تھی شور سن کر یوں بنا دوپٹے کے گیلے بالوں کے ساتھ باہر کو بھاگی۔۔زرقا کی باتیں سن کر اس کا دماغ کھولا تھا۔۔

تو چپ رہ مریم۔۔۔

فرخندہ نے اسے سائیڈ پر کیا۔۔

حیدر دروازے پر کھڑا ششدر سا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔

تو کون ہوتی ہے مجھے دھکا دینے والی۔۔

زرقا نے اس پر جھپٹتے ہوئے کہا۔۔۔

اب فرخندہ بھی بیچ میں آئی۔۔ زرقا کو دور کر کے حفصہ کو کمرے میں جانے کا کہا مگر حفصہ بھی آج حساب برابر کرنا چاہ رہی تھی۔۔

حیدر بھاگ کر حفصہ کے پاس آیا۔۔

بس کردو تم سب۔۔۔

اس کی دھاڑ پر سب ہی ساکت ہو گئے۔۔

حیدر تم۔۔۔

حفصہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ مریم نے جلدی سے کمرے سے دوپٹہ لے کر اوڑھا۔۔اس وقت حیدر کو اپنی بہن کے سوا کچھ بھی نہیں سوجھ رہا تھا۔۔

چلو میرے ساتھ آپی۔۔۔

وہ حفصہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔۔

نہیں حیدر۔۔میں اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی۔۔تم اس وقت جاو یہاں سے۔۔۔

حفصہ دو ٹوک کہتی کمرے میں چلی گئی۔۔

------ -------

رات پنچائیت لگی ہوی تھی۔۔حیدر نے ساری بات رمزا کو بھی بتا دی تھی اور ابرار کو بھی۔۔ابرار نے سلطان اور جواد صاحب کو فون کر کے خود برا بھلا کہا اور حفصہ کو واپس بھیج دینے کا کہا مگر سلطان نے انہیں تسلی دے دی تھی۔۔ابرار جواد صاحب سے ملنے بھی گے تھے جواد صاحب نے انہیں مطمئن کر کے واپس بھیج دیا۔۔فیروز کے علم میں یہ بات آئی تو اس کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔ ارسہ کو بھی خوب ہی سنائی تھیں مگر وہ تو بلکل بری ذمہ ہو گئی تھی۔۔

میں اور خفصہ علیحدہ ہو رہے ہیں۔۔

سلطان نے خاموشی کو توڑتے ہوئے سب پر بم گرایا۔۔

سلطان جذباتی نہیں ہوتے۔۔ہم سب اس کا حل نکالتے ہیں۔۔۔

جواد صاحب نے گھمبیری لہجے میں کہا۔۔

ابواور کتنا۔۔ جب سے وہ بے چاری شادی کر کے آئی ہے تب سے یہ سب چل رہا ہے۔۔ میری اچھی بھلی شادی چل رہی ہے ۔۔۔میں نے زرقا کو ہزار بار منع کیا کہ وہ صرف میری بہن جیسی ہے لیکن نہیں۔۔

سلطان سخت تنگ آیا ہوا تھا۔۔۔

مطلب وہ تجھ سے اظہار کر چکی ہے۔۔

فیروز نے پوچھا

ہاں بہت بار۔۔امی نے بھی مجھ سے اس کے رشتے کے لیے پوچھا تھا مگر میں نے منع کر دیا۔۔

وہ بولا۔۔

وہ سب ڈرائی نگ روم میں تھے۔۔عورتیں وہاں نہیں تھی مگر ارسہ کان لگائے دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔

ابو حفصہ کے لیے کھانا تک نہیں ہوتا اس گھر میں وہ علیحدہ پکا کر کھاتی ہے۔۔کپڑے دھوتی ہے ۔۔۔اس حالت میں بھی سارا کام کرتی ہے مگر امی اور ارسہ کی طنز پھر بھی ختم نہیں ہوتے۔۔

وہ تڑخا۔۔

فرخندہ بھی اس سب میں شامل ہے کیا؟

فواد خان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

جی ابو۔۔امی کا رویہ بھی بہت عجیب ہو گیا ہے میرے ساتھ بھی۔۔وہ بھی زرقا کو ہی بہو ڈنا چاہتی تھیں۔۔

اس نے مزید بتایا۔۔

فیروز اور فواد صاحب خاموش ہی ہو گے۔۔۔

ابو میں علیحدہ ہو رہا ہوں روز روز کی چک چک سے تنگ آ گیا ہوں۔۔

وہ دو ٹوک بولا۔۔

سلطان ہوش میں رہو۔۔یہ گھر جتنا میرا ہے اتنا ہی تمہارا ہے۔۔عورتوں کی لڑائی کی وجہ سے ہم بھی الگ نہں ہو سکتے۔۔

فیروز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

پھر کیا کروں میں۔۔اگر کل کو کوی نیا سلہ کھڑا ہو گیا یا میرے ہونے والے بچے کو کچھ ہو گیا پھر۔۔۔؟

وہ سخت عاجز آیا ہوا تھا۔۔

فیروز تم ارسہ کو سیدھی طرح سمجھا و ورنہ میں نے اپنا طریقہ اپنایا تو تنگ ہو گی۔۔

اور تو سلطان۔۔ زرا دماغ سیٹ رکھ میں زندہ ہوں ابھی۔۔گھر کے فیصلے میں ہی کروں گا۔۔

ان دونوں کو فیصلہ سناتے وہ اٹھ کھڑے ہوے۔۔اللہ ہی جانتا تھا کہ ان کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

رمزا صحن میں بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی۔۔ پچھلے کچھ عرصے میں ابرار میں بہت تبدیلی آئی تھی ۔۔۔ وہ اب بات بے بات جھگڑتے نہیں تھے بلکہ انہوں نے باقاعدہ رمزا سے اپنے سخت رویے کی معذرت کی تھی۔۔یہ سب کیسے ہوا رمزا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

کیا ہوا بیگم کیا سوچ رہی ہیں۔؟.

ابرار نجانے کب رمزا کے پاس کرسی پر بیٹھ گے انہیں پتا ہی نہ چلا۔۔ان کی آواز پر وہ چونکی۔۔

کچھ نہیں بس یوں ہی بیٹھی تھی۔۔

انہوں نے جواب دیا۔۔

حیدر کہاں ہے؟

انہوں نے پوچھا۔۔

حفصہ کی طرف گیا ہے میں نے کچھ کپڑے بجھوائے ہیں اس کے لیے بس وہی دینے گیا ہے۔۔

انہوں نے ہولے سے مسکرا کر کہا

پتا ہے؟ جب حفصہ کے ساتھ اس کے سسرالیوں نے بدتمیزی کی تھی۔۔اس دن میں بہت پریشان ہوا تھا۔۔

وہ اچانک ہی بولنے لگے۔۔

رمزا ایک ٹک انہیں دیکھے گ ئی۔۔

اس دن مجھے سب معلوم پڑا کہ اس کے ساتھ کتنا غلط ہو رہا ہے۔۔میں بہت پریشان رہنے لگا تھا۔۔اس دن میرے ضمیر نے ہنس کر مجھ پر طنز کیا تھا۔کہیں اندر سے آواز آئی تھی کہ مکافات عمل اسے کہتے ہیں۔۔

ان کی آنکھیں نم ہوی تھیں وہ زمین کو گھور رہے تھے مگر رمزا کو اپنے دل میں کھٹکتے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔

جب خود کی بیٹی پر آئی تو پتا چلا کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے اولاد کو دکھ میں دیکھنے سے۔۔

وہ آنکھیں صاف کرتے رمزا کی طرف مڑے۔۔

اس دن میں نے خود سے وعدہ کر لیا کہ آئیندہ کبھی کسی کمزور پر دھونس نہیں جماوں گا اور خاص کر اپنی بیوی کو اذیت نہیں دوں گا۔۔

وہ رمزا کے ہاتھ تھامے بولے تو رمزا کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔

اللہ کے ہر کام میں حکمت چھپی ہے۔۔

رمزا نے مسکرا کر ان کے ہاتھ پر تسلی سے دباو ڈالا۔۔۔

....

وہ چھت پر بیٹھی کھلی ہوا لے رہی تھی۔۔اس کا آخری مہینہ چل رہا تھا۔۔۔ صبح سے طبیعت بوجھل سی تھی۔۔

وہ کھلے آسمان تلے کرسی پر پڑی ہوئی تھے۔۔جب کھٹکے کر اس نے مڑ کر دیکھا تو آنکھیں پھیل گ‌ئی ہیں۔۔

سلمان۔۔۔ اس کے لبوں سے سرگوشی نکلی تھی۔۔

وہ مسکرا کر آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔حفصہ بمشکل اپنا آپ سنبھالتی کرسی سے کھڑی ہو گئی۔۔

نیچے کوئی نہیں تھا ۔۔ چھت پر تمہارا آنچل نظر آیا تو یہاں ہی آ گیا۔۔

وہ کمینگی سے ہنستا ہوا بولا۔۔

چلے جاو یہاں سے۔۔۔

حفصہ غصے سے بولی مگر اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔۔پیٹ میں سخت قسم کے درد کی ٹھیس اٹھی تھی۔۔

چلے جائیں گے پہلے آپ سے چند باتیں تو کر لیں۔۔

وہ مزید اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔

حفصہ نے پوری قوت سے سے دھکا دیا وہ اس کے لیے تیار نہیں تھا سو لڑکھڑا گیا مگر خود کو سنبھال کر غصے سے حفصہ کو دیکھا۔۔

درد کی ٹھیسیں اب زیادہ ہونے لگی تھیں وہ مشکل سے چلتی ہوی سیڑھیوں کی طرف جانے لگی مگر سلمان نے اس کا راستہ روک لیا۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ڈارلنگ۔۔ذرا ہمیں بھی تو تھوڑا وقت دے دو۔۔

اس کی باتوں نے حفصہ کا دماغ بھک سے اڑا دیا۔۔

بکواس بند کرو مجھے جانے دو۔۔

وہ غصے سے بولی مگر سلمان نفی میں سر ہلاتا اس کی طرف بڑھنے لگا۔۔

فون کی گھنٹی پر وہ چونکا۔۔

ہیلو۔۔۔واٹ ؟؟؟ میں آتا ہوں ویٹ۔۔

وہ فون پر بات کرتا فق ہوتے رنگ کے ساتھ سیڑھیاں پھلانگ گیا جبکہ حفصہ دہشت سے مرنے والی ہوگئی تھی سانس بحال کرتی ہمت کر کے سیڑھیوں سے نیچے اتری۔۔

ارسہ آپی۔۔ میرے ساتھ ہسپتال چلیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

وہ ارسہ کے کمرے میں خود کو گھسیٹتی ہوی لے گئی۔۔درد شدید ہوتا جا رہا تھا۔۔

میں نے کہا تھا اس مصیبت کو پیدا کرنے کا؟؟ جاو خود ہی ہسپتال۔۔نوکر نہیں ہوں میں۔۔

ارسہ نے بے حسی کی حدیں پار کی تھیں۔۔

خدا کے لیے مدد کر دیں مں تکلیف میں ہوں چلنا مشکل ہے۔۔

وہ دیوار کا سہارا لے کر کھڑی تھی۔۔تکلیف کی شدت سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

ارسہ غصے سے اٹھی اور اسے دھکا دے کر کمرے سے نکال دیا۔۔

دھکا لگتے ہی وہ فرش پر اوندھے منہ گری تھی اور اس کی دل دہلا دینے والی چیخوں سے پورا گھر دہل گیا۔۔

فرخندہ نے کمرے سے جھانک کر اسے زمین پر پڑے چیختے دیکھا تو تیزی سے اس تک آئی۔۔

سہارا دے کر اٹھایا اور جلدی سے فون اٹھا کر سلطان کو فون ملایا۔۔۔

---- ---

دیکھیں انہیں لیبر پین سٹارٹ تھا مگر شائد یہ گری ہیں جس وجہ سے بچے کو تھوڑا نقصان ہوا ہے ہمیں آپریٹ کرنا پڑے گا ورنہ بچہ مر سکتا ہے۔۔

ڈاکٹر سلطان کے سر پر بم پھوڑتی چلی گ ئی۔۔

فارم فل کر کے اس نے فیس بھری۔۔۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹر نے بیٹے کی خوشخبری سنائی جسے سن سلطان سمیت فرخندہ کا چہرہ بھی کھل اٹھا۔۔

ان کی دیرینہ خواہش پوری ہوی تھی چاہے بہو ناپسند تھی مگر پوتے کی خوشخبری نے انہیں سب کچھ بھلا دیا تھا۔۔۔

بچے کو گود میں لیے وہ اسے چومے جا رہی تھی۔۔کچھ دیر میں رمزا اور ابرار بھی پہنچ گے۔۔۔ابرار کو ہسپتال کے کوریڈور میں کھڑے اپنا ماضی یاد آیا تھا جب انہیں نرس نے حفصہ کی پیدائش کی خوشخبری سنای تھی۔۔۔

نواسے کو گود میں لیے وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

... .

حیدر جب حفصہ سے ملنے پہنچا تو مریم گھر پر ہی تھی ارسہ اپنے کمرے میں گھسی پڑی تھی۔۔

بھابھی ہوسپٹل میں ہیں بھای کا فون آیا تھا بیٹا ہوا ہے۔۔

مریم نے خوشی سے اسے بتایا۔۔

اوہ اچھا کوی بات نہیں میں یہ کپڑے دینے آیا تھا رستے میں کچھ کام تھا اس لیے دیر ہو گ ئی۔۔

حیدر نے لفافہ صوفے پر رکھا

بیٹھیں میں چاے لاتی ہوں۔۔

مریم خوشی سے پھولتی ہوی بولی اور کچن میں چلی گ ئی۔۔۔

آپ چاے بہت اچھی بناتی ہیں کیا ایسی چاے زندگی بھر پینے کو مل سکتی ہے؟ حیدر نے چاے کا گھونٹ بھرتے ہوے مسکرا کر کہا۔۔

کیا مطلب؟

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

مطلب آپ شادی کریں گی مجھ سے؟

حیدر نے غیر متوقع طور پر اسے پرپوز کیا تو وہ سٹپٹا گئی۔۔

جواب دیں۔۔ اس نے سر جھکائے کھڑی مریم سے کہا۔۔

مریم نے دھڑکتے دل سے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر مسکرا کر کمرے میں چلی گئی۔۔

حیدر نے مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

دروازے کی اوٹ میں کھڑی ارسہ نے بڑی دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

-------- ----

دو دن بعد وہ لوگ گھر لوٹ آئے تھے۔۔ سلطان کے استفسار پر حفصہ نے اسے سلمان کی آمد کے علاوہ سب کچھ بتا دیا تھا۔۔ کہ کیسے ارسہ نے اسے دھکا دیا تھا۔۔

یہ سن سلطان غصے سے بپھر گیا تھا۔۔ حفصہ کو بھی کافی غصہ تھا۔۔ اگر اس کے بچے کو کچھ ہو جاتا تو۔۔؟؟

امی ابو بہت ہو گیا اب بس۔۔بھابھی کو سمجھا ہی دیں تو اچھا ہے ورنہ کسی دن میرا ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔

سلطان کو غصہ چڑا تھا۔۔ صبح ارسہ نے پھر حفصہ سے بد تمیزی کی تھی۔۔

فیروز کے کان میں بات پہنچی تو اس نے ارسہ کو خوب ہی سنائی یں مگر وہ ارسہ ہی کیا جو سدھر جائے۔۔سو فیروز پر چیخ چلا کر اس کو ہی چپ کروا دیا۔۔۔

دیکھ زرقا میرے ہاتھ بہت کچھ لگا ہے اب دیکھ میں کیا کرتی ہوں تو بس دیکھتی جا۔۔

زرقا کا وہاں آنا بند تھا اس لیے ارسہ ہی اسے تسلی دینے وہاں چلی گ ئی۔۔

ارسہ جو کرنا ہے جلدی کر اب میں اور انتظار نہیں کر سکتی۔۔پوتے کی پیدائی ش کے بعد تو فرخندہ کے رنگ ہی بدل گے ہیں ۔۔ اسے خوش دیکھ کر میرا جی کڑھتا ہے۔ مجھے اپنا بدلہ لینا ہے۔۔

آسیہ ایسے دانت پیستی ہوی بولی جیسے فرخندہ ان کے دانتوں تلے ہو۔۔۔

اماں صبر رکھو بس صرف ایک ہفتہ۔۔

ارسہ نے شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

پر تو کرے گی کیا؟

آسیہ نے سوال گڑھا۔۔

اماں اس دن جب میں بازار گ ئی تھی ۔۔ جب حفصہ اور سلطان بھی بازار گے ہوے تھے میں ان کے پیچھے گ ئی تھی۔۔

ارسہ نے ماں کو یاد کروایا تو آسیہ نے سر ہلایا۔۔

.....Before..

وہ سلطان اور حفصہ کے پیچھے مال میں داخل ہوئی۔۔ وہ اپنے پلان پر عمل کرنے آئی تھی۔۔۔ایک لڑکا بھی تھا جسے اس نے حفصہ کو زبردستی ساتھ لے کر جانے کے لیے بلایا تھا۔۔ اسے مال کے باہر کھڑا رہنے کی ہدایت دیتی وہ اندر آئی تھی۔۔وہ مال میں داخل ہی ہوئی تھی کہ کسی کے پکارنے پر پلٹی۔۔

آصف۔۔ اس نے بے یقینی سے کہا

ہاں میں۔۔ لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

آصف نے آنکھ دبا کر کہا۔۔وہ اس کا بوائے فرینڈ تھا ۔۔ فیروز سے شادی کے ایک سال بعد ان دونوں کو بریک اپ ہو گیا تھا۔۔وجہ آصف ہی تھا وہ ایک لڑکی پر کہاں ٹک سکتا تھا۔۔

کچھ نہیں شاپنگ کرنے آئی تھی اپنی دیورانی کے ساتھ۔۔

ارسہ نے نارمل ہوتے ہوئے بتایا۔۔

کہاں ہے تمہاری دیورانی۔۔

آصف نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ سامنے ہے تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔چلتے بنو یہاں سے۔۔

ارسہ نے دور کھڑی حفصہ اور سلطان کی طرف اشارہ کر کے آخر میں لاپرواہی سے کہا

وہ۔۔؟؟تمہاری دیورانی ہے۔۔واو کیا اتفاق ہے۔۔میری دونوں سابقہ محبوبائیں دیورانی جیٹھانی ہیں؟؟

آصف نے حیرت سے ہنستے ہوئے کہا تو ارسہ کا ماتھا ٹھنکا۔۔

Now.---

بس میرے تیز دماغ میں بڑی تیزی سے آئیڈیا آ گیا۔۔

ارسہ نے فخر سے اپنے فرضی کالر جھاڑے تو زرقا نے اسے گھورا۔۔

وہ آصف؟؟کنگلا کہیں کا۔۔پیسے لے گا۔۔

ہاں پیسوں کے بغیر کہاں کوی کچھ کرتا ہے۔۔

ارسہ نے کندھے اچکائے۔۔

آسیہ اپنے خیالوں میں فرخندہ کو روتا پیٹتا دیکھ کر مسکرائی۔۔

دیکھ حفصہ ایسے تو نہیں چلے گا۔۔اگر ان میں سے کوئی تجھے غلط کہتا ہے تو چپ مت رہ ۔۔۔ اپنے حق کے لیے لڑ۔۔

رمزا فون پر اسے سمجھا رہی تھی۔۔

مما آپ کو پتا ہے مجھ سے یہ سب نہیں ہوتا لڑنا جھگڑنا نہیں آتا مجھے۔۔

حفصہ نے بے بسی سے کہا

کرنا پڑے گا حفصہ ورنہ یہ لوگ تجھے نوچ کر کھا جائیں گے۔۔

رمزا نے کہا تو حفصہ نے سر ہلا دیا۔۔

اپنے بیٹے کا نام اس نے موسیٰ رکھا تھا۔۔وہ دو ماہ کا ہو چکا تھا۔۔اس دوران ارسہ اسے بس عجیب سے مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی رہتی تھی مگر کچھ کہتی نہیں حفصہ مطمئن ہو گئی تھی کم از کم سکون تو تھا۔۔فرخندہ بھی پوتے سے محبت کرتی تھی سو حفصہ کے ساتھ ان کا رویہ اب بہتر

تھا۔۔ارسہ کو وہ کئی بار سمجھا چکی تھیں کہ اب وہ یہ سب چھوڑ دے سلطان خوش ہے اسے جینے دے مگر ارسہ بس گھور کر رہ جاتی۔۔

خالہ پوتا آیا تو آپ اپنی بہن سے کیا عدہ ہی بھول گئی یں۔۔

ارسہ کے طنز پر فرخندہ نے اسے دیکھا۔۔

میرے بیٹا خوش ہے مجھے اور کیا چاہیے اب میں کوئی الٹی حرکت برداشت نہیں کروں گی سمجھی۔۔۔ جو سکھ تو مجھے نہ دے سکی وہ حفصہ نے مجھے موسیٰ کی صورت میں دیا ہے۔۔

وہ اس کے بے اولاد ہونے پر طنز کرتی موسیٰ کو گود میں لیے نکل گئی۔۔

فیروز میں نے ہسپتال جانا ہے۔۔علاج کے لیے۔۔

ارسہ تپی ہوی فیروز کے پاس آئی۔۔

کیوں؟؟ تمہارے خیال میں تو نقص مجھ میں ہے تو تم کیوں جاوگی ہسپتال۔۔

فیروز اس کی بات سمجھ گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے ہمیشہ ارسہ فیروز کو ہی غلط کہتی مگر آج وہ چاہ رہی تھی کہ ایک بار خود بھی چیک اپ کروالے۔۔فیروز کی بات پر وہ چپ رہی تو فیروز بھی خاموش ہو گیا۔۔

اپنی اس اولاد کو سنبھال لو کب سے رو رو کر سر میں درد کر دیا ھے۔۔

شام کا وقت تھا۔۔

ارسہ ہوسپٹل کے لیے تیار ہو رہی تھی فیروز نے اسے گیٹ سے پک کرنا تھا مگر موسیٰ کے شور سے وہ تنگ ہو کر کمرے سے نکل کر حفصہ پر چیخی جو اسے گود میں اٹھائے گھوم رہی تھی۔۔

بھابھی اس کے شاید کان میں درد ہے اس لیے رو رہا ہے بس سیرپ پلایا ہے ابھی سو جائے گا۔۔۔

حفصہ نے پریشانی سے کہا۔ بیک گراونڈ میں موسیٰ کا باجا زور و شور سے چیخ رہا تھا۔۔

جب سنبھال نہیں سکتی تو پیدا کیوں کیا ہے۔۔ نجانے کس قسم کی حرافہ عورت ہو پہلے سال ہی بچہ پیدا کر لیا۔۔

ارسہ نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔۔

حفصہ نے ارسہ کی جانب غصے سے دیکھا۔۔۔

اپنی حد میں رہیں بھابھی۔۔ مجھے بولنے پر مجبور مت کریں۔۔۔

وہ بولی تھی ساتھ ساتھ موسیٰ کو بھی سلا رہی تھی جو اب نیند میں اتر رہا تھا۔۔

فرخندہ پڑوس میں گئی ہوی تھیں اس وقت وہ دونوں گھر اکیلی ہی تھیں۔۔

کیا بولے گی تو۔۔ اوقات بھول گئی اپنی تو۔۔؟

ارسہ اب کمر پر ہاتھ رکھے غصے سے بولی۔۔۔حفصہ اسے نظر انداز کرتی کمرے میں جا کر موسیٰ کو بیڈ پر سلا کر خود بھی ساتھ ہی لیٹ گ ئی۔۔

شرم لحاظ ختم ہو گیا ہے نجانے کس کی گند کو ہمارے گھر کا وارث بنا دیا ہے۔۔

ارسہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔غصہ بہت آیا مگر اس کا ارادہ تھا کہ فلوقت خاموش ہو جائے مگر رمزا کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی۔۔

اپنے حق کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔۔

یہ لوگ تجھے نوچ کر کھا جائیں گے۔۔

وہ غصے سے اٹھی اور کمرے سے نکل کر ارسہ کے کمرے میں گ ئی جو دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔۔ حفصہ نے ایک زور دار تھپڑ اس کے گال پر دے مارا۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو سمجھی۔۔

وہ اسے حقا بقا چھوڑ کر نکل گ ئی۔۔ارسہ گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے کھڑی رہ گ ئی۔۔

....

بلکل سہی کیا تو نے۔۔ایک نہیں دو تھپڑ مارنے تھے۔۔

رمزا کو جوں ہی حفصہ کے کارنامے کا پتا چلا تو اسے داد دینے لگیں۔۔

کسی کا بھی لحاظ مت کرنا۔۔ یہ لوگ تجھے دبانا چاہ رہے ہیں۔۔ اس لیے چاہے ساس ہو یا سسران کو دس سنانی ہیں۔۔

وہ پٹڑی پر چڑھ چکی تھ ئی۔۔

مما بس اتنا کافی ہے میں بڑو سے بد تمیزی نہیں کر سکتی۔۔

حفصہ بولی تو رمزا نے اسے ٹوکا

یہ بد تمیزی نہیں ہے زندگی یوں ہی گزرتی ہے۔۔

------ ------ ------

انکل آپ ارسہ بھابھی کو سمجھا دیں کہ مجھ سے دور رہے میں یہ سب بکواس نہیں سنوں گی اب۔۔

موسیٰ کو گود میں اٹھائے کھڑی کھڑی ہی بولنے لگی۔۔ ارسہ نے سارا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا۔۔

دیکھو بیٹا جو بھی مسلہ ہو مجھے بتایا کرو میں حل نکالوں گا اگر آپ یوں لڑنے لگیں تو آپ میں اور اس میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔

جواد صاحب نے شائستگی سے کہا۔۔

آپ ان کی طرفداری ہی کریں گے وہ زیادہ قریبی ہے نا لیکن یاد رکھیں میں اپنی ذات پر کوئی بھی زیادتی برداشت نہیں کروں گی۔۔

وہ انگلی اٹھا کر بولی تو سلطان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

حفصہ بابا سے کیسے بات کر رہی ہو تم۔۔

آپ چپ رہیں باپ کے لاڈلے۔۔ وہ تڑخ کر کہتی کمرے میں چلی گئی۔۔

....

اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔۔ خاموش اور معصوم سی حفصہ اب ہر بات کا بتنگڑ بنانے لگی۔۔ رمزا برابر سے اسے ہر بات بتاتی رہی۔۔ جانے انجانے میں ہی رمزا اپنی بیٹی کی زندگی داو پر لگا چکی تھی۔۔

سلطان بھی حفصہ سے کھچا کھچا سا رہتا کیوں کہ وہ جواد صاحب سے بھی بدتمیزی کر جاتی تھی۔۔ بات بے بات شور کرتی موسیٰ کو کمرے کی حد تک رکھتی۔۔ جب دل ہوتا کام کرتی ورنہ نہ کرتی۔۔ کھانا بناتی تو صرف اپنے لیے بناتی۔۔

حفصہ کے اس رویے سے ارسہ کے کام میں مزید آسان ہو گئی تھی۔۔

دیکھیں آپ حفصہ کو۔۔میں نے کبھی یہ سب کیا ہے؟ نہیں نا۔۔وہ جب سے آئی ہے یوں ہی کرتی ہے اسی لیے میری اس کے ساتھ کبھی بنی نہیں ۔۔

ارسہ جواد صاحب سے کہہ رہی تھی۔۔

سلطان اور فیروز سمیت فرخندہ بھی وہی تھی

حفصہ صبح ہی کسی بات پر ناراض ہو کر میکے چلی گ ئی تھی۔۔۔ اس کے رویے سے سب لوگ ہی تنگ ہو چکے تھے۔۔۔وہ انتہا ہی بد تمیز اور منہ پھٹ ہو چکی تھی کسی بڑے چھوٹے کا لحاظ تک نہیں کرتی تھی۔۔

--- ---

اچھا کیا جو یہاں آگ ئی ۔ وہ لوگ کون ہوتے ہیں تمہیں کچھ کہنے والے۔۔اور سلطان اس کی اتنی جرت کہ وہ تمہیں ٹوکے؟؟

رمزا اسے دلاسہ دیتی ہوی بولی۔۔

مما سلطان خفا ہوں گے مجھے نہیں آنب چاہیے تھا۔۔

وہ اداس سی بولی۔۔

تجھے کسی کی بکواس برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ابھی ہم زندہ ہیں۔۔جو ایک سنائے اسے دس سناو چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا غلط غلط ہے۔۔

....

سلطان کی منتیں ترلے کرنے پر وہ گھر لوٹ ہی آئی تھی۔۔ اس کا خود کا دل بھی سلطان کے بغیر نہیں لگتا تھا۔۔

ارسہ آج ہوسپٹل گئی تھی اس دن کے بعد فیروز کو فرصت ہی نہ آئی ۔۔آج چھٹی تھی سو وہ لوگ ہسپتال چلے گے۔۔

چیک اپ کے بعد ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد ارسہ کو رپورٹس مل گئی یں۔۔ وہ ڈاکٹر کو رپورٹس دکھانے لے گئی۔۔۔

دیکھیں ارسہ۔۔آپ کا ماں بننا کافی مشکل ہے۔۔شاید ماضی میں آپ پریگنینسی روکنے کی دوائی لیتی رہی ہیں جس ک سائیڈ ایفیکٹ کی وجہ سے آپ کے جسم میں کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔۔

ڈاکٹر نے اسے بتایا تو اس کا رنگ لمحے بھر کے لیے فق ہوا تھا۔۔ماضی کے مناظر آنکھوں کے سامنے لہرائے تو اس کی دھڑکنیں تیز ہو گئی یں۔۔

ج جی۔۔

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی اور اپنی رپورٹس شال کے نیچے چھپا کر ہوسپٹل سے نکل آئی۔۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟

فیروز نے اسے گم سم سب بائی یک پر بیٹھتے پوچھا۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ سب کچھ سہی ہے بس اللہ اگر چاہ تو اولاد دے دے۔۔

وہ خود کو نارمل کرتی بائی یک پر بیٹھ گ ئی۔۔

سارے راستے اس نے رپورٹس شال کے نیچے چھپا کر رکھیں گھر آتے ہی فیروز سے نظر بچا کر رپورٹس دراز میں رکھ کر اسے لاک کیا پھر سکون کا سانس لیا۔۔۔

....

حفصہ کیا ہو گیا ہے تم پہلے تو ایسی نہیں تھی اب کیا ہوا ہے۔۔

صبح ہی صبح حفصہ فرخندہ سے بد تمیزی کرنے لگ گ ئی تھی۔۔ سلطان اس رویے پر بہت پریشان تھا۔۔اس لیے پوچھ ہی لیا۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا بس مجھے علیحدہ کر دیں۔۔ان کے ساتھ رہنا مشکل ہے۔۔اوپر والا پورشن جو بند ہے مجھے وہاں شفٹ ہونا ہے۔۔

حفصہ نے سپاٹ تاثرات کے ساتھ اٹل لہجے میں کہا

واٹ دا ہیل حفصہ۔۔میں روز روز کے ان مسائل سے تنگ آ گیا ہوں۔۔

وہ دھاڑا تھا۔۔ حفصہ غصے سے اٹھی اور میز پر پڑا گلاس دیوار پر دے مارا۔۔

چلاؤ مت۔۔میں غلام نہیں ہوں کسی کی۔۔

وہ چیخ کر بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

سلطان ہکا بقا سا بس ٹوٹے ہوئے گلاس کو دیکھتا رہ گیا۔۔

---- ---- ----

حفصہ بس کرا ب۔۔۔پریشان مت ہو۔۔شوہر سے یوں ہی کام لیے جاتے ہیں۔۔ورنہ وہ کسی کی نہیں سنتے۔۔

حفصہ میکے آئی بیٹھی تھی اور رمزا پھر سے اس کے کانوں میں زہر انڈیل رہ تھی۔۔ رمزا کو اپنی بیٹی سے ہمدردی تھی۔۔وہ اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔وہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر اسے محبت دے ان کی زندگی میں کوئی تیسرا نہ آئے۔۔مگر وہ بھول گئی تھی کہ ہم زبردستی کسی کو پا

نہیں سکتے۔۔ وہ جانے انجانے میں حفصہ کو تباہ کر رہی تھیں۔۔ اور حفصہ جو نا سمجھ اور کم عمر تھی ماں کی ہر بات کو سہی سمجھتی تھی۔۔

حفصہ جیسی نجانے کتنی ہی لڑکیاں ماوں کی پٹیوں پر عمل کر کے اپنی ازدواجی زندگی برباد کر جاتی ہیں۔۔مائیں بھول جاتی ہیں کہ انہوں نے اپنے سسرال میں کیا کیا سہہ کر زندگی گزاری تھی۔۔وہ بھول جاتی ہیں کہ پتھر کو رگڑنے پر ہی وہ گول ہوتا ہے۔۔ہمارے نصیب میں جو ہے وہ اپنے وقت پر ملے گا جلد بازی کرنے سے وہ سب بھی ہم کھو دیں گے جو ہمارے پاس موجود ہے۔۔۔مائیں بیٹیوں کے بہتر مستقبل کے چکر میں ان کا آج اور کل دونوں تباہ کر جاتی ہیں۔۔

....

ابرار صاحب کو رمزا نے حفصہ کے حق میں تمام باتیں بتائی تھی۔۔انہوں نے رمزا کو سمجھایا کہ اسے سسرال میں اپنے طریقے سے رہنے دیں۔۔ شادی کے بات سو باتیں سننی پڑھتی ہیں۔۔ مگر رمزا نے بیٹی کے حق کے لیے انہیں اکسایا۔ سو وہ بھی بیٹی کی محبت میں اسی کا ساتھ دینے لگے۔۔حیدر ان سب چکروں سے بے خبر مریم کے سنگ مستقبل کے خواب سجا رہا تھا۔۔اس بات سے بے خبر کہ اکثر خواب پورے نہیں ہوتے۔۔

وہ لوگ ایک ہفتے بعد اوپر کے پورشن میں شفٹ ہو چکے تھے۔۔کچن کو اور واش روم کو تھوڑا سیٹ کروانا تھا۔۔جواد صاحب نے وہ سیٹ کروا دیا تھا۔۔نیچے کے پورشن کے داخلی دروازے سے کافی پرے سیڑھیاں تھیں جو کہ اوپر کے پورشن میں جاتی تھیں۔۔جواد صاحب نے دونوں بیٹوں کے لیے گھر تیار کروایا تھا مگر وہ اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں کو علیحدہ نہیں کرنا چاہتے تھے مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی تھی۔۔

اب تو حفصہ موسیٰ کو نیچے جانے ہی نہ دیتی۔۔فرخندہ پوتے کو دیکھنے کے لیے ترس ہی جاتی۔۔ موسیٰ چھ ماہ کا ہو چکا تھا۔۔اب وہ کرالنگ کر رہا تھا۔۔حفصہ ہر وقت بس اس کے پیچھے بھاگتی رہتی۔۔

آنٹی اسے سنبھالیں تنگ کر دیا ہے اس نے۔۔

آج صبح وہ کپڑے دھو رہی تھی مگر موسیٰ نے اتنا تنگ کیا کہ وہ غصے میں اسے فرخندہ کو سونپ کر چلی گئی۔۔پورا دن فرخندہ پوتے کو سینے سے لگائے پھرتی رہیں۔۔ارسہ جلتی کڑھتی رہ گئی۔۔ اس نے ذہن میں سارا منصوبہ تہہ کر لیا تھا بس صحیح وقت کا انتظار تھا۔۔۔ چھوٹی سی ڈور اسے کامیاب کر سکتی تھی۔۔اور وہ دن آ ہی گیا۔۔

حفصہ بس کر دو۔میرے پاس اتنا فضول پیسا نہیں ہے۔۔گھر کے حالات مشکل سے قابو آئے ہیں۔۔ اور تمہیں ہر وقت شاپنگ اور باہر کے کھانے کی پڑی رہتی ہے۔۔

سلطان غصے سے دھاڑا تھا۔۔ کل رات سے حفصہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔اس کی فرمائش تھی

کہ اسے سلطان باہر سے کھانا لا کر دے۔۔

اسی ضد میں اس نے رات کا کھانا بھی نہیں بنایا اور نہ ہی صبح ناشتہ بنایا۔۔ سلطان اسے منانے کی

کوشش کرتا ہی رہا۔۔اس کی اتنی گنجائش نہیں تھی کہ روزانہ وہ حفصہ کو باہر کے مہنگے کھانے

کھلاتا اور شاپنگ کرواتا رہتا۔۔اس ماہ اس پر بہت زیادہ پریشر تھا۔۔ گھر کا راشن بھی مشکل سے لایا

تھا۔۔

اب آفس جانے کے لیے کپڑے استری نہ دیکھ کر اس کی برداشت ختم ہوی تھی

چلاو مت میں نوکر نہیں ہوں۔۔ میری ضروریات پوری کرنا فرض ہے آپ کا۔۔ اگر میری

خواہشیں پوری نہیں کر سکتے تو بتادیں میں کچھ اور سوچ لوں۔۔

رمزا کی پڑھای ہوی پٹی اس نے خوبہو اس کے سامنے پڑی تھی۔۔اس کی آواز نیچے صحن میں بیٹھی

ارسہ اور فرخندہ تک گئی تھی۔۔ سلطان نے غصے سے ہاتھ اٹھایا اور حفصہ کا گال

لال کر دیا۔۔۔

بکواس مت کرو۔۔ دفع ہو جاو کمرے میں میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر مت نکلنا۔۔

سلطان نے غصے سے حفصہ کو کمرے میں بند کر دیا اور غصے سے موسیٰ کو اٹھا کر گھر سے نکل گیا۔۔

امی موسیٰ کو سنبھالیں۔۔میں آفس جا رہا ہوں۔۔

فرخندہ کی گود میں موسیٰ کو دیتے ہوئے وہ نکل گیا۔۔

....

مما مجھے کمرے میں بند کر دیا ہے۔۔میں کیا کروں اب۔۔؟؟

وہ روتے ہوئے رمزا کو بتا رہی تھی۔۔۔

اس کی اتنی ہمت کہ تجھے ہاتھ لگائے۔؟

بات کرتی ہوں تیرے باپ سے اسے چھوڑوں گی نہیں تو صبر کر۔۔۔

رمزا نے اسے تسلی دے کر کال کاٹ دی۔۔

سلطان آفس میں تھا جب اسے رمزا کی کال آئی ۔۔رمزا نے اسے خوب سنائی یں تھیں۔۔

اور فوراََ گھر جا کر حفصہ سے معافی مانگنے کا کہا تھا ورنہ ابرار کو سب بتا دینے کی دھمکی دی۔۔

سلطان خود بھی صبح والے رویے پر شرمندہ تھا۔۔اسے غصہ آگیا تھا۔۔اس نے جلدی سے آفس سے چھٹی لے لی اور گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔

--- ---

وہ روتے ہوئے وہیں سو چکی تھی۔۔۔ کسی نے ہولے سے کمرے کا لاک کھولا اور آہستہ سے چلتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑے اس کے موبائل کے پاس پہنچا۔۔ تیزی سے موبائل کھولا تو اس پر کسی قسم کا کوڈ نہیں لگا ہوا تھا۔۔ جلدی جلدی کچھ ٹائپ کر کے موبایل وہیں رکھا اور وہ وجود کمرے سے نکل گیا۔۔

چہرے پر کسی کے لمس سے اس کی آنکھ کھل گئی۔۔ رونے کے باعث آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی اس لیے لمحے بھر کو تو کچھ دکھائی ہی نہ دیا پھر یک دم وہ اچھل کر بیڈ سے اتر گئی۔۔

آصف۔۔۔اس کے منہ سے سرگوشی نکلی تھی۔۔۔

آصف نے مسکرا کر اسے دیکھا

کیا حال بنالیا ہے تم نے اپنا چلو میرے ساتھ رانی بنا کر رکھوں گا تمہیں اس ناقدرے انسان کے ساتھ کیوں رہ رہی ہو۔۔

آصف بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

دفع ہو جاو یہاں سے سمجھے۔۔مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔اپنی شکل گم کرو۔

وہ غصے سے بولی تو آصف نے گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا۔۔ پھر قدم قدم بڑھاتا اس کے بلکل قریب آنے لگا۔۔

حفصہ الٹے قدموں پیچھے چلنے لگی یک دم ہی وہ دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔

میری جان۔۔ میں تمہیں کہیں دور لے جاوں گا اس سب جھنجھٹوں سے دور

وہ خباثت سے مسکرایا۔۔ خوف سے حفصہ کا حلق خشک ہو گیا اس کے منہ سے لفظ تک نہ نکل سکے۔۔ وہ پتھرائی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے گھٹیا شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔

واٹ دا ہیل؟؟

سلطان کی دھاڑ پر حفصہ سہم کر ہوش میں آئی۔۔

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟

سلطان ہاتھ میں پکڑا گلاب کا پھول فرش پر پھینکتا آصف کا گریبان پکڑ کر بولا۔۔

اس نے بلایا تھا مجھے۔۔ یہ میری گرل فرینڈ ہے۔۔

آصف کے جواب پر سلطان کے ہاتھ ڈھیلے پڑے تھے جبکہ حفصہ کی آنکھیں پھٹنے کو تھیں۔۔

ہوش کرلے حیدر۔۔ میں نے وہاں بیٹی دی ہے۔۔اب وہاں سے بہولے آؤں انتہا کے گھٹیا

لوگ ہیں وہ۔۔

حیدر نے جب رمزا سے مریم کے لیے رشتے کی بات کی تو وہ بدک اٹھی۔۔

مما کیا ہوگیا ہے۔۔ مریم اچھی لڑکی ہے میں اسی سے شادی کروں گا۔۔

حیدر کا لہجہ اٹل تھا۔۔

میرے جیتے جی تو یہ نہیں ہو سکتا۔۔

رمزا نے تڑخ کر کہا۔۔انہیں حیدر پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔۔

میں آپ کے مرنے کا انتظار نہیں کر سکتا۔۔

حیدر ٹکا سا جواب دے کر اٹھ گیا جبکہ رمزا کنگ سی بیٹھی رہ گئی۔۔۔

وہاں جب مریم نے فرخندہ سے بات کی تو انہوں نے بھی صاف انکار کر دیا۔۔ مریم نے حیدر کو

بتایا تو وہ مزید پریشان ہو گیا۔۔

حیدر یہاں حفصہ بھابھی نے بہت تنگ کیا ہوا ہے اس وجہ سے امی نہیں مان رہیں ہیں۔۔تم بھابھی

کو سمجھاو ایسا نہ کریں صبح بھی بھائی سے لڑائی ہوئی ہے ان کی۔۔

مریم رونے والی ہوئی تھی۔۔

میں کچھ کرتا ہوں تم رونا مت ہمت رکھو۔۔

حیدر نے اسے تسلی تو دی مگر وہ خود پریشان تھا۔۔حفصہ کے رویے میں اچانک یہ تبدیلی عجیب تھی وہ ایسی نہیں تھی۔۔لڑنا جھگڑنا اسے ناپسند تھا۔۔

حیدر لگتا ہے کوی گڑبڑ ہے بھای بھابھی پھر سے شروع ہو گے ہیں۔۔

مریم کی بوکھلای ہوی آواز سنای دی اور پھر فون کٹ گیا۔۔حیدر کی ہوائی یاں ہی اڑ گ ئی۔۔اب ایک ن ئی پریشانی۔۔۔

----- ----

یہ جھوٹ بول رہا ہے سلطان۔۔میں نے اسے نہیں بلایا۔۔

حفصہ نے لڑکھڑاتے لہجے میں اپنی صفای پیش کی۔۔

حفصہ اس سے کیوں ڈر رہی ہو۔۔میں ہوں نا۔ چلو یہاں سے پلیز۔۔

آصف نے حفصہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر اس نے جھٹک دیا۔۔سلطان ضبط سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔

دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان۔۔۔دور رہو۔۔۔

وہ چیخی تھی۔۔

شور سن کر سب لوگ بھاگے ہوئے وہاں پہنچے آگے کے منظر نے سب کو ساکت کر دیا۔۔

حفصہ یہ سچ ہے؟ تم نے بلایا اسے۔؟ جانتی ہو اسے؟

سلطان نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔۔

یہ یہ جھوٹ ہے۔۔ میں نے نہیں بلایا اسے۔۔

حفصہ بھاگ کر سلطان کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

جانتی ہو اسے؟

سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

ن نہیں۔۔

خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے جواب دیا تو سلطان نے آصف کی طرف دیکھا۔۔

اسی نے بلایا ہے مجھے یہ دیکھو مسج اس کا۔۔

آصف نے موبائل سامنے کرتے ہوئے انتہای مکاری سے کہا۔۔

دروازے پر کھڑی ارسہ اور باقی سب لوگ بلکل خاموش تھے۔۔

موبائل پر حفصہ کے نمبر سے واضح مسج لکھا تھا۔۔

"سلطان نے مجھے کمرے میں لاک کر دیا ہے پلیز مجھے لے جاو یہاں سے میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی"

مسج پڑھتے ہی سلطان تیزی سے حفصہ کے موبائل کی جانب بڑھا۔۔ کھول کر دیکھا تو واقعی مسج کیا گیا تھا۔۔۔

نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔

حفصہ چیخ چیخ کر اپنی سچائی بتا رہی تھی مگر سب چپ تھے۔۔ فیروز نے سلطان کو کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔

سلطان تھوڑا صبر رکھ دیکھ غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے نا۔۔

فیروز اسے سمجھانے لگا مگر وہ بس یک ٹک زمین کو گھورے جا رہا تھا۔۔

فرخندہ موسیٰ کو اٹھائے چپ چاپ ایک کونے میں کھڑی تھی۔۔ جواد صاحب گھر پر موجود ہی نہیں تھے جبکہ مریم منہ پر ہاتھ رکھے آصف کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ جانتی تھی اسے۔۔ ہاں وہ آصف تھا ارسہ کا سابقہ محبوب۔۔

وہ سکتے کی کیفیت میں بس اسے گیٹ سے نکلتا دیکھ رہی تھی۔۔ ہوش تو تب آیا جب سلطان حفصہ کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا۔۔۔

دفع ہو جاو میرے گھر سے۔۔آج کے بعد شکل مت دکھانا۔۔

سلطان کے دماغ میں حفصہ کی صبح والی بات گردش کر رہی تھی۔۔

اگر آپ سے میری خواہشیں پوری نہیں ہوتی تو بتا دیں میں کچھ اور سوچوں

اس نے کچھ اور سوچ ہی لیا تھا۔۔کیا سچ میں حفصہ نے اسے دھوکہ دے دیا تھا۔۔۔

وہ گیٹ سے باہر کرتا دروازہ بند کر گیا۔۔۔حفصہ گیٹ پیٹتی رہ گ ئی۔۔ فیروز نے سلطان کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ بے بس ہو گیا۔۔فرخندہ موسیٰ کو سینے میں بینچے کمرے میں چلی گ ئی یں۔۔

اسے آئے دو دن ہو چکے تھے۔۔ اس دن فیروز موسیٰ سمیت اسے میکے چھوڑ گیا تھا۔۔رمزا نے جب ساری بات سنی تو کافی پریشان ہو گ ئی یں کیوں کہ ابرار کو آصف کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا اگر انہیں اس بارے میں علم ہو جاتا تو وہ رمزا سمیت حفصہ کی بھی چمڑی اتار دیتے۔۔رمزا نے حفصہ کو تسلی دی اور سلطان سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ کوی کال اٹھاتا اور نہ ہی گھر ہوتا نجانے وہ آجکل کہاں تھا سب ہی پریشان ہو چکے تھے۔۔ارسہ کو آصف علیحدہ ٹارچر کر رہا تھا۔۔

اب کیا ہو گیا ہے آپی۔۔اچھا بھلا تو سب ہو گیا ہے بس سلطان چند دن پریشان ہو گا پھر اسے طلاق دے دے گا۔۔

زرقا خوشی سے چھ چھ فٹ اچھل رہی تھی۔۔

زرقا آصف مجھے بلیک میل کر رہا ہے۔۔

ارسہ سخت پریشان نظر آرہی تھی۔۔

کیا مطلب۔۔پیسے دیے تو ہیں آپ نے اب کیا چاہیے۔۔

زرقا بھی حیران ہوی۔۔

وہ وہ مجھے ہوٹل میں بلا رہا ہے خود کی ہوس مٹ گئی ہے اب اب اپنے دوستوں کو بھی۔۔۔

اتنا بول کر وہ خاموش ہو گئی۔۔زرقا اس کی بات سمجھ گئی۔

آپی یہ تو مسلہ ہے اب کیا کریں۔۔؟

وہ بھی اب پریشان ہو گئی۔۔

ایک بار چلی جاتی ہوں ورنہ وہ فیروز کو سب بتا دے گا اس کے پاس میرے فون کالز کی ریکارڈنگ ہے۔۔۔

ارسہ کی بات سن کر زر قا کا بھی حلق خشک ہو گیا۔۔۔

آپی اگر اس نے ریکارڈنگز لیک کر دیں ت تو ہمیں جیل ہو جائے گی؟

زر قا کو معاملے کی سنگینی کا اب اندازہ ہوا تھا۔۔ارسہ نے اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلایا۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔

وہ ماتھے سے پسینہ صاف کرتے بولی۔

دوپہر کا وقت تھا۔۔وہ کمرے میں بستر پر نڈھال سی پڑی تھی۔۔موسیٰ سو چکا تھا۔۔ دروازے پر دستک سے وہ چونکی۔۔سیدھی ہو کر بیٹھی وہ حیدر تھا۔۔دو دن سے مصروف ہونے کی وجہ سے ان کی ملاقات نہں ہوی تھی حفصہ ویسے بھی کمرے میں ہی رہتی تھی۔۔۔

آپی سب خیریت ہے نا۔۔ وہ اس کے روے چہرے کو دیکھتے اس کے پاس بیٹھ کر بولا۔۔

نہیں حیدر سب تباہ ہو گیا۔۔

وہ بھای کے کندھے پر سر رکھ کر رو دی۔۔

ہوا کیا ہے آپی مجھے پوری بات بتائی یں ۔۔

وہ بہن کو دلاسہ دیتے پریشانی سے بولا۔۔

سلطان نے گھر سے نکال دیا مجھے۔۔انہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔

وہ روتی ہوی سب بتاتی چلی گ ئی۔۔

آپ اس لڑکے کو جانتی ہیں کیا؟

حیدر نے پوری بات سننے کے بعد بولا تو حفصہ لمحے بھر کو چپ رہ گ ئی۔۔

ہاں۔۔وہ آصف ہے۔۔۔ کچھ سوچتے ہوے حفصہ نے اسے سب کچھ بتادیا۔۔

اتنی بڑی بات مجھ سے چھپای آپ نے؟؟ آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں اس لڑکے کی خوب پھینٹی لگاتا جیسے اس سلمان کی ٹانگیں توڑی ہیں۔۔۔

حیدر نے پہلے حیرت اور غصے سے کہا پھر فخر سے گردن اکڑا کر کہا تو حفصہ چونکی

کون سلمان؟ حفصہ کو سمجھ نہ آئی وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔

وہی سلمان جو آپ کو تنگ کرتا تھا۔۔مریم نے بتایا تھا مجھے اس نے ایک مرتبہ سلمان کو آپ سے بدتمیزی کرتے دیکھا تھا جب مجھے پتا چلا تو میں نے اس کی خود پٹائی کی پھر پولیس کے حوالے کر دیا..رہا ہو گیا ہے مگر دوبارہ آپ کو تنگ نہیں کرے گا۔۔

اس کے تفصیلی جواب پر حفصہ حیران رہ گ ئی۔۔ مطلب اسی لیے سلمان اتنے عرصے سے اسے دکھا نہیں تھا۔۔

حیدر واقعی؟؟ وہ اب تک یقین نہ کر سکی تھی۔۔

ہاں سچ میں۔۔۔ میرے ہوتے ہوے آپ کو کوئی تنگ کرے ایسا ہو سکتا ہے کیا؟؟

حیدر نے فرضی کالر جھاڑے تو حفصہ دیکھ کر رہ گ ئی۔۔ وہ اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ اس کی حفاظت کرتا۔۔۔ ہاں بھای بڑے ہوں یا چھوٹے بہنوں کی خاطر لڑ مر جاتے ہیں یہی تو بھائیوں کی خاصیت ہے۔۔

حیدر۔۔۔ میں کیا کروں کیسے سلطان کو یقین دلاوں۔۔؟

وہ کچھ دیر چپ رہنے کے بعد بے بسی سے گویا ہوئی۔۔

آپی آپ فکر نہ کریں بس اتنا بتائیں کہ آپ علیحدہ کیوں ہوئیں۔۔؟

حیدر نے اپنے دل میں کھٹکتا سوال پوچھ ہی لیا۔۔۔ اس کی بہن آخر اتنی جھگڑالو اور بد تمیز کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟

بس یوں ہی۔۔۔ ارسہ بھابھی تنگ کرتی تھی سو علیحدہ ہونا پڑا۔۔

حفصہ نے بہانہ بنایا مگر وہ مطم ئن نا ہوا۔۔۔

مجھ سے کچھ مت چھپائیے گا آپی۔۔

حیدر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے کہا۔۔

مما نے کہا تھا کہ علیحدہ ہو جاو۔۔

ایک گہری سانس لے کر وہ بولی تو حیدر نے سر ہلایا۔۔۔ مطلب اس کا شک سہی تھا۔۔۔

مجھے پہلے ہی شک تھا کہ یہ جو مما ہر وقت کسی کو پٹیاں پڑھاتی ہیں وہ آپ ہی ہوں گی۔۔

وہ اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیر کر سر ہلاتے ہوے بولا۔۔۔

کیا مطلب؟

حفصہ حیران ہوی تھی۔۔

آپی آپ سمجھدار ہیں خود سوچیں وہ آپ کا سسرال ہے وہاں آپ نے رہنا ہے وہاں کے لوگ اتنے برے بھی نہیں ہیں۔۔ ان سے لڑ جھگڑ کر کیا ملے گا اور جہاں تک میرا خیال ہے آپ کی اور سلطان بھای کی لڑای چل رہ تھی یہی وجہ ہے کہ سلطان بھای نے آپ کی بات سنی ہی نہیں اور گھر سے نکال دیا۔۔ ورنہ وہ تو آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔

حیدر اسے گم سم سا چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا۔۔ واقعی غلطی تو اسی کی تھی۔۔ اپنا رشتہ اتنا کمزور کر دیا تھا کہ کوی بھی تیسرا اسے توڑ سکتا تھا۔۔۔

......

حفصہ موسیٰ نے بیڈ پر پیشاب کر دیا ہے کدھر دھیان ہوتا ہے تمہارا۔۔

رمزا جھنجھلاتی ہوی بولی تو وہ کچن سے بھاگ کر کمرے میں آئی۔۔۔سارا میٹرس گیلا ہو چکا تھا۔۔جلدی سے اسے چھت پر سوکھنے پھیلایا اور کچن میں گھس گ ئی۔۔

مما آپ موسیٰ کو پکڑیں میں برتن دھولوں۔۔

وہ موسیٰ کو آگے کرتی بولی تو رمزا نے اسے گھورا۔۔

میری کمر دکھ رہی ہے بہت۔۔اور یہ تنگ کرتا ہے بہت مجھ سے سنبھالنے نہیں ہو گا۔۔

حفصہ موسی کو لیے کچن میں آگ ئی۔ جیسے تیسے مشکل سے برتن دھوے اور پھر موسیٰ کو سلا کر باہر آ گ ئی۔۔

دیکھ حفصہ بیٹیاں اپنے گھر ہی اچھی لگتی ہیں کسی طرح سلطان کو منالے اور اپنے سسرال چلی جا ایک ہفتہ ہو گیا ہے تجھے یہاں۔۔ابرار بھی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ سب خیریت ہے حفصہ اتنے دن کیوں رکی ہوی ہے۔۔

رمزا چاے پیتے ہوے پیار سے بولیں۔۔

مما آپ کو پتا تو ہے کہ ان کا نمبر مسلسل بند ہے مریم کو کال کی تھی میں نے مگر اس سے پتا چلا ہے کہ وہ گھر بھی بہت کم آتے ہیں جب آتے ہیں تو کسی سے بات بھی نہیں کرتے ہیں۔۔

حفصہ کی آواز رندھی ہوی تھی۔۔۔سلطان کے بغیر رہنا اس کے لیے بھی مشکل تھا مگر کس منہ سے جاتی اس گھر میں۔۔

حفصہ سیدھی سی بات ہے آجکل تیرے ابا کے مالی حالات بہت خراب ہیں مشکل سے ہی اپنا گزارا ہوتا ہے اوپر سے تیرے اور بچے کے خرچے۔۔بہت مشکل ہے۔۔۔

ان کا لہجہ بدلا سا لگ رہا تھا۔۔ اور پھر یہ معمول بن گیا۔۔۔رمزا بات بے بات اسے طنز کرنے لگتیں۔۔ابرار کو بھی کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی اس دن انہوں نے اسے کمرے میں بلا کر پوچھا تو وہ چپ رہ گ ئی۔۔

کچھ نہیں بابا سلطان کام کے سلسلے میں گھر نہیں ہوتے اور مجھے بھی موسیٰ تنگ کرتا ہے اس لیے یہاں رہنے کا دل ہے جب من ہوا تو واپس لوٹ جاوں گی۔۔

اس نے انہیں مطم ئن کر دیا مگر رمزا ۔۔۔۔؟؟

سلطان کو سو بار کال ملای مگر نمبر ہمیشہ بند۔۔حیدر بارہا گھر گیا مگر سلطان ندارد اور گھر والے بس خاموش ہی تھے۔۔

حیدر سلطان بھائی نے گھر میں سب کو دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر بھابھی واپس گھر آئی یں تو وہ کبھی واپس نہیں آئی یں گے۔۔۔

مریم نے فون پر حیدر پر نیا انکشاف کیا۔۔

مگر ایک بار وہ پوری بات سن تو لیں آخر۔۔

حیدر زچ ہو گیا۔۔

وہ اس بارے میں بات ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔۔ نجانے کیا ہو گیا ہے؟

مریم بھی پریشان تھی۔۔

اگلی بار جب بھی سلطان بھای گھر لوٹے مجھے مسج کر دینا ٹھیک ہے۔۔۔

اس نے ہدایت دی تو مریم نے ہمم کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

گھر سے بہانہ بنا کر وہ آصف کے بتاے ہوے ہوٹل پہنچ گ ئی تھی۔۔ وہاں پہلے ہی آصف سمیت دو لڑکے اس کے انتظار میں تھے۔۔وہ گناہ کی دلدل میں دھنسی ہوی ایک اور گناہ کر بیٹھی۔۔بنا کسی کو بھنک لگے وہ لوٹ کر بھی آ گ ئی۔مگر وہ اپنے آنے والے وقت سے انجان خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی۔۔۔

حفصہ کچھ عقل ہے تم میں۔۔۔ کپڑوں کا ڈھیر تم نے صوفے پر پھینکا ہوا ہے۔۔ موسیٰ نے سارے کپڑے فرش پر ڈھیر کیے ہوے ہیں۔۔ انتہا کی سست ہو تم۔۔

رمزا کے چیخنے پر وہ بخار میں تپتا جسم گھسیٹتی ہوی باہر نکلی۔۔ موسیٰ نے کپڑوں کا الگ ہی لنڈا کھولا ہوا تھا۔

مما تھک گ ئی تھی بہت ذرا کمر سیدھی کر لیتی پھر استری کر دوں گی۔۔

وہ کراہتی ہوی اپنی صفای پیش کرنے لگی۔۔

ایسا کون سا پہاڑ سر پر اٹھالیا ہے تم نے جو تھک گ ئی تھی۔۔ کام کاج تو کچھ ہے نہیں بس سستی چڑھی ہوی ہے۔۔

وہ بکتی جھکتی نکل گ ئی۔۔ جبکہ حفصہ چپ رہ گ ئی۔۔

صبح پانچ بجے اٹھ کر ابرار صاحب کو ناشتہ دینا ہوتا کیوں کہ انہوں نے جلدی آفس جانا ہے۔۔ پھر چھ بجے تک صفائی یاں کرتی اس کے بعد حیدر اور رمزا کا ناشتہ پھر برتن دھونا۔۔ موسیٰ کی طرف کچھ وقت گزر جاتا پھر اسے بازو سے لٹکاے ہی دن کا کھانا برتن دھونا چاے بنایا پھر رات کا کھانا برتن اور چاے وغیرہ۔۔۔ سب کام موسیٰ کو اٹھاے ہی کرنا

پڑتا۔۔وہ اب کرالنگ کرتا تھا اس لیے ہر وقت کوی نہ کوی کارنامہ کرنے لگا ہوتا۔۔ کبھی برتن گرانا کبھی سوئچ بورڈ میں انگلی دے دینا کبھی کہاں کبھی کہاں۔۔رمزا سے تو نواسہ بھی نہیں سنبھالا جاتا تھا کیوں کہ اسے سنبھالنا ان کے بس سے باہر تھا۔۔

آج تو کپڑوں کا ڈھیر بھی دھویا۔۔اس سب میں وہ خود کو نظرانداز کر چکی تھی ہر وقت رونے سے اور کھانا کھانے کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئی تھی سلطان کے بغیر جینے کا تصور ہی محال تھا۔۔کئی بار واپس لوٹنے کا سوچا مگر حیدر ہمیشہ روک لیتا۔۔۔وہ سلطان سے خود بات کرنا چاہتا تھا اس لیے اسے روکے رکھا۔۔۔

پوری رات بخار میں تپتی رہی سو بھی نہ سکی تھی۔۔۔ صبح کچھ دیر سے اٹھی تو رمزا کو غصہ چڑھا ہوا تھا۔۔۔

تم سسرال میں بھی ایسے ہی سستی کرتی ہو گی اسی لیے وہ لوگ تمہیں برداشت نہ کر سکے۔۔

ان کا دیا طنز حفصہ کا دل چیر گیا۔۔۔یہ وہی ماں تھی جو اسے حق کے لیے لڑنے کا کہہ کر سسرال والوں سے جھگڑنے پر مجبور کرتی تھی اب جب وہ مشکل میں تھی تو ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

مما میری طبیعت خراب تھی۔۔

وہ بمشکل اتنا ہی بول پائی۔۔

طبیعت خراب نہیں تھی سستی ہے اور کچھ نہیں۔۔ میں تو کہتی ہوں اپنا بوریا بستر باندھو اور خدارا جاو یہاں سے۔۔ بیٹیاں اپنے گھر میں ہی اچھی لگتی ہیں۔۔

وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر باقاعدہ منت کرنے پر آئی، تھیں۔۔۔

حفصہ کو بے اختیار ماں کا وہ جملہ یاد آیا۔۔۔

"بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں۔۔ اگر سلطان نے اونچی آواز میں بات بھی کی تو میرے پاس آجانا ۔۔ اپنی اتنی لاڈلی بیٹی میں نے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے تو نہیں پالی۔۔"

وہ بس چپ سی اپنی ماں کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔ اس کی ماں نے تو یک دم بازی پلٹ دی تھی۔۔

.

......

وہ موسیٰ کو سلا کر باہر آئی تو محلے کی عورت رمزا کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی وہ بھی سلام کر کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔

تم دونوں باتیں کرو میں آتی ہوں۔۔۔

رمزاایکسیکیوز کرتی وہاں سے اٹھ گ ئی۔۔

حفصہ سنا ہے میاں سے ناراض ہو کر آئی، ہو خیر ہے نا۔۔

اس عورت نے حفصہ کو دیکھتے ہوے پوچھا

کس نے کہا کہ ناراض ہوں۔۔اپنے ماں باپ کے گھر ہوں ضروری نہیں یہاں آنے کے لیے شوہر سے لڑنا پڑے۔۔

حفصہ کو اس کی بات بری لگی تھی مگر لہجہ قابل قدر نرم ہی رکھا۔۔

دیکھو حفصہ میں تمہیں اپنی بیٹی جیسی سمجھتی ہوں۔۔تمہارے ماں نے اس عمر میں تمہاری شادی کروادی ظاہر ہے ایسی شادیاں چلتی نہیں ہیں۔۔

وہ عورت مزید فری ہو رہی تھی۔۔

دیکھیں آنٹی۔۔میں بہت خوش ہوں اپنے گھر میں۔۔آپ ٹینشن نہ لیں۔۔

حفصہ خود کو کچھ غلط کہنے سے روکے ہوے تھی۔۔ورنہ دل چاہ رہا تھا اس آسی کلو کی آنٹی کو لات مار کے گھر سے نکال دے۔۔

خفامت ہونا مگر اس عمر میں پسند بدلتی رہتی ہے کیا معلوم تمہارے شوہر کو کوی اور پسند آگ ئی ہو یا پھر تمہارا ہی کہیں اور ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جملہ پورا کرتی حفصہ اٹھ کھڑی ہوی۔۔

خبردار جواب کوی اور بکواس کی۔۔منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔

وہ چیخی تھی۔۔۔

چلاو مت لڑکی۔۔ہم سب ہی جانتے ہیں کہ تمہارا کس لڑکے کے ساتھ چکر تھا اس لیے شوہر نے گھر سے نکال دیا ہے تمہیں۔۔

وہ عورت بھی کھڑی ہو کر چلای تھی۔۔۔

رمزا بھی شور سن کر بھاگی ہوئی باہر آئی۔۔

زبان کو لگام دو۔۔نکل جاو میرے گھر سے سمجھی۔۔شرم نہیں آتی الزام لگاتے ہوے۔۔

حفصہ نے غصے سے چلا کر کہا

رمزا اپنی بیٹی کو قابو میں رکھو اسی لیے سسرال میں ٹک نہیں سکی یہ۔۔۔

جاتے جاتے وہ رمزا کو مشورہ دینا نہ بھولی۔۔۔

حفصہ کیا مسلہ ہے؟

رمزا حفصہ پر پھٹ پڑی۔۔۔حیدر جو بالکنی سے سارا تماشہ دیکھ چکا تھا وہ بھی نیچے آ گیا۔۔۔

مماد یکھا وہ عورت مجھ پر الزام لگا رہی تھی۔۔

حفصہ روتے ہوئے ماں سے بولی۔۔

غلط کیا کہا اس نے؟؟ سہی کہہ رہی ہے جو۔۔۔اتنی لمبی زبان کے ساتھ تمہیں کون برداشت کرے گا۔۔۔اور کس نے کہا تھا یاریاں لگانے کا اب بھگتو۔۔۔

رمزا سن کھڑی حفصہ پر قہر برساتی بولیں۔۔۔

مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔

حفصہ حیرت سے کنگ اس اتنا ہی بول پای۔۔

حیدر جو ضبط کیے کھڑا تھا ماں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔

بس کر دیں مما۔۔آپی کی زندگی برباد کر کے سکون نہیں ہے آپ کو؟اگر خدانخواستہ سلطان بھائی انہیں طلاق دے دیتے تو کیا کرتیں آپ؟؟

حیدر دھاڑا تھا۔۔طلاق کے نام پر حفصہ نے دہل کر اسے دیکھا

اسے بولو اپنے گھر چلی جاے اور شوہر کو خوش رکھے۔۔طلاق کا دھبہ لگا کر ہمیں مزید بدنام مت کرے۔۔

رمزا غصے سے پھنکارتی ہوی اندر چلی گ ئی یں۔۔۔ حفصہ وہیں ڈھے سی گ ئی۔۔ کیا یہ اس کی وہی ماں تھی ؟؟ کیا واقعی شادی کے بعد مائی یں بیٹیوں کو برداشت نہیں کر پاتیں۔۔

دروازے پر کھڑے ابرار صاحب الٹے قدموں واپس لوٹ گے۔۔۔ایک کڑوا سچ آج انہیں پتا چلا تھا۔۔شدید غصے کی لہران کے اندر دوڑ گ ئی تھی اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ کچھ کر بیٹھیں سو گھر سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔۔

چلیں آپی تیار ہو جائی یں ہم چلیں۔۔۔

حیدر نے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے کہا تو وہ جلدی سے موسیٰ کو گود میں لیے اس کے پیچھے ہو لی۔۔ صبح سے حیدر نے اسے واپس گھر لے جانے کا کہا تھا۔۔رمزا سے بنا کچھ بات کیے وہ گھر سے نکل گ ئی۔۔ابرار صاحب اب تک گھر نہیں لوٹے تھے۔۔

ابرار۔۔۔۔۔؟

گھر میں داخل ہوتے ہی سر جھکائے شکستہ سے صوفے پر بیٹھے ابرار پر اس کی نظر پڑی تو وہ رو پڑی۔۔

ابرار تیزی سے اٹھا اور موسیٰ کو اس سے لے کر سینے سے لگا لیا۔۔حفصہ نے اسے غور سے دیکھا ۔۔وہ بلکل کمزور ہو چکا تھا بکھرے بال بگڑا ہوا حلیہ۔۔بے اختیار اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیر آ۔۔اس کی وجہ سے اس کے شوہر کی یہ حالت تھی۔۔

ابرار حفصہ کو دیکھے بنا موسیٰ کو لیے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔۔فرخندہ اور مریم بھی موسیٰ کو پیار کرنے لگیں۔۔سب لوگ لاونج میں بیٹھے تھے۔۔۔حیدر حفصہ کو لیے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

مریم آکر حفصہ کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارسہ ایک طرف کھڑی بے زارگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔

کیوں لائے ہو اسے یہاں۔۔؟

ابرار نے حیدر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

یہ گھر ہے ان کا اسی لیے لایا ہوں۔۔۔

حیدر نے مسکرا کر کہا۔۔

اس گھر کے مردوں پر تف ہے۔۔ شرم آن چاہیے تھی آپ لوگوں کو۔۔ایک لڑکی کو عزت سے بیاہ کر لاتے ہیں پھر اس کے ساتھ نوکرانیوں سے بھی بدتر سلوگ کرتے ہیں؟؟

حیدر یک دم ہی سنجیدگی سے بولنا شروع ہوا۔۔سب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیا لگا تھا میری بہن لاوارث ہے؟؟

وہ اب سلطان سے مخاطب تھا۔۔

ایک بار اس سے پوچھا ہوتا کہ اس کی سنی ہوتی۔۔ بنا کچھ سوچے گھر سے ہی نکال دیا۔۔

وہ دبے دبے جوش سے بول رہا تھا۔۔

تمہاری بہن نے دھوکہ دیا ہے مجھے۔۔۔

سلطان نے غصے سے کہا تو حیدر طنزیہ مسکرا دیا۔۔

اچھا؟؟ کیا دھوکہ دیا ہے؟؟ آپ نے دیکھا کہ میری بہن نے اس لڑکے کو بلایا تھا؟ نہیں نا۔۔ عین وقت پر جا کر آپ نے ایک غیر لڑکے پر بھروسہ کر لیا اپنی بیوی پر یقین نہ کیا؟

اس کا لہجہ تمسخرانہ تھا۔۔

اس سے پوچھا تھا میں نے۔۔ کہ وہ جانتی ہے یا نہیں اسے مگر یہ صاف مکر گئی۔۔۔

سلطان نے حفصہ کو آگ اگلتی نظروں سے دیکھ کر کہا وہ لمحے بھر کو خوفزدہ ہو گئی۔۔

یہ کیوں جانتی ہو گی اس لڑکے کو؟؟

چلو مان لیا ماضی میں کچھ تھا مگر اب تو نہیں ہے نا؟

حیدر پھر بولا۔۔

لیکن اس نے مجھ سے جھوٹ کیوں کہا کہ اسے جانتی نہیں ہے حالانکہ میں جانتا تھا کہ حفصہ کا آصف کے ساتھ ماضی میں تعلق رہا ہے لیکن میں نے کبھی اس سے پوچھا تک نہیں۔۔

سلطان نے نیا انکشاف کیا حفصہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔حیدر بھی حیران ہوا۔۔

یہ آپ کا آپسی معاملہ ہے ہم صرف وہ بتانا چاہتے ہیں جو زیادہ ضروری ہے۔۔

حیدر گہری سانس لے کر بولا۔۔

موسیٰ دادی کی گود میں سو گیا تھا مریم اسے لے کر کمرے میں چھوڑ آئی۔۔ حیدر نے موبائل فون نکال کر ریکارڈنگز سامنے رکھ دیں۔۔

جوں جوں سب سنتے گے ارسہ کا چہرہ فق ہوتا چلا گیا۔۔ فیروز سمیت سب ہی غصے سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔ریکارڈنگز میں وضح پتا چل رہا تھا کہ ارسہ آصف کو حفصہ کے بارے میں ہر بات بتا رہی ہے۔۔اس دن آصف حفصہ کو اپنے ساتھ لے جانے آیا تھا۔۔پلین کے مطابق حفصہ کو داغدار کر کے اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر ڈالنی تھی مگر سلطان عین وقت پر پہنچ گیا۔۔

یہ سب مجھے آصف نے ہی بھیجے ہیں۔۔اس قسم کے لوگ کسی کے نہیں ہوتے۔۔

حیدر نے ارسہ کو مخاطب کر کے کہا۔۔

فیروز غصے سے اٹھا اور پے در پے ارسہ کے منہ پر تھپڑ دے مارے۔۔ جواد صاحب نے اسے روک کر ایک طرف کیا۔۔

یہ جھوٹ ہے فیروز میرا یقین کریں۔۔

ارسہ روتی ہوی فیروز کے پیروں میں گر گئی۔۔

یہ دیکھیں ایک اور مصیبت۔۔۔

مریم کی حیرت زدہ سی آواز پر سب چونکے۔۔

مریم نے موبائل فون آگے کرتے ہوے بولی۔۔اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔۔

وہ ویڈیو تھی جس میں ارسہ دو تین لڑکوں کے ساتھ باری باری غلط کام میں مگن تھی لڑکوں کے چہروں پر اسٹیکر لگا تھا مگر ارسہ کا چہرہ بلکل واضع تھا۔۔وڈیو سے صاف پتا چل رہا تھا کہ ارسہ اپنی مرضی سے یہ سب کر رہی ہے۔۔

سب ساکت سے رہ گے۔۔فرخندہ نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا۔۔

ارسہ یہ کیا کیا؟ یہ کیا کیا تونے۔۔۔ہماری عزت خاک کر دی۔۔۔ہائے اللہ۔۔

وہ روتی پیٹتی ارسہ پر برس پڑیں۔۔اسے دو تین تھپڑ لگا کر وہیں ڈھے سی گئی۔۔۔

سلطان کب سے سکتے کی کیفیت میں بیٹھا تھا۔۔جواض صاحب اور فیروز ڈھیلے ہو کر صوفے پر ڈھے گے۔۔ حفصہ اور حیدر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گے۔۔۔یہ سب کیا تھا۔۔۔

ارسہ رو رو کر سب سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

معاف کر دیں۔۔ غلطی ہو گئی۔۔معبف کر دو۔۔۔اللہ جی میں لٹ گئی۔۔

یک دم ہی فیروز اٹھا اور ارسہ کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا۔۔۔

حرافہ ۔۔میری نرمی اور محبت کا یہ فائدہ اٹھایا تو نے؟ دفع ہو جا یہاں سے۔۔

وہ اسے گھسیٹتے ہوے باہر لے گیا۔کسی نے کچھ نہ کہا نہ ہی اسے روکا۔۔جواد صاحب اس پوری کاروای میں بس خاموش تماشای بنے بیٹھے تھے۔۔انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔

وہ۔شرمندگی کے گڑھے میں اتر گے تھے۔۔لوگ تھو تھو کریں گے ان پر۔۔

فیروز ایک بار بات سنو۔۔خدا کے لیے معاف کر دونا۔۔

ارسہ اس کے پیروں سے لپٹ گئی۔۔ مگر فیروز نے اسے جھٹک دیا۔۔۔

کیا مانگا تم سے میں نے ارسہ۔۔۔ہر خواہش پوری کی سب کچھ دیا۔۔لیکن تم نے میرا حق کسی اور کو دے دیا۔۔۔؟؟ کیوں؟؟

فیروز کے لہجے میں کرب تھا۔۔ارسہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

فیروز آخری بار معاف کر دو میں مر جاوں گی تمہارے بغیر۔۔ محبت کرتی ہوں تم سے۔۔

ارسہ روتی رہی مگر فیروز کا دل نرم نہ ہوا۔۔اسے گھسیٹ کر گیٹ سے باہر پھینکا۔۔۔

اس دن تمہاری وجہ سے حفصہ بے گھر ہوی تھی نا آج تم بے گھر ہو رہی ہو وہ بھی ہمیشہ کے لیۓ۔۔

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا۔۔

تین حرف بول کر دروازہ اس کے منہ پر بند کر گیا۔۔۔ارسہ ساکت سی بس بند دروازے کو گھورنے لگی۔۔۔اس انجام بہت بھیانک تھا مرے قدموں سے چلتی ہوی وہ سڑک کے بیچ کھڑی ہو گئ۔۔اس نے غلط کیا تھا گناہ کیا تھا اور اس کی سزا اسے مل چکی تھی۔۔۔

ایک زوردار چیخ کے ساتھ سامنے سے آتے ٹرک نے ایک پل میں اس کے چیتھڑے اڑا دیے تھے۔۔

لوگوں کا ہجوم وہاں اکھٹا ہونا شروع ہو گیا۔۔

.....

آصف جیل میں تھا۔۔ارسہ کی موت سے آسیہ اور زرقا کو شدید صدمہ پہنچا تھاوہ چیخ چیخ کر روتی تھ ئی۔۔اپنے گناہ کا اتنا برا انجام ان کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

فیروز کچھ دیر تک تو سکتے میں رہا۔۔غصے میں اس نے کیا کر دیا تھاوہ سمجھ نہ سکا اسے ارسہ سے محبت تھی بے انتہا محبت مگر۔۔وہ بے وفائی اور خیانت برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

سلطان حفصہ سے کھچا کھچا رہتا تھا حفصہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب کیا مسلہ ہے؟۔۔

سلطان ؟۔۔آپ مجھ سے اب تک خفا ہیں۔۔۔

اس نے اسے بازو سے پکڑ کر کہا

تم نے جھوٹ کیوں کہا کہ تم آصف کو نہیں جانتی۔۔

اس کی سوئی وہیں اٹکی ہوی تھی۔

میں ڈر گ ئی تھی ۔۔ کہ کہیں آپ غلط نہ سمجھ لیں۔۔۔ وہاں سب تھے ان کے سامنے میں کیا بتاتی؟

حفصہ نے رندھے ہوے لہجے میں کہا

مجھے فون نہیں کیا۔۔تم لوٹ کر کیوں نہیں آئی۔۔

سلطان اسے بغور دیکھ کر سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔

پتا نہیں ؟۔۔ ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔ میں نے بہت کوشش کی مگر آپ نے سب دروازے بند کر رکھے تھے۔۔

حفصہ اس کی شرٹ کے بٹن کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ مشکل سے آنسو و کو روک رکھا تھا۔۔

آصف اور تمہارے بارے میں۔۔۔ میں شادی سے پہلے سے جانتا ہوں۔۔۔ مگر میں نے تم سے کبھی پوچھا بھی نہیں۔۔

وہ خود ہی بولنا شروع ہو گیا۔۔ شاید دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

جب تم نے کہا کہ تم اسے نہیں جانتی تو میرے دل میں بہت سے وسوسے پیدا ہو گے تھے۔۔ مجھے لگا شاید سچ میں تم نے۔۔

وہ چپ ہو گیا۔۔

حفصہ نے گیلی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔

سوری۔۔

سرگوشی نما آواز پر سلطان نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔

میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا حفصہ۔۔ میرے پاس تمہارے سوا کچھ نہیں ہے۔۔

وہ مرد ہو کر رو رہا تھا۔۔ اذنی بیوی کے لیے۔۔۔

موسیٰ کی آواز پر وہ دونوں چونکے۔۔وہ اپنے والدین کو خود میں مگن دیکھ کر کھلکھلا رہا تھا۔۔

میرا شہزادہ۔۔

سلطان نے اسے گود میں اٹھا کر پیار کیا تو وہ مزید کھلکھلایا۔۔۔

مے آئی کم ان۔۔؟

وہ کلینک پر بیٹھا دوائی یاں دیکھ رہا تھا جب جب زنانہ آواز پر چونکا۔۔

یس

اس لڑکی کو بغور دیکھتے اس نے اجازت دی تو وہ چلتی ہوی اس کے سامنے کھڑی ہو گ ئی۔۔

سفید دوپٹے سے حجاب کی ئے۔۔صاف شفاف سا چہرہ لیے وہ اس کے سامنے تھی۔۔بے اختیار اس کا دل دھڑکا۔۔

میرا نام شبنم ہے۔۔آپ کی سیکرٹری ہوں۔۔

اس نے اپنا تعارف کروایا تو وہ چونکا۔۔

اوہ صابر نے بتایا تھا آپ کے بارے میں بیٹھیں پلیز۔۔

وہ اچانک ہی یاد آتی بولا تو وہ مسکرا کر سر ہلاتی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گ ئی۔۔

کام تو آپ کو سمجھا دیا ہو گا نا۔۔

اس نے پوچھا

جی بلکل کام مجھے سمجھا دیا گیا ہے لیکن میرا ایک کام ہے۔

وہ کچھ جھجھکتے ہوے بولی۔

بولیے پلیز

فیروز نے کہا تو وہ سیدھی ہوی

مجھے سیلری ایڈوانس چاہیے کیوں کہ مجھے اپنی امی کا آپریشن کروانا ہے۔۔

وہ بولی تو فیروز نے اسے دیکھا

کیا ہوا آپ کی امی کو۔۔

وہ دراصل انہیں دماغ کا مسلہ ہے آپریشن کے لیے کچھ پیسے کم ہیں اس لیے۔۔

کوی بات نہیں آپ کو پیسے مل جائیں

فیروز نے اس کی مشکل حل کی تو وہ گہرا سانس لے کر مسکرا دی۔

وہ تین ماہ سے میکے نہیں گ ئی تھ ئی۔۔ حیدر سے ملاقات ہوتی رہتی تھی اسی کی زبانی پتا چلا تھا کہ ابرار نے رمزا کو حفصہ کی خاطر کافی بے عزت کیا تھا۔۔رمزا خود شرمندہ سی ہو گ ئی تھ ئی۔لیکن حفصہ نے رمزا سے بات نہ کی تھی ۔۔اس نے شرط رکھی تھ٦ کہ وہ باقاعدہ حیدر اور مریم کے رشتے کے لیے آئیں مگر وہ اس رشتے کے حق میں نہیں تھیں اسی لیے حفصہ نے بھی ان سے بات نہیں کی۔۔

فرخندہ بھی مریم کے لیے رشتوں پر رشتے ڈھونڈ رہی تھی ۔۔۔وہ بھی حیدر کے حق میں نہیں تھں۔اس بار جواد صاحب کی بھ ئی نہیں چلی تھی ۔۔ سب لوگ ہی پریشان تھے۔۔

سلطان۔۔آپ کسی طرح اپنی امی کو مریم کی شادی سے روکیں س۔انہیں کہہ دیں کہ وہ اسے پڑھنے دیں۔۔

حفصہ سلطان سے مخاطب تھ ئی۔۔

حفصہ امی کی شرط ہے کہ رمزا آنٹی آکر رشتہ مانگیں مگر تمہاری امی بھی ضد پر اڑی ہوی ہیں۔۔

سلطان نے بتایا

ٹھیک ہے میں کچھ سوچتی ہوں۔۔۔

وہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔

مما۔۔ مما۔۔۔۔ مما

وہ ماں کو آوازیں دیتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔۔وہ اتنی تیزی سے بھاگ رہا تھا کہ سامنے سے آتے وجود سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔

س سوری۔۔

وہ دھیمی سی آواز میں بولی۔۔

ملائکہ ؟؟ کیسی ہو ؟ کب آئی ؟۔

حیدر نے خوشی اور حیرانگی کے تاثرات لیے اس لڑکی سے پوچھا

جی ٹھیک ہوں دوپہر میں ہی آئی ہوں۔۔آپ سنائیں۔۔

اس نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا

خالہ بھی آئی ہیں۔۔؟

وہ چلتا ہوا اب صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارتے ہوئے بولا۔۔

نہیں صرف میں ہی آئی ہوں۔۔ بھائی نے گاڑی پر بٹھا دیا تھا۔۔ سٹیشن سے ابرار خالو نے پک کر لیا تھا۔۔

وہ اب پوری تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔ ویسے مما کہاں ہیں؟

اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے تھکان زدہ سانس خارج کرتے پوچھا۔۔

وہ کمرے میں ہیں نماز پڑھ رہی ہیں مغرب کی اور خالو مسجد گے ہیں میں آپ کے لیے چائے لاتی ہوں۔۔

وہ اس کے تھکے تھکے سے چہرے کو دیکھتی ہوی تیزی سے بول کر کچن کی طرف چلی گ ئی۔۔

حیدر بھی فریش ہونے چلا گیا۔۔

وہ ملائکہ تھی اس کی خالہ زاد۔۔ سلجھی ہوی شریف سی لڑکی اسی لیے حیدر اس کے ساتھ خوش مزاجی سے ملتا تھا۔۔۔حیدر نے اس کے اندر غیر معمولی جھجک محسوس کی تھی جو اس سے پہلے نہیں تھی مگر وہ سر جھٹکتا فریش ہونے لگا۔۔

مما گڈ نیوز ہے۔۔

وہ چائے کا کپ ساتھ لیے رمزا کے کمرے میں آ گیا۔۔۔

ماشاءاللہ کیا نیوز ہے۔۔

وہ اس کے خوشی سے دھمکتے چہرے کو دیکھ کر مسکرای

میری جاب لگ گ ئی ہے۔۔ چالیس ہزار سیلری ہے ۔۔۔

وہ ماں کے پاس بیٹھتا دھماکہ کرنے کے انداز میں بولا

سچ؟؟ ماشاءاللہ

رمزا سمجھ نہ پای کہ کیسے ری ایکٹ کریں اتنی بڑی خوشخبری وہ بھی اچانک

لیکن تیری پڑھای۔۔

وہ یکدم ہی یاد آتے ہی بولیں۔۔

پیپرز ہو گے ہیں آگے کی پڑھای میں پرائیویٹ ہی کروں گا ۔۔۔وہ ماں کو اپنا سارا پلین مطمئ ن انداز میں بتاتا چاۓ کی چسکیاں لینے لگا۔۔۔

میرے پاس بھی خوشخبری ہے۔۔۔

رمزا نے مسکرا کر کہا تو اس نے سوالیہ انداز میں آئی بروز اچکای

میں نے ملائی کہ کو تیرے لیے پسند کیا ہے کچھ دن یہاں رہے گی وہ۔۔اس کے ساتھ انڈر سٹیڈ نگ کر لے۔

انہوں نے حیدر کے سر پر میزائل گرایا۔۔

مما۔۔۔ وہ شاکڈ سا اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

درواذے کی اوٹ میں چھپی ملائی کہ اس کے تاثرات دیکھ کر مطمئن ہو گئی۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔میں نے کہا تھا نا کہ مجھے مریم کے سوا کسی سے شادی نہیں کرنی۔۔۔آپ سنتی کیوں نہیں ہیں۔۔۔

وہ سخت لہجے میں بولا

حیدر۔۔۔میرے سامنے خبر دار جو نام بھی لیا اس کا۔۔۔میں وہاں تیری شادی نہیں کروں گی۔۔

رمزا غصے سے دوٹوک بولیں

مگر مسلہ کیا ہے مما۔۔

وہ بے بسی سے بولا۔۔۔مگر رمزا منہ پھیر کر اٹھ گئیں۔۔

....

بھابھی۔۔۔ ایک خوشخبری ہے اور بری خبر ہے پہلے کونسی بتاوں۔۔

مریم حفصہ کے پاس آتی بولی

ہمم پہلے خوشخبری سنادو۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر بولی

حیدر کی جاب لگ گ ئی ہے۔۔

مریم شرمانے کی آخری حدود پر تھی۔۔۔

واقعی۔۔۔۔؟؟؟؟اوہ شکر اللہ کا۔۔۔۔

حفصہ خوشی سے اچھلتی ہوی بولی۔۔۔۔

اتنی بڑی خوشخبری اور حیدر نے پہلے تمہیں بتایا؟ دیکھو لڑکی تم شادی سے پہلے ہی میرے بھای کو قابو کر چکی ہو۔۔

حفصہ نے کر پر ہاتھ رکھ کر ایک انگلی اس کی طرف کرتے غصے سے کہا

۔۔پہلے بری خبر سن لیں پھر آپ مجھے نہیں ڈانٹیں گی۔۔

مریم نے منہ بنا کر کہا۔۔ حفصہ نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا

کوئی ملائکہ آئی ہے آپ کے گھر۔۔ حیدر کی بیوی بننے کے لیے۔۔۔آپ کی امی نے اسے حیدر کا دل جیتنے کے لیے کہا ہے۔۔

مریم حفصہ کا منہ کھلا چھوڑ کر اداس چہرہ لیے کمرے سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

حفصہ ہکا بکا حق دق منہ کھولے بس پھٹی آنکھوں سے وہیں جم گ ئی تھی۔۔۔۔

ملائکہ ؟؟؟

....

سر۔۔یہ اس مریض کی رپورٹس ہیں۔۔انہیں چیک کر لیں۔ایک بار۔۔

شبنم نے رپورٹس اس کے آگے کرتے ہوئے سامنے بیٹھے مریض کی طرف اشارہ کیا۔۔

فیروز نے رپورٹس چیک کیں اور شبنم کو سمجھا کر بھیج دیا۔۔

وہ اب رپورٹس لے جا کر اس مریض کو دے رہی تھی جو ایک بوڑھا شخص تھا۔۔

فیروز اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے اس کلینک میں۔۔ شبنم سلجھی ہوی لڑکی تھی۔۔ہمیشہ عبایا اور حجاب میں رہتی۔۔ کلینک میں آ کر نقاب اتار دیتی تھی۔۔ایک ماں تھی جو بیمار تھی۔۔۔دو سال پہلے باپ مر چکا تھا۔۔۔اس لیے خود ہی روزگار کر رہی تھی۔۔۔۔

فیروز نے اس کی ماں کے آپریشن کے لیے پیسے جمع کر دیے تھے۔۔اگلے ماہ آپریشن تھا۔۔۔

اسے بلاارادہ اس سے ہمدردی ہو رہی تھی۔۔وہ خود کو عجیب سے حالت میں پا رہا تھا۔۔۔

وہ سر جھٹک کر کام میں لگ گیا مگر دھیان پھر بھی وہیں تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے بھوک محسوس ہوی تو وہ اٹھ کر کھانا کھانے کے لیے ہوٹل جانے لگا مگر پھر رک گیا۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح کھانے کے وقت پر صرف گھر سے لائے ہوے بسکٹ کھا رہی تھی۔۔۔

چلیں آئی یں میرے ساتھ۔۔

وہ اسے بولتا ہوا بنا اس کی سنے آگے نکل گیا۔۔۔وہ تذبذ سی اس کے پیچھے ہولی۔۔

کیا؟؟

اب یہ کیا ڈرامہ ہے؟اتنی مشکل سے امی کو مریم کی شادی سے روکا تھا اب تمہاری امی شروع ہو گئی ہیں۔۔میرا دل تو چاہتا ہے جا کر اپنا سر دیوار سے دے ماروں یا پھر حیدر کا دے ماروں جو روزانہ فون کر کے منتیں ترلے کرتا ہے ۔۔"پلیز بھای مریم میری امانت ہے اسے کسی اور کو مت سونپنا"

سلطان غصے سے اچھل اچھل کر بول رہا تھا۔۔

میں کیا کروں اب۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔

حفصہ خود پریشان تھی۔۔۔

دیکھو بھائی۔۔ حیدر سے کہو وہ خود ہی کچھ کرے کیوں کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں سب کچھ کر لیا اب بس یہی راستہ بچا ہے کہ وہ خود ہی ہاتھ پیر مارے۔۔

سلطان ہاتھ کھڑے کرتا خود کو بری کر گیا۔۔۔سارا ملبہ حیدر پر ڈالتا سونے لیٹ گیا۔۔۔

....

ملائکہ۔۔ زرا بات سننا۔۔

حیدر نے کچن میں کھڑی ملائکہ کو آواز دی۔۔

جی بولیں۔۔

وہ ہاتھ صاف کرتی ہوئی بولی۔۔

میرے کپڑے استری کر دو گی؟ مما نے کیے ہی نہیں اور مجھے جلدی ہے ورنہ میں خود کر لیتا۔۔

وہ جھجک رہا تھا نجانے وہ کیا سوچے۔۔

جی کرلوں گی۔۔ویسے بھی جب آپ کی بیوی آئے گی پھر اسے ہی کرنے ہیں ۔۔بیوی کے بعد ہمیں کہاں پوچھیں گے آپ۔۔۔

وہ مسکرا کر کپڑے اس کے ہاتھ سے لیتی چلی گ ئی جبکہ حیدر کا منہ کھل گیا۔۔

مطلب مما نے اسے بتایا ہے کہ مجھے ایمپریس کرنا ہے شادی کے لی ئے۔۔۔

وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔۔

وہ لاونج میں بیٹھا مریم سے بات کر رہا تھا۔۔۔وہ دونوں اسی بات پر بحث کر رہے تھے کہ اپنی اپنی ماوں کو کیسے منانا ہے۔۔۔ تبھی وہاں ملائی کہ چاے کی پیالیاں لیے آئی۔۔۔

حیدر نے مریم کو ایکسکیوز کرتے کال کاٹ دی۔۔

اسی لڑکی سے بات کر رہے ہیں جسے پسند کرتے ہیں۔۔

چاے کی پیالی اس کے سامنے رکھتے خود دوسری کرسی پر بیٹھتی مسکرای تھی۔۔حیدر نے چونک کر اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔

آپ فکر مت کریں۔۔۔آپ کی شادی اسی سے ہو گی۔۔۔

ملائی کہ نے اسی تسلی دی تو وہ حیران ہوا

تمہیں کیسے اتنا یقین ہے؟

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

کیوں کہ میرے دل میں آپ کے لیے ایسی فیلنگز ہی نہیں ہیں۔

اس نے کندھے اچکائے۔۔

کیا مطلب پھر یہ سب ڈرامہ؟؟

وہ مزید حیران ہوا۔۔۔

خالہ نے میرے گھر کسی کو اس بارے میں نہیں بتایا کہ وہ کس مقصد سے مجھے یہاں لائی ہیں۔۔۔

میں نے بھای سے آل ریڈی بات کی ہوی ہے مجھے جو لڑکا پسند ہے میری شادی اسی سے ہو گی۔۔۔

وہ چاے پیتی ٹھہر ٹھہر کر اسے تفصیل بتا رہی تھی اور وہ غور سے اسے ہی سن رہا تھا۔۔

تو پھر مما کو بتایا کیوں نہیں یہ سب۔۔۔؟

اس نے اب تھوڑا غصے سے پوچھا

بس یوں ہی۔۔۔

اس نے کندھے اچکائے۔۔۔حیدر کو اس پر بہت غصہ آیا۔۔نہیں مطلب اس کی جان سولی پر لٹکی ہوئی ہے اور یہ لڑکی اتنے مطمئن سی یہاں انہیں بے وقوف بنانے میں لگی ہوئی ہے۔۔۔

وہ ٹھنڈی چائے کی پیالی وہیں پٹخ کر اٹھ گیا۔۔کوئی معجزہ ہی ہو جو مریم کو اس کا کر دے۔۔

بابا مما کو منالیں نا۔۔آپ کچھ تو کریں بلکل ہی میوٹ ہو گے ہیں۔۔۔

وہ اب ابرار صاحب کے پاس بیٹھا فریاد کر رہا تھا۔۔۔

میں کیا سر پھاڑوں تیری ماں کا۔۔۔؟؟

ساری عمر سختی کرتا رہا ہوں۔۔حفصہ کی شادی بھی اپنی مرضی سے کروای ہے۔۔۔تیرے معاملے میں بھی اس پر زبردستی کرلوں۔۔۔؟؟ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔

وہ سخت بے زار تھے۔۔۔

بابا آپ انہیں سمجھائیں۔۔۔بس

حیدر منتیں کرتا کرتا زمین پر سجدہ دینے کو تھا۔۔

تجھے کیا لگتا ہے میں نے سمجھایا نہیں ہے؟؟ کتنا کہا ہے مگر وہ سنتی نہیں۔۔

وہ بھی ڈھیلے پڑ گے تھے۔۔۔حیدر کوان کے انداذ سے پتا چل رہا تھا کہ وہ خود بھی اس رشتے کو کرنے میں دلچسپی نہیں رکھت ۓ۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آپ دونوں میاں بیوی رہیں اس گھر میں۔۔میں چلا جاتا ہوں۔۔۔سرے سے ہی غائ‌ب ہو جاتا ہوں ۔۔۔ بات ہی ختم۔۔

وہ اب غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

حیدر خوف کری کوئ۔۔۔

رمزا دروازے پر کھڑی چنگھاڑی تھیں۔۔

نہیں کرنا کوئ خوف میں نے۔۔۔ اس گھر میں اپنی مرضی کر ہی نہیں سکتا کوئی۔۔۔ ارے ساری زندگی آپ لوگوں کی سنتا رہا ہوں ۔۔۔اگر آپ لوگ میری شادی مرضی سے کروا دیں تو کیا ہو گا۔۔۔ خوش رہوں گا میں۔۔۔اپنی مرضی سے کروائی یں شادی۔۔ نہ میں خوش رہوں گا اور نہ ہی آنے والی کو خوش رکھوں گا۔۔۔ زندگی برباد بس۔۔۔۔؟؟

وہ بس پھٹ پڑا تھا۔۔ابرار اور رمزا چپ سے اسے دیکھے گے۔۔

انھیں حرکتوں کی وجہ سے آپ نے اپنی بیٹی کھو دی ہے۔۔۔ میں بھی چلا جاتا ہوں۔۔۔ آپ دونوں اکیلے رہ لیں۔۔۔

وہ تنگ آیا پڑا تھا۔۔۔

اور بابا آپ؟ ساری زندگی بے تکی باتوں پر اپنی بیوی کو مارتے پیٹتے رہے اور مما آپ؟ مار کھاتی رہیں مگر چپ رہیں۔۔۔ لیکن جب اولاد کی خوشی کی بات آئی تو بابا چپ ہو گے اس وقت اپنی بیوی پر ہوی زیاتیاں یاد آگ ئی یں۔۔۔ اور مما آپ کو بھی یاد آ گیا کہ آپ ساری عمر برداشت کرتی رہیں لیکن اب نہیں کرنا ہے۔۔۔

ارے اپنی زندگی میں ہوی مصیبتوں سے تنگ ہو تو ہم پر تجربے کیوں کر رہے ہو؟؟؟؟

وہ اب رو دینے کو تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔ رمزا نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔ واقعی؟۔۔۔ وہ بدل گیا تھا۔۔۔ بڑھی ہوی داڑھی بکھرے بال آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔۔ اپنی ضد میں آکر انہوں نے اپنی اولاد کے ساتھ زیادتی کر دی تھی۔۔۔ ابرار صاحب نے بھی رمزا کی طرف دیکھا پھر حیدر کے کندھے پر تھپکی دے کر کمرے سے نکل گے۔۔۔۔

آنٹی۔۔پلیز مان جائیں نا۔۔۔ میں گارنٹی دیتی ہوں مریم وہاں بہت خوش رہے گی۔۔

حفصہ اپنی ساس کے پاس بیٹھی منتیں کر رہی تھی۔۔مریم کچن کے دروازے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔فرخندہ کے مسلسل انکار پر اس کی آنکھوں سے آنسو ولڑھک گے۔۔۔وہ کیوں اپنی بیٹی کی زندگی برباد کرنے لگی تھیں۔۔۔

حفصہ تیری ماں آکر میری بیٹی کا عزت سے رشتہ مانگے گی تو میں رشتہ دوں گی لیکن میں جا کر اس کی منتیں کروں کہ میری بیٹی بیاہ لے؟؟ کبھی نہیں۔۔۔میری بیٹی کوئی لاوارث ہے؟ کوئی کمی نہیں ہے اس میں۔۔حیدر نہ ملا تو کیا مر جاے گی؟؟

نہ کبھی بھی نہ۔۔عزت ہے میری بچی کی کوئی۔۔ اسے میں یوں ہی کسی کی منتیں کر کہ دے دوں کل کو اس کی ساس طعنے مارے تو؟؟

فرخندہ کہتی چلی گئی۔۔ مریم نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔حفصہ بھی چپ رہ گئی۔۔ سچ تو کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔کیا ان کی بیٹی اتنی گئی گزری ہے کہ لوگوں کی منتیں کی جائیں۔؟؟

....

وہ ایک ہفتے سے رمزا اور ابرار کے سامنے ہی نہیں ہوا تھا۔۔ صبح منہ اندھیرے چلا جاتا اور رات بارہ بجے واپس لوٹتا... کبھی دل ہوتا تو کھانا باہر سے ہی کھالیتا ورنہ یوں ہی پڑا رہتا۔۔ آج چھٹی تھی وہ صبح سے سر منہ لپیٹے بستر پر آڑھا ترچھا پڑا تھا۔۔۔ پورا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔۔ پچھلے ہفتے سے مریم نے بھی اس سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔ یہ کہہ کر کہ۔

جب تک تمہاری امی مان نہیں جاتی تب تک ہم رابطہ نہیں کریں گے۔۔ میں اتنی بھی گئی گزری نہیں ہوں کہ منتیں کی جائیں مجھے بیاہنے کی۔۔ میری اوقات دو کوڑی کی کر کے مجھے بیاہنا چاہتے ہو تم؟ معاف کرنا لیکن یہ سچ ہے۔۔۔

اور وہ سہی ہی تو کہہ رہی تھی۔۔ حیدر دنیا کا آخری مرد تو نہ تھا جو اسے چاہتا تھا۔۔۔ وہ اتنی اچھی تھی کہ اسے کوئی بھی با آسانی مل جاتا جو اسے پلکوں پر بٹھا کر رکھتا۔۔

تم خوش رہو مری طرف سے شکایت نہیں آئے گی شادی کر لو کسی سے بھی۔۔۔ میری وجہ سے اپنی اوقات دو کوڑی کی مت کرو۔۔۔ میرا اللہ حافظ ہے۔۔ محبت کی اتنی بڑی سزا ملے گی سوچا نہیں تھا۔۔۔ تم نے بھی آخر ساتھ چھوڑ ہی دیا۔۔

حیدر نے آنسو پیتے ہوئے آخری بار کہا اور کال کاٹ کر موبائل آف کر دیا۔۔

مریم کو اس کے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔۔۔ اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط کر دیا مگر اب وقت گزر گیا تھا۔۔ اس کا موبائل بند تھا۔۔۔

حیدر ٹوٹا ہارا سا بس خود سے بے زار ہو چکا تھا۔۔

رمزا صحن میں بیٹھی سوچوں میں غرق تھی۔۔پچھلی زندگی کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چل رہی تھی۔۔حیدر کے کہے الفاظ انہیں بار بار سنائی دیتے تھے۔۔۔ ابرار بھی رمزا کو سمجھا چکے تھے کہ اولاد کی خوشی سے زیادہ کچھ قیمتی نہیں اگر کل کو اولاد کھو دی تو کیا کریں گے۔۔

وہ اپنے بچوں کو کھونے کا سوچ کر ہی دہل گئی تھی۔۔ حیدر نے پورا ہفتہ ان سے سامنا نہیں کیا تھا۔ملائکہ تو واپس جا چکی تھی ۔۔ رمزا بھی جان گئی تھی کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔۔ابھی بھی وہ کچھ سوچ کر اس کے کمرے میں گئی تو وہ وہیں موجود تھا بستر پر پڑا ہوا۔۔۔

وہ تیزی سے اس کے پاس پہنچی۔۔

حیدر۔۔۔ ہولے سے پکارا مگر کوئی رد عمل نہ پا کر انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ گرم تپتے ماتھے سے ہاتھ ٹکراتے ہی وہ چونکی۔۔۔شدید بخار۔

حیدر۔۔کیا ہوا؟؟ تم ٹھیک ہو؟

وہ پریشانی سے اس کا گرم جسم تھپکانے لگی۔۔

حیدر نے سرخ پپوٹے اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔

مما۔۔۔ مری مری آواز میں ماں کو پکارا تو اس لہجے کے کرب سے رمزا کا کلیجہ کٹ گیا۔۔۔

مجھے معاف کر دے بیٹا۔۔ مگر مجھ سے یوں روٹھ مت۔۔

وہ روتی ہوی اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولیں۔۔

حیدر نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

آپ تو میری ماں ہیں آپ سے کیوں روٹھوں گا۔۔ مگر۔۔ مریم۔۔۔ مما اس کے بغیر کیسے جیوں گا؟ مر جانے دیں۔۔

وہ اٹک اٹک کر بمشکل بولا آنکھوں سے آنسو وبہہ رہے تھے۔۔۔۔ پیلی زرد رنگت تھی۔۔۔

رمزا نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔

نہیں حیدر میرا بچہ۔۔۔ اللہ تجھے زندگی دے۔۔ ہمت کر اٹھ میں ہسپتال لے چلتی ہوں۔۔۔ فکر مت کر میں ہوں نا سب ٹھیک کر دوں گی۔۔۔ دیکھنا۔۔

وہ اسے سہارا دیتے اٹھا کر کہنے لگیں۔۔

کچھ دیر میں ابرار صاحب سمیت وہ اسے ہسپتال لے گے تھے۔۔۔کمزوری بہت زیادہ تھی۔۔سٹریس لینے کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔۔ابرار نے سلطان کو بھی اس بات کی خبر کی تھی۔۔۔حفصہ اور مریم بھ وہاں پہنچ گے۔۔

وہ ہوش میں تھا۔۔حفصہ اس سے مل کر رمزا کے ساتھ گارڈن میں چلی گ ئی۔۔۔مریم وہیں اس کے پاس کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔حیدر نے اس کی جانب دیکھا بھی نہیں۔۔۔وہ ضبط نہیں کھونا چاہتا تھا مگر مریم اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

حیدر۔۔۔معاف کر دو۔۔۔

اس کی رندھی ہوی آواز پر اس نے جھٹکے سے گردن موڑی۔۔۔وہ رو رہی تھی بہت زیادہ اس کی ہچکی بندھ گ ئی تھی۔۔۔

کس لیے؟ پوچھا گیا

اس دن کچھ زیادہ بول دیا تھا۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔

کوئی بات نہیں اس کا حساب شادی کے بعد لوں گا۔۔

گہری سنجیدگی سے بولا تو وہ روتے روتے ہنس دی۔۔

پاگل ابھی بھی دماغ میں شادی ہی ہے؟

مریم کو ہنستے دیکھ کر اس کے لب بھی ہولے سے مسکرائے تھے۔۔۔اس ہفتے میں پہلی بار وہ مسکرایا ۔۔دل سے۔۔۔

دیکھیں فرخندہ بہن۔۔جو بھی ہوا سب بھول جائیں۔۔لڑائی جھگڑے ہر گھر میں ہوتے ہیں۔۔ ''رمزا فرخندہ کو مریم اور حیدر کے رشتے کے لیے منانے آئی تھیں۔۔ حیدر تو ضد کر کے ساتھ آ گیا تھا جو اس وقت حفصہ کے پورشن میں بیٹھا تھا۔۔ خوشی سے اس کی باچھیں کھلی ہوی تھیں۔۔مریم اس سب سے انجان چھت پر کپڑے پھیلا رہی تھی۔۔

حفصہ کچھ دیر بعد بھاگتی ہوی اپنے پورشن میں گئی اور فرخندہ کے مان جانے کی خوشخبری سنائی۔۔ حیدر خوشی سے کھل اٹھا۔۔ تبھی مریم فارغ ہو کر نیچے آ گئی۔

بھابھی۔۔کپڑے دھل گئے ہیں اگر کوئی کپڑے رہ گئے تو خود ہی دھوئیے گا اب۔۔

مریم دروازے سے ہانپتی ہوی اندر آئی۔۔دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے جو ہی اندر داخل ہوی حیدر اور حفصہ کے خوشی سے کھلے چہرے دیکھ کر رک گ ئی۔۔ جلدی سے دپٹہ سر پر لیا اور واپس پلٹنے لگی مگر حفصہ نے روک لیا۔۔

رکو کچن سے چاے کی پیالیاں لے آؤ میں آتی ہوں۔۔ وہ بولتی ہوی باہر چلی گ ئی۔۔

مریم بنا حیدر کو دیکھے چائے لینے چلی گ ئی۔۔

کیسی ہو؟

حیدر بھی اس کے پیچھے کچن میں آگیا۔۔

ٹھیک ہوں آپ سنائیں اچانک کیسے آنا ہوا؟

پیالی اس کو تھماتے اس نے پوچھا۔۔

تمہیں نہیں پتا؟

حیدر نے حیرانگی سے پوچھا

نہیں کیوں کیا بات ہے؟

مریم کو تشویش ہوئی۔۔

ہمارا رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔اور یہ دیکھو تم ماسی کے حلیے میں کھڑی ہو۔۔

اس نے مریم کے بکھرے حلیے اور گیلے کپڑوں پر چوٹ کی۔۔

اہمم میں کپڑے دھو رہی تھی۔۔اور سچ بتاو رشتہ پکا ہو گیا مطلب؟

اس نے ہونقوں کی طرح اس کا منہ دیکھے کہا

مطلب یہ کہ تم اب ہونے والی دلہن ہو سو پلیز یہ ڈریس پہن کر نیچے آجاو۔۔

حفصہ کی آواز وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ارے دیکھ کیا رہی ہو جاو۔۔۔

حفصہ نے کپڑے اسے تھماتے ہوئے کمرے کی طرف دھکیلا۔۔۔

....

سر آپ سے کچھ کام ہے۔۔

شبنم فیروز کے کیبن میں اجازت لے کر آئی۔۔

سر؟؟شبنم کتنی بار کہا ہے ہم دوست ہیں سرمت کہا کرو مجھے۔۔

فیروز نے جھنجھلا کر کہا۔۔ کچھ عرصے سے ان دونوں کے بیچ کافی بے تکلفی ہو چکی تھی۔۔ فیروز نا چاہتے ہوئے بھی شبنم کی طرف کھچا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اوہ سوری۔۔ فیروز مجھے چند دنوں کی چھٹی چاہیے امی کا آپریشن ہے۔۔

وہ سر پر ہاتھ مارتی پہلے سوری بولی پھر مدعے پہ آئی۔۔

مجھے یاد ہے۔۔ آپریشن پرسوں ہے اور کل ہی ہمیں اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے میں سب مینج کر لوں گا ڈونٹ وری۔۔

فیروز نے مسکرا کر اسے تسلی دی۔۔

آپ ساتھ چل رہے ہیں؟؟ اس نے پوچھا تو فیروز نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

تو کلینک پر کون ہو گا؟

وہ فکرمند ہوئی۔۔

میں نے انور کو بتا دیا ہے وہ دھیان رکھے گا اور کل مس زبیدہ بھی چھٹی سے واپس آ رہی ہیں سو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔

فیروز نے اپنے اسسٹنٹس کے نام لیے تو وہ بھی مطمئن ہوتی باہر نکل گئی۔۔

اس کے جانے کے بعد فیروز کافی دیر گہری سوچ میں گم رہا۔۔ پھر سر جھٹک کر کام کرنے لگا۔۔

دن طے ہو چکے تھے ٹھیک بیس دن بعد شادی تھی۔۔ سب لوگ شادی کی تیاریوں میں زور و شور سے مصروف تھے۔۔

بھابھی آپ کس کی طرف سے ہیں لڑکے والے یا لڑکی والے۔۔؟

مریم نے حفصہ سے پوچھا جو مہندی کے فنکشن کے کپڑے سیلیکٹ کر رہی تھی۔۔

بھئی میں تو مہمان ہوں۔۔ جہاں دعوت ہو گی وہیں چلی جاوں گی نہ ایک طرف نہ دوسری طرف۔۔

وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔

ہاہا مطلب آپ نہ دودھ پلائی لیں گی نہ ہی دروازہ رکوائی۔۔۔ حیدر کی آواز پر وہ دونوں چونکی۔

مریم فوراََ سے پہلے بھاگ کر اندر چلی گئی۔۔ کیوں کہ فرخندہ نے سختی سے منع کیا تھا کہ حیدر سے نہ ملنا ہے نہ بات کرنی ہے۔۔

حیدر۔۔۔

حفصہ نے تنبیہ انداز میں اسے پکارا۔

وہ آپی ممانے کہا تھا کہ یہ چیزیں آپکو دینی ہیں۔۔

حیدر نے جلدی سے لفافہ اسے پکڑایا۔۔

اب جاو۔دوبارہ نظر مت آنا یہاں۔۔

حفصہ نے اسے گھور کر کہا جو یہاں وہاں مریم کو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔

جارہا ہوں جارہا ہوں۔۔دیکھنا کچھ دن کا انتظار ہے پھر سب میرے آگے پیچھے ہی گھومیں گے۔۔۔

وہ بظاہر لاپرواہی سے کہتا چلا گیا مگر اندر سے اسے شدید جھنجھلایا ہوا تھا۔۔

عجیب رسمیں ہیں دلہا دلہن کو پردہ کروا رہے۔۔

وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

\---------------

فیروز تم بہن کی شادی سے اتنے لاتعلق کیوں ہو۔۔گھر پر رہا کرو

جواد صاحب نے اس کے اسلام آباد جانے کا سنا تو اس کے پاس جا پہنچے۔

بابا جان آپ کو پتا ہے شادی کے دوران چھٹیاں کرنی ہوں گی تو اس لیے بکھرا کام سمیٹ رہا ہوں۔۔آج شام اسلام آباد بھی ضروری کام سے ہی جارہا ہوں۔۔جلد لوٹوں گا۔۔

وہ انہیں پوری تفصیل بتانے لگا تو وہ سر ہلا کر رہ گے۔۔

بیٹا تم کب تک یوں ہی رہو گے۔۔آخر تمہیں بھی کوی ہمسفر چاہیے۔۔

فرخندہ بیگم دل کی بات زبان پر لے آئی یں

امی سہی وقت آنے پر میں خود آپ کو بتادوں گا لیکن ابھی نہیں۔۔۔

فیروز نے کہا تو فرخند نے جواد صاحب کی طرف دیکھا پھر مسکرا کر سر ہلا دیا۔

شادی کی تیاریوں میں مجھے بھول گ ئی؟

سلطان حفصہ کے پاس صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔

نہیں بھولوں گی کیوں۔۔بس زرا مصروف ہوں۔۔موسیٰ بھی مریم کے پاس ہی سو گیا ہے۔۔

اس کے سینے پر سر رکھے وہ تھکی تھکی سی بولی۔۔

اپنی صحت کا خیال رکھو زیادہ کام مت کیا کرو۔۔

سلطان اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیے بولا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کے ہوتے ہوے مجھے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

وہ اس کے حصار مزید سمٹتی ہوئی پر سکون بولی،،

سلطان نے محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور سکون سے آنکھیں موندلیں۔۔۔

محبوب کی باہوں میں جو سکون ہے

وہ دنیا کی کسی اور جگہ نہیں ہے

وہ زیر لب بڑبڑایا اور مسکرا دیا۔۔

پیشنٹ کی حالت سہی نہیں ہے،،، ہم گارنٹی نہیں دیتے کہ آپریشن کامیاب ہو گا بھی یا نہیں۔۔

ڈاکٹر فیروز سے مخاطب تھا۔۔۔

لیکن ڈاکٹر یہ آپریشن تو ناکام ہونے کی چانس ہی نہیں ہیں۔۔ک ئی لوگ صحت مند ہو جاتے ہیں۔۔۔

فروز حیران ہوا۔۔

دیکھیں پیشنٹ کی پراپر کی ئر نہیں ہوی ہے اور نہ ہی میڈیسن پراپر ملی ہیں جس وجہ سے ان کی بیماری بگڑ گ ئی ہے۔۔۔

ڈاکٹر بلکل ناامید تھے۔۔فیروز نے فارم فل کیااور جمع کرواکر مریم کے پاس آیا۔۔

میرے اتنے اخراجات نہیں تھے کھانے کو کبھی ملتا کبھی نہیں۔۔

امی کی صحت دن بدن بگڑتی ہی چلی گ ئی۔۔

وہ روتی ہوئی گویا ہوئی۔۔

ٹینشن مت لو اللہ خیر کرے گا۔۔

فیروز نے اسے تسلی دی تو وہ سر ہلاتی آنسو پونچھنے لگی۔۔۔

ہسپتال کے کوریڈور میں وہ دونوں دو گھنٹے سے بیٹھے تھے۔۔۔آپریشن تھیٹر سے اب تک کوئی خبر نہیں آئی تھی۔۔شبنم خاموش آنسو بہاتی ہوی اپنی ماں کی زندگی کے لیے دعا گو تھی۔۔۔

یہ لو کچھ کھالو۔۔

فیروز نے کھانا اس کے پاس رکھتے ہوے کہا

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

وہ انکار کر گئی۔۔

کھاوگی نہیں تو خود بھی ہسپتال ایڈمٹ ہو جاوگی پھر آنٹی کو کون سنبھالے گا۔۔؟

اس نے اسے تسلی دینی چاہی۔۔ شبنم ایک نظر اسے دیکھ کر کھانا کھانے لگی۔۔ فیروز ہسپتال کی کینٹین سے ہی کھا آیا تھا۔۔

تقریباً دس منٹ بعد ایک ڈاکٹر تیزی سے آپریشن تھیٹر سے نکلا اور بوکھلاتا ہوا آگے جانے لگا۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر اماں کیسی ہیں؟

شبنم بھاگ کر ڈاکٹر تک پہنچی اور اسے روک کر سوال کیا۔۔

دعا کریں آپ بس۔۔ انکے دماغ میں خون تیزی سے نکل رہا ہے ان کا بچنا ممکن نہیں۔۔

ڈاکٹر ان دونوں پر بم گراتا وہاں سے چلا گیا۔۔

وہ وہیں ڈھیر ہو گئی۔۔ ایک ماں ہی تو تھی وہ بھی چلی گئی تو کس کے سہارے جیے گی وہ۔۔

اللہ جی پلیز میری امی کو بچالیں۔۔

وہ ہاتھ اٹھا کو زور زور سے روتی ہوی دعا کرنے لگی۔۔ وہ کمزور نہیں تھی لیکن اس وقت وہ ٹوٹ گئی تھی اسے سہارہ چاہیے تھا۔۔ فیروز نے اسے سہارا دے کر بینچ پر بٹھایا۔۔۔

ٹینشن مت لو اللہ خیر کرے گا۔۔

وہ اسے تسلی دینے لگا۔۔۔وہ روتی ہوی بس اپنی ماں کی زندگی کی دعا مانگنے لگی۔۔اس کے آنسوؤں سے اس کا حجاب گیلا ہو چکا تھا۔۔آنکھیں لال ہو چکی تھی اور چہرہ ستا ہوا تھا۔۔فیروز خود اسے پریشان دیکھ کر پریشان تھا۔۔شبنم کا رونا اسے کسی طور اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

شبنم پلیز رو مت خدا کے لیے مت رو۔۔

اس کو مسلسل روتے دیکھ کر فیروز بے بسی سے بولا تو اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔پھر آنسو پونچھ کر واش روم میں منہ دھونے چلی گ ئی۔۔

آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر نکلا اور ماسک اتار کر گہری سانس لی۔۔

شبنم اور فیروز دھڑکتے دل کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس پہنچے۔۔

سوری۔۔ہم نے بہت کوشش کی مگر۔۔۔ان کی زندگی اتنی ہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر اپنی بات کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

شبنم کو لگا جیسے اس کی ٹانگوں سے جان نکل گ ئی ہو۔۔وہ فرش پر ہی ڈھیر ہو گ ئی۔۔

فیروز نے بھاگ کر اسے اٹھایا۔۔وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

اسے جب ہوش آیا تو وہ بلکل چپ ہو گئی۔۔ نہ روی نہ بین کیا ۔۔۔بس چپ چاپ ایمبولینس میں اپنی ماں کی میت لیے گھر پہنچی۔۔پورے راستے وہ بس ماں کا چہرہ ہی دیکھتی رہی ۔۔ ایک آنسو تک نہیں نکلا تھا۔۔وہ بے جان ہو گئی تھی۔۔۔کتنا کچھ کیا تھا اس نے اپنی ماں کو بچانے کے لیے۔۔ مگر وہ ہار گئی تھی۔۔فیروز اپنی گاڑی میں آیا تھا۔۔

میت گھر میں چھوڑ کر ایمبولینس چلی گئی۔۔ محلے والی عورتیں اور مرد اکھٹے ہونے لگے تھے۔۔۔

کھا گئی منحوس اپنی ماں کو بھی؟

فیروز نے دروازے سے داخل ہوتے ہی عورتوں کے طعنے کو سنے تو دنگ رہ گیا۔۔

کچے سے گھر کے مٹے کے صحن میں چارپائی پر وہ اپنی ماں کی میت کے سرہانے بیٹھی تھی۔۔ارد گرد بیٹھی عورتیں مسلسل باتیں کر رہی تھی۔۔

ارے یہ لڑکا کون ہے؟

ضرور اس کا یار ہو گا۔۔۔ ماں مری نہیں کہ اپنے عاشق کو پیغام بھیج دیا اس نے۔۔

چند عورتیں فیروز کو دیکھ کر باتیں کرنے لگیں۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچ کر باہر نکل گیا۔۔۔

کفن دفن کا انتظام اس نے خود ہی کیا تھا۔۔ عین وقت پر شبنم کے ماموں اور ممانی بھی وہاں پہنچ گے اور خوب واویلا کر کے شبنم کو کھری کھوٹی سنا کر لوٹ گے۔۔۔ فیروز حیران تھا آخر یہ سب کیا تھا۔۔ اور شبنم کا کیا ہو گا؟؟

....

شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں۔۔ بس اب کچھ ہی دن رہ گے تھے۔۔ حیدر اور مریم ایک دوسرے کی آواز کو بھی ترس گے تھے۔۔۔ مریم نے خود پر جبر کیا ہوا تھا اس لیے وہ حیدر کے کالز اور مسجز اگنور کرتی رہی۔۔۔ بقول فرخندہ۔۔

"کچھ عرصہ بات نہیں ہو گی تو شادی کے بعد ملنے کی الگ ہی تڑپ ہو گی"

سلطان یہ دیکھیں یہ جوڑا کیسا ہے؟

حفصہ لال رنگ کا شرارہ خود پر لگاے اس سے پوچھنے لگی۔۔

بہت خوبصورت۔۔ وہ اسے مگن سا دیکھتے ہوے بولا۔۔

موسیٰ یہ آپ کے کام کی چیزین نہیں ہیں۔۔۔

وہ جھنجھلاتی ہوی موسیٰ سے اپنی جیولری لینے لگی۔۔ وہ اب چلنے لگا تھا اس لیے بہت شرارتیں کرنے لگ گیا تھا۔۔

موسیٰ یہاں آجاو مما کو سجنے سنورنے دو۔۔

سلطان نے شرارت سے موسیٰ کو گود میں اٹھاتے آئی ینے کے سامنے کھڑی حفصہ کو تنگ کیا۔۔

حفصہ نے اسے اگنور کرتے ہوے میچنگ چوڑیاں دیکھیں اور پھر سب سامان اکھٹا کر کے الماری میں رکھ دیا۔۔

سب تیاری ہوگ ئی ہے ۔۔۔ وہ مطم ئن سی بولی۔۔

سلطان غور سے اس کی حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا جو خود سے باتیں کرتی ہر چیز چیک کر رہی تھی۔۔

اوہ میرے خدا مہندی والی تو بلائی ہی نہیں۔۔۔

وہ سر پر ہاتھ مارتی باہر کو بھاگی جبکہ سلطان مسکرا کر سر جھٹک گیا۔۔۔

....

گھر میں شادی کی تیاریاں تھیں لیکن اس کا دماغ شبنم میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔ نجانے کس حال میں ہوگی۔۔ وہ اب کلینک بھی نہیں آرہی تھی اور موبائی ل بھی بند تھا۔۔

تنگ آکر وہ اس کے گھر چل دیا۔۔۔اس کی گاڑی دیکھ کر محلے کی عورتیں اکھٹی ہونا شروع ہو گ ئی۔۔وہ انہیں نظر انداز کرتا اندر گیا۔۔

گھر کے دروازے پر تالا دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا۔۔۔

ی یہ گھر کو تالا کیوں لگا ہے؟

وہ تیزی سے باہر کو نکلتا ان عورتوں سے پوچھنے لگا۔۔

ارے یہ تو شبنم کا عاشق ہے۔۔

کیوں بھئی تمہاری محبوبہ نے بتایا نہیں تمہیں کہ وہ کہاں ہے؟

ایک عورت نے کہا تو فیروز نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا۔۔۔

شرم نہیں آتی کسی لڑکی کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرتے؟

تم لوگوں کی اپنی بیٹیاں نہیں ہیں؟

وہ دھاڑا تھا۔۔سب عورتیں سہم کر اسے دیکھنے لگیں۔۔

اے لڑکے کون ہے تو تیری ہمت کیسے ہوئی ہماری عورتوں پر ہاتھ اٹھائے؟

ایک مرد آگے بڑھ کر غصے سے بولا۔۔

ارے ارے رکو لڑو مت جاوا پنے اپنے گھروں کو۔۔

اس سے پہلے کہ فیروز کچھ کہتا ایک بوڑھے آدمی نے معاملہ رفع دفع کیا اور فیروز کو لے کر ایک الگ جگہ چلا گیا۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔ شبنم ایک اچھی لڑکی ہے بس باپ کی موت کے بعد گھر سے کمانے کے لیے نکلتی تھی۔۔لوگوں نے طرح طرح کے الزام لگانے شروع کر دے بے چاری پر۔۔

اس وقت تو اس کا ماموں اسے اپنے ساتھ لے گیا ہے لیکن وہ بڑی مشکل میں ہے۔۔

وہ آدمی اسے بتانے لگا۔۔

کہاں لے گیا ہے اور کیوں؟

فیروز بے چین ہوا۔۔

اس کا ماموں ایک امیر آدمی ہے بہت برا شخص ہے اپنی بہن کو اس شرابی کے ہاتھ بیچ دیا تھا اس نے ۔۔ شبنم کی ماں کو اس نے اس کے باپ کے ہاتھوں بیچا تھا۔۔اس کا باپ بہت مارتا تھا اسے اور پھر ایک دن وہ کینسر کی وجہ سے مر گیا۔۔۔ شبنم بے چاری کو ماں کچھ مزدوری کر کے پڑھاتی رہی۔۔۔

اس کا ماموں اسے پچھلے ہفتے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔میں تمیں پتا بتاتا ہوں اس کے گھر کا۔۔۔

بوڑھے آدمی نے تمام تفصیل سمجھایں اور پتا بتا کر چلا گیا۔۔

فیروز جلدی سے گاڑی لیے اس پتے پر پہنچا۔ وہ علاقہ امیر لوگوں کا تھا۔۔ بڑے بڑے امیر لوگ وہاں رہتے تھے۔۔۔

وہ ایک بڑی سی عمارت کے آگے جا کر رک گیا۔۔ گارڈ سے کچھ دیر بحث کے بعد وہ اندر آگیا۔۔

لاونج میں ہی ایک طرف شبنم کھڑی جھاڑو دے رہی تھی۔۔

شبنم۔۔؟ وہ تیزی سے اس تک پہنچا۔۔

وہ اسے دیکھ کر چونکی۔۔۔

فیروز آپ؟؟

فیروز نے غور سے اسے دیکھا۔۔ آنکھوں کے گرد ہلکے۔۔ سوکھ کر کانٹا بن چکی تھی وہ۔۔ بوسیدہ سے پھٹے ہوے کپڑے پہنے۔۔

چلو میرے ساتھ شبنم۔۔۔ میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاوں گا کیوں یہاں رہ رہی ہو تم؟

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوے بولا۔۔

نہیں آپ جائیں یہاں سے پلیز وہ لوگ آپ کو بھی ماریں گے ۔۔ جائیں پلیز

وہ اسے دھکا دیتی ہوی باہر لے جانے لگی۔۔

شبنم میں تمہیں لیے بغیر نہیں جاوں گا۔۔

وہ سختی سے بولا مگر شبنم نے نفی میں سر ہلایا اور ہاتھ جوڑ کر اسے جانے کو کہا۔۔۔

پلیز آپ میرا بھلا چاہتے ہیں تو جائیں یہاں سے۔۔

وہ بار بار یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔۔اسے ڈر تھا کو کوی دیکھ نہ لے۔۔

فیروز کی لاکھ کوشش کے باوجود شبنم نامانی ارفیروز کو خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا۔۔

فیروز کچھ تو کھالے بھوکا مت سو میرا بچہ۔۔۔

فرخندہ کھانے کی ٹرے لیے اس کے سرہانے کھڑی تھیں۔۔

امی بلکل بھوک نہیں ہے۔۔آپ یہاں چھوڑدیں میرا دل ہوا تو کھالوں گا۔۔

وہ تکیے میں منہ دیے بولا۔۔

فرخندہ کھانا ٹیبل پر رکھ کر کمرے سے نکل گ ئی۔۔

سب لوگ ہی لونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔

دیکھیں نافیروز کو کیا ہو گیا ہے۔۔کچھ عرصے سے بہت پریشان رہتا ہے۔۔ کھانے پینے تک کا ہوش نہیں۔

وہ جواد صاحب سے گویا ہوئی۔۔

فکر مت کرو کام کی ٹینشن ہو گی۔۔ویسے بھی جمعے کو نکاح ہے وہاں تھوڑا اس کا دل بھی بہل جائے گا۔۔۔

جواد صاحب نے انہیں تسلی دی۔۔

آج جمعہ تھا۔۔ صبح سے افرا تفری مچی ہوئی تھی۔۔ سب لوگ ہی مصروف تھے۔۔۔فیروز اور سلطان بھی صبح سے گھر کے کاموں میں مصروف تھے۔۔بیوٹیشن مریم کو تیار کر کے جا چکی تھی وہ آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

آج تو حیدر تمہیں دیکھ کر ڈھیر ہو جائے گا۔۔۔بھابھی جی

حفصہ اسے دیکھ کر شرارت سے بولی۔۔

بھابھی پلیز بھابھی نہیں۔۔آپ مجھے نام سے ہی بلائیں۔۔

وہ منہ بسور کر بولی۔۔تو حفصہ کا قہقہہ گونجا۔۔

شرما رہی ہو؟؟دلہن صاحبہ

وہ پھر سے بولی تو مریم ہنس دی۔۔

اللہ نظر بد سے بچائے۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

وہ مسکرا کر اب سنجیدہ سی بولی۔۔

آمین۔۔وہ دھیرے سے بولی۔۔

جواد صاحب اور فرخندہ بھی کمرے میں داخل ہوئے۔۔

ماشاءاللہ۔۔میری بچی۔۔۔ فرخندہ اسے گلے لگا کر بولیں

ابو۔۔۔وہ جواد صاحب کے گلے لگتی رو دی۔۔۔

ارے آج تو صرف نکاح ہے۔۔کل مہندی پرسوں رخصتی۔۔ابھی کیوں رو رہی ہو؟

حفصہ نے اسے روتے دیکھ کر یاددہانی کروائی۔

دوپہر کے قریب نکاح تھا۔۔۔حیدر کی فیملی بھی آچکی تھی۔۔۔حیدر سفید جوڑے میں بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔نکاح شروع ہونے میں ابھی وقت تھا۔۔۔

فیروز مریم کو مل کر جوں ہی باہر نکلا موبائل کی گھنٹی سے چونکا۔۔۔

ہیلو۔۔۔فیروز سپیکنگ۔۔

انجان نمبر دیکھ کر اس نے کال اٹھاتے ہی کہا۔۔

فیروز۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے آواز سن کر وہ چونکا۔۔۔اور پھر آناً فاناً تقریباً بھاگتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔۔

سب لوگ مصروف تھے اس لیے کسی نے اس پر دھیان نہیں دیا۔۔۔

وہ تیز ڈرائیونگ کرتا ہوا اس عالیشان عمارت کے سامنے پہنچا۔۔۔گاڑی سے اتر کر تقریباً بھاگتے ہوئے اندر کی طرف گیا ۔۔گارڈ جو آرام سے ایک طرف کھڑا سیگریٹ سلگھا رہا تھا فیروز کو ایسے اندر کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھ کر بوکھلا گیا۔۔۔اور اس کی طرف لپکتا آوازیں دینے لگا۔۔

فیروز گارڈ کو نظر انداز کرتا اس کی پہنچ سے دور گھر کے اندر داخل ہو گیا۔۔

شبنم۔۔۔ شبنم۔۔۔

اس کی آواز پورے بنگلے میں گونج رہی تھی۔۔گارڈ سمیت چند ملازم بھی وہاں جمع ہوگے۔۔۔شبنم سرخ جوڑے میں دلہن بنی ہوی سیڑھیاں پھلانگتی فیروز تک پہنچی۔۔

فیروز آپ آگے؟

اس کے چہرے پر نیل کے نشانات تھے۔۔اس کا کاجل رونے سے پھیل گیا تھا۔۔سرخ لپ اسٹیک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

پکڑو اسے سالی بھاگ رہی ہے۔۔۔

ایک عورت اس کے پیچھے ہی سیڑھیوں سے اتری تھی جو کہ شبنم کی ممانی تھی۔۔اس کے ساتھ ہی دو مرد بھی تھے۔۔جن میں سے ایک اس کے ماموں اور دوسرا انجانے کون تھا۔۔

خبر دار جو اسے ہاتھ بھی لگایا کاٹ کے رکھ دوں گا۔۔

فیروز اس عورت کو شبنم کی طرف بڑھتا دیکھ کر دھاڑا۔۔

تو کون ہے؟؟ یہاں کیسے آیا؟

ماموں جی غصے سے بولے۔۔۔

صاب جی یہ زبردستی گھس گے تھے میں نے روکا بھی مگر۔۔۔

اپنے سیٹھ کے غصے سے واقف گارڈ اپنی صفای پیش کرنے لگا مبادا اسے کچھ کر ہی نہ دئے۔۔

عاشق ہے اس کا۔۔۔کلو ہی۔۔۔کہیں کی۔۔

ممانی جی نے بھی حصہ ڈالا۔۔

یہ سب کیا ڈرامہ ہے کمال صاحب؟ لڑکی دینی ہے تو دیں ورنہ پیسہ واپس کر دیں۔۔

وہی بھدا سا موٹا شخص ماموں سے مخاطب ہوا۔۔

کمال صاحب غصے سے آگے بڑھے اس سے پہلے کہ شبنم کو پکڑتے فیروز کے گھونسے نے انہیں رکنے پر مجبور کیا۔۔۔

وہ بلبلا کر پیچھے ہٹے۔۔

چلو شبنم یہاں سے۔۔

وہ شبنم کا ہاتھ تھامے پلٹا مگر ممانی آگے کو آگ ئی۔۔آخر کو مفت کا مال کیسے جانے دیتی شبنم کی اچھی خاصی رقم ملی تھی انہیں۔۔

اسکو چھوڑ اور دفع ہو جا یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ان کے انگلی اٹھا کر وارن کرنے پر فیروز نے غصے سے ایک چماٹ اس کے منہ پر دے ماری۔۔

وہ گال پر ہاتھ رکھے سکتے میں آگ ئی۔۔شبنم نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلہ گھونٹا۔۔۔فیروز کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔

کون ہے یہ۔۔؟ آخر مسلہ کیا ہے؟

وہ موٹا شخص جھنجھلا گیا۔۔۔ کمال صاحب تو ایک گھونسا کھا کر ہی شانت ہو گے تھے۔۔۔ ممانی بھی بت بن گ ئی تھیں۔۔۔اب موٹے کی باری تھی۔۔۔

فیروز اسے گھورتا ہوا شبنم کا ہاتھ پکڑے آگے کو چلا پھر رکا اور پلٹ کر انگلی اٹھائی۔۔

اچھا نہیں کیا شبنم کو تنگ کر کے تم لوگوں نے۔۔۔

انہیں کہتا وہ پلٹ گیا۔۔۔ جبکہ پولیس کے سائرن پر ان تینوں کی آنکھیں واہ ہوئی تھیں۔۔

اریسٹ دیم۔۔۔اس بار پکے ثبوتوں کے ساتھ ہاتھ لگ ہی گے یہ لوگ۔۔۔

پولیس انسپکٹر نے اہلکاروں کو حکم دیا۔۔۔

ان تینوں کو بھاگنے کا موقع بھی نہ ملا جبکہ ملازم اور چوکیدار ہولے سے وہاں سے کھسک چکے تھے۔۔۔

رومت اب بس کرو سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔

وہ کب سے روتی ہوی شبنم کو چپ کروا رہا تھا۔۔۔ فیروز نے گاڑی ایک طرف روکی ہوی تھی۔۔۔

میں کہاں جاوں گی اب۔۔۔گھر واپس گ ئی تو محلے کے درندے نوچ ڈالیں گے۔۔

فیروز وہ لوگ مجھے اس آدمی کے ہاتھ بیچ رہے تھے۔۔میں میں نے ایک ملازمہ کے فون سے آپ کو فون کیا۔۔اگر آپ نہ آتے تو۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوی بس یہی کہہ رہی تھی۔۔

میرے ہوتے ہوے تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ سمجھی۔۔

فیروز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دی۔۔۔ شبنم نے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھ پر یقین ہے ؟

فیروز نے سوال کیا تو کچھ پل سوچنے کے بعد اسنے سر اثبات میں ہلا یا۔۔

ٹھیک ہے پھر جلدی سے منہ دھولو اپنا حلیہ درست کرو ہم گھر جا رہے ہیں۔۔

اس نے پانی کی بوتل اسے تھماتے مسلہ حل کیا۔۔۔

نکاح شروع ہونے میں تھوڑا ہی وقت تھا۔۔مریم گھونگٹ کیے حیدر کے پہلو میں بیٹھی ہوی تھ ئی۔۔مولوی صاحب پاس ہی صوفے پر بیٹھے تھے۔

نکاح میں صرف حیدر کی اور مریم کی فیملی موجود تھی۔۔۔

یہ فیروز کہاں چلا گیا فون بھی نہیں اٹھا رہا۔۔

فرخندہ بیگم سخت پریشان تھیں سلطان کال کر کر کے عاجز آ چکا تھا۔۔

سب لوگ ہی پریشان تھے۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔

فیروز کی آواز پر سب بیک وقت پلٹے۔۔۔اس کے ساتھ کھڑی دلہن کے لباس میں ایک لڑکی کو دیکھ کر سب کی آنکھیں اور منہ ایک ساتھ کھل گے۔۔۔

فیروز شبنم کا ہاتھ پکڑے مولوی صاحب کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

فیروز۔۔۔ جواد صاحب نے کچھ کہنا چاہا تو فیروز نے اشارے سے انہیں روک دیا۔۔

نکاح شروع ہوا۔۔۔جہاں پہلے سب نکاح کے لیے خوش تھے وہیں اب سب لوگ عجیب سکتے کی کیفیت میں تھے۔۔

مولوی صاحب نے پہلے فیروز اور شبنم کا نکاح کروایا۔۔۔شبنم کا وجود کانپ رہا تھا مگر فیروز نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔اس لیے اسے تھوڑی ڈھارس تھی۔۔

مریم اور حیدر کا نکاح ہوتے ہی سب نے دعا کی اور مولوی صاحب شکریہ ادا کرتے رخصت ہو گے کیوں کہ کھانا وہ کھا چکے تھے انہیں کسی اور جگہ بھی نکاح پڑھوانے جانا تھا۔۔

......

یہ سب کیا ہے فیروز؟؟؟ کون ہے یہ لڑکی۔۔۔ کیا کیا تم نے یہ؟

مولوی صاحب کے جاتے ہی فرخندہ اور جواد صاحب اس پر برس پڑے۔۔

بھای کچھ بتائیں بھ ئی۔۔

سلطان خود حیران تھا اس کا بھای کیا کر گیا تھا۔۔

کم از کم ہمیں بتا تو دیتے اچانک نکاح میں رومیو کی طرح انٹری مارنی ضروری تھی؟؟

فرخندہ اس کے سر پر کھڑی ہو گ ئی۔۔

مریم شبنم کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔۔

اس نے مریم کو کہا تو مریم سر ہلاتی کانپتی ہوی شبنم کو اپنے کمرے میں لے گ ئی۔۔۔

امی بابا آپ سب لوگ بیٹھیں میں بتاتا ہوں سب۔۔

اس نے سب کو بیٹھنے کا کہا۔۔

اور پھر شروع سے آخر تک سب کچھ بیان کر دیا۔۔

پوری بات سن کر سب لوگوں کے تنے نقوش ڈھیلے پڑ گے۔۔۔

بیٹا ہمیں بتاتے تو سہی تم اکیلے ہی اتنی مشکل میں پڑ گے۔۔اگر وہ لوگ کچھ کر دیتے تو۔۔؟

ابرار نے کہا۔۔

انکل سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔۔سب لوگ یہاں شادی کی تیاریوں میں خوش تھے تو میں نے سوچا بعد میں سہی وقت پر سب کو بتاوں گا مگر یہ ہو گیا۔۔۔

اس نے صفای پیش کی۔۔

چل خیر ہے۔۔جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا اس بچی کی جان بچ گ ئی۔۔

فرخندہ نے کہا تو سب نے تائی ید کی۔۔

اچھا چلیں ہمیں بھی بیٹھے بٹھاے لڑکی مل گ ئی ورنہ لمبے پراسس سے گزرنا پڑتا۔۔

حفصہ نے ماحول بدلنے کے لیے ہانک دی تو سب ہنس پڑے۔۔

....

رات میں مہندی تھی فرخندہ شبنم کو لے کر بازار آئی ہو تھیں۔۔تا کہ وہ مہندی اور بارات کے جوڑے لے لے۔۔ شبنم کافی سہمی ہوی تھی مگر گھر کے سب لوگ اسے نارمل ٹریٹ کر رہے تھے ایسے جیسے وہ ان کی مرضی کی بہو ہو۔۔ ان سب کے رویے سے وہ کافی پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

دوپہر کے قریب وہ لوگ گھر لوٹے۔۔۔ منع کرنے کے باوجود فرخندہ نے کافی سامان اس کے لیے خرید لیا تھا۔۔ سلطان اور حیدر فیروز کا کمرہ ڈیکوریٹ کر رہے تھے۔۔

رخصتی کا فنکشن چونکہ ہال میں تھا اس لیے گھر میں زیادہ کام نہیں تھا۔۔آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔حیدر کی فیملی بھی یہیں تھی۔۔ مریم کو کمرے میں ہی بٹھایا ہوا تھا اور فیروز پارلر جا کر تیاری میں مگن تھا۔۔۔

شبنم آپی آپ یہاں بیٹھیں۔۔۔ یہ بتائیں کہ آپ کو کس طرح کی مہندی لگوانی ہے۔۔میں تو بھری بھری سی لگواوں گی۔۔

حفصہ شبنم کو لے کر مریم کے ساتھ سٹیج پر لے آئی۔۔ اس وقت دونوں دلہنیں سمپل ہی تھیں۔۔ دلہوں کے لیے لاونج میں ارینجمنٹ تھا جبکہ دلہنوں کو چھت پر بٹھایا گیا تھا۔۔۔

سب مہمان دو دلہنیں دیکھ کر حیران تھے۔۔۔

سب لوگ متوجہ ہو جائیں یہاں۔۔

سلطان مائیک لے کر سٹیج پر کھڑا ہو گیا اس کی آواز چھت پر بیٹھیں عورتوں کو بھی سنائی دے رہی تھی۔۔

یہاں شادی تھی میری بہن اور میرے سالے کے۔۔ لیکن۔۔ لیکن۔۔ آپ سب مہمانوں کے لیے سرپرائیز تھا۔۔ وہ یہ کہ میرے بھائی فیروز کی شادی۔۔۔

تالیاں۔۔۔ میرے پیارے بھائی کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ سب لوگ مبارکباد دیں۔۔۔

سلطان کہہ کر سٹیج سے اتر گیا۔۔۔ سب لوگ فیروز کو بھی مبارکباد دینے لگے۔۔

آپ نروس ہو رہی ہیں؟

حفصہ نے شبنم کو دیکھ کر پوچھا

بس تھوڑا بہت۔۔ وہ بولی۔ وہ تینوں اس وقت حفصہ کے کمرے میں تھیں موسیٰ فرخندہ کے پاس تھا۔۔۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔۔ وہ چینج کر کے اب سونے کی تیاری میں تھیں۔۔

پریشان مت ہوں ہم سب آپ کے اپنے ہیں۔۔ خاص کر میں تو آپ کی بہن ہوں۔۔ اس چمچڑی کو نند ہی سمجھیں میرے بھائی کو پھانس لیا اس نے۔۔

حفصہ اسے تسلی دیتی آخر میں مریم کو چٹکی کاٹ کر بولی۔۔

آؤچ بھابھی کیا ہے بس بھی کر دیں میں نے نہیں پھانسا آپ کا بھائی خود میرے پیچھے پڑا تھا۔۔

مریم اپنا بازو سہلاتی منہ بسور کر بولی۔۔

یہ ادائیں مت دکھاتی نا اسے۔۔بیچارہ میرا معصوم بھائی۔۔

وہ بستر جھاڑتی ہوئی اسے کوسنے لگی۔۔

بس کریں بھابھی آپ نے بھی میرا بھائی پھانسا ہے ۔۔ سمجھیں

مریم اب کمر پر ہاتھ رکھے بولی۔۔

تم بدلہ لے رہی ہو؟

حفصہ بھی آنکھیں سکیڑ کر سیدھی ہوتی بولی۔۔

ایسا ہی سمجھ لیں۔۔

مریم نے کندھے اچکائے۔۔۔

اچھا۔۔رکو تمہیں میں بتاتی ہوں۔۔

حفصہ کشن لے کر اس کے پیچھے بھاگی مگر مریم واشروم میں بند ہو گئی۔۔

ہاہاہا۔۔شبنم کی ہنسی چھوٹ گ ئی۔۔کتنے سالوں بعد وہ یوں کھل کر مسکرای تھی۔۔
ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتی اس کے آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔

حفصہ بھی اس کے ساتھ ہی ہنسنے لگی۔۔

مریم واش روم سے نکلی اور مسکرا کر حفصہ کو آنکھ مار گ ئی۔۔ان دونوں نے شبنم کو ہنسانے کے لیے ہی یہ عجیب سی لڑائی لڑی تھی۔۔۔

دونوں دلہنیں پارلر سے تیار ہو کر آچکی تھیں۔لال جوڑے میں وہ دونوں انتہا کی حسین لگ رہی تھیں۔۔برائیڈل روم میں بیٹھیں وہ بارات کا انتظار کر رہی تھیں۔۔ مریم آئینے کے سامنے کھڑی بار بار خود کو دیکھ رہی تھ ئی۔۔

آج تو حیدر پاگل ہو جائیں گے۔۔ وہ پر جوش سی بڑبڑاتی ہوی پلٹی تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گ ئی۔۔

شبنم صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی آنسو لگاتار اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔

بھابھی کیا ہوا؟؟ وہ تیزی سے اس کے پاس گ ئی۔۔

اماں زندہ ہوتیں تو کتنا خوش ہوتی۔۔ان کا ہمیشہ سے ارمان تھا کہ میری شادی اچھے سے ہو جاے

۔۔۔ان کی خواہش پوری ہو گئی مگر وہ نہ رہی۔۔

وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کو گھورتی ہوی رندھی آواز میں بولی۔۔

حفصہ جو ابھی اندر آئی تھی اس کی بات سن کر مسکرائی۔۔

اللہ کی یہی مرضی تھی۔۔اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔ہم ہیں نا۔۔آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی۔۔اور سب سے بڑھ کر فیروز بھای آپ کو پلکوں پر بٹھا کر رکھیں گے۔۔بہت اچھے ہیں وہ۔۔

حفصہ بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی اس کے آنسو وپونچتے ہوے بولی۔۔۔

میک اپ خراب مت کرنا اب رو کر۔۔ٹھیک ہے؟ بارات آنے والی ہے۔۔

اس نے ٹشو سے اس کا چہرہ ہولے سے صاف کیا۔۔۔

اس مہارانی کو دیکھیں۔۔اس کی باچھیں خوشی سے پھٹنے والی ہیں۔۔

مریم کو دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑے دیکھ کر حفصہ نے ہانک لگائی تو شبنم بھی ہنس دی۔۔

دس بار اس نے خود کو دیکھ لیا ہے اسے اپنی نظر ہی نہ لگ جاے۔۔

شبنم بھی حفصہ کے ساتھ ہو گ ئی۔۔

آپ دونوں جیلس مت ہوں مجھ سے۔۔۔ہنننہ

مریم دوپٹہ درست کرتی آنکھیں مٹکا کر بولی۔۔

بارات آگ ئی۔۔

باہر سے شور اٹھا تو حفصہ بھاگتی ہوی باہر نکل گ ئی۔۔۔

شبنم اور مریم کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں فرخندہ اور حفصہ دونوں کو لے کر سٹیج پر چلی گ ئی یں۔۔۔

....

ماشاءاللہ سبحان اللہ۔۔۔ آپ تو پٹاخہ لگ رہی ہیں محترمہ۔۔

سلطان جو صبح سے پارلر میں دلھوں کے ساتھ تھا۔۔اب ہال میں آیا تو اپنی بیوی کو دیکھ کر فدا ہی ہو گیا۔۔

شکریہ جناب عالی۔۔۔ویسے آپ بھی کم نہیں ہیں۔۔کافی رنگ روپ نکلا ہے آپ کا بھ ئی۔۔

حفصہ بھی مسکرا کر اس کو سراہنے لگی۔۔

ویسے ہمارا شہزادہ کہاں ہے؟

سلطان نے موسیٰ کی تلاش میں نظریں دوڑائی یں۔۔

وہ اپنی نانی کے ساتھ ہے۔۔

اس نے جواب دیا

نانی کے ساتھ کچھ زیادہ لگاؤ نہیں ہو گیا اس کا؟ ویسے اچھا ہی ہے اسے بھی پتا ہے میرے مما بابا کو ٹائم اکھٹے میں سپینڈ کرنا ہوتا ہے نا۔۔

سلطان نے شرارت سے کہا تو حفصہ اسے کہنی مارتی آگے چل پڑی۔۔

... .

آہا۔۔یہ حسین دوشیزہ کون ہے؟

حیدر نے گہری نظروں سے اپنے بغل میں بیٹھی مریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

شرم کریں سب دیکھ رہے ہیں سیدھے بیٹھیں۔۔

مریم نے ہولے سے اسے ڈپٹا

ارے بھئی دیکھنے کا سرٹیفیکیٹ ہے میرے پاس۔۔نکاح کس لیے کیا ہے؟

حیدر اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔

میرے بھای کنڑول رکھ یہاں سب لوگ دیکھ رہے ہے کمرے میں پہنچنے تک کاانتظار کر لے۔۔

حیدر مریم کاہاتھ پکڑنے لگا تو سلطان نے اس کے سر پر چپت لگا کر کہا

اوہ سالے صاحب اب یہ میری بیوی ہے جو چاہے کروں آپ کون ہیں؟؟ حیدر نے فخر سے گردن اکڑائی۔۔

شادی کی ہے کوی محاظ فتح نہیں کیا۔۔کچھ عرصہ صبر کر لے پھر تجھے پتا چل جاے گا یہ بیوی کس بلا کا نام ہے۔۔ مجھ سے بہتر کون جانتا ہو گا۔"

سلطان نے اسے مفید مشورے سے نوازا تو اس کی ہنسی چھوٹ گ ئی۔۔

کیا ہوا ہنس کیوں رہا ہے؟

سلطان نے بھنویں سکیڑ کر پوچھا

کیوں کہ تیری بلا تجھ پر نازل ہو چکی ہے۔۔

حیدر نے ہنستے ہوے اس پر میزائل گرایا۔۔وہ جھٹ سے پیچھے مڑا تو حفصہ موسیٰ کو گود میں اٹھاے بڑے خطرناک تاثرات سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

اوہ شٹ پھنس گیا۔۔ وہ سر کھجاتا ہوا بڑبڑایا۔۔۔حفصہ اسے غصے سے گھورتی ہوی سٹیج سے اتر گ ئی۔۔

....

آپ اتنی حسین ہیں مجھے نہیں پتا تھا۔۔ فیروز نے چپ بیٹھی شبنم کو چھیڑا

ج جی؟؟اس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ پھر اس کی بات سمجھ آتے سر جھکا گ ئی۔۔

شرما رہی ہیں ماشا۶اللہ۔۔ فیروز مسکراہٹ ضبط کرتا بولا کیوں کہ سلطان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

آپ کے بھائی دیکھ رہے ہیں آپ ابھی کچھ نہ بولیں وہ نجانے کیا سوچیں۔۔

شبنم نے ہلکے سے اسے کہا۔۔

یہ وقت میرے بھای پر بھی گزر چکا ہے اس لیے وہ کچھ نہیں سوچے گا۔۔

وہ سلطان کو آنکھ مارتا شبنم کو جواب دینے لگا۔۔۔

وقت گزر رہا تھا۔۔ شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔ شبنم کے ماموں اور ممانی کو سمگلنگ کے جرم میں چار سال کی قید ہو گ ئی تھی اور ان کی ساری پراپرٹی شبنم کے حصے میں آ چکی

تھی کیوں کہ ان کے اپنے بچے دوسرے ممالک میں تھے اور ماں باپ کی گرفتاری کا سن کر انہوں نے انہیں اپنے والدین ماننے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔

شبنم نے وہ ساری جائیداد ٹرسٹ میں بھیج دی۔۔وہ حرام کا مال نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔حیدر اور مریم بھی ایک دوسرے کو پا کر بہت خوش تھے۔۔

شبنم لاونج میں بیٹھی موسیٰ کے ساتھ کھیل رہی تھی آج چھٹی تھی اس لیے فیروز سو رہا تھا اور جواد صاحب چھت پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔ فرخندہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔حفصہ کپڑے دھو رہی تھی اس لیے موسیٰ کو شبنم کے حوالے کر گئی تھی۔۔

مبارک ہو بہت بہت شادی کی۔۔

کسی کی آواز پر وہ پلٹی۔۔

آپ کون؟؟ شبنم نے حیرت سے پوچھا

میں آسیہ ہوں تمہاری خالہ ساس اور تمہارے شوہر کی سابقہ ساس۔۔

آسیہ نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

کیا کرنے آئی ہیں یہاں اب۔۔۔؟

فیروز کمرے سے نکلتا ان سے مخاطب ہوا۔۔

میں کیا کروں گی۔۔بس تمہاری دلہن دیکھنے آئی تھی۔۔

آسیہ صوفے پر بیٹھتی شبنم کو گھور کر بولی۔۔

دیکھ لی؟؟اب مہربانی کر کے جائیں۔۔۔

فیروز نے صاف طور پر دفع ہو جانے کا کہا تھا مگر آسیہ بھی ڈیٹھ تھی۔۔

اس لڑکی کے لیے میری بیٹی کو مارا تم نے؟

وہ یک دم عجیب سے لہجے میں بولی۔۔

فیروز نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے تاسف سے اسے دیکھا

شرم نہیں آئی یہ سب کرتے۔۔ وہ اتنا اونچا بولی کہ فرخندہ کمرے سے نکل آئی۔۔

آسیہ ؟تو یہاں کیا کر رہی ہے؟

وہ غصے سے بولی۔۔

فیروز یہ کیا کہہ رہی ہے کس کو مارا کیا بات ہے؟

شبنم نے فیروز کے قریب ہو کر پوچھا۔۔

اس نے شادی کی تھی میری بیٹی سے اور پھر مار دیا اسے۔میری بچی کو۔۔

وہ سینہ پیٹتی روتی ہوی بولی۔۔ گھٹیا شخص بد چلن آوارہ تونے اس حرافہ کے لیے میری بیٹی کو مارا خداغارت کرے تجھے۔بدنسل

وہ جیسے شروع ہی ہوگئی تھی۔۔

بکواس بند کریں اپنی۔۔

شبنم نے غصے سے اسے دیکھتے ہوے کہاتو فیروزاور فرخندہ نے حیرت سے اسے دیکھا

آوارہ میرے شوہر نہیں آپ کی بیٹی تھی سمجھی۔۔اور یہ ڈرامے بازی کہیں اور جاکر کریں۔۔ ہم اتنے فارغ نہیں ہیں کہ یہاں تھیٹر کھول کر بیٹھ جائیں۔۔

وہ سنجیدگی سے آسیہ کو گھور کر بولی۔۔

فیروز نے مجھے اپناماضی پہلے ہی بتادیا تھا۔۔بہت پہلے۔۔۔اوراب مجھے کسی قسم کی کلیریفیکیشن نہیں کرنی کیوں کہ میرے لیے میرے شوہر کی ہر بات پتھر پر لکیر کی مانند ہے۔۔

وہ پہلے والی شبنم نہیں تھی جوڈر کر چپ ہو جاتی وہ فیروز کی شبو تھی جواینٹ کاجواب پھتر سے دیتی تھی اوراپنے شوہر کی توہین وہ کیسے سہہ جاتی۔۔۔

آسیہ جوکچھ اور ہی سوچ کرآئی تھی شبنم کے تیور دیکھ کر اپنا سا منہ لیے وہاں سے نکل گئی۔۔

فرخندہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔اور موسیٰ کو اٹھا کر اندر لے گئی جو وہیں فرش پر سو گیا تھا۔۔

ہماری بیگم تو بڑی نیک ہیں اپنے شوہر سے اتنی محبت تو کبھی جتائی ہی نہیں جتنی آج بتا دی ہے۔۔

فیروز نے اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔۔

شبنم شرما کر اس سے دور ہٹنے لگی۔۔

میں ناشتہ بناتی ہوں آپ فریش ہو جائیں۔۔ اس کی پکڑ سے نکلتے ہی وہ کچن کی طرف لپکی تو فیروز مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے خود کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ آج ان دونوں کو باہر ڈنر کرنے جانا تھا۔۔ مریم کے اصرار پر رمزا اور ابرار بھی ساتھ چل رہے تھے۔۔

کیسی لگ رہی ہوں؟

پلٹ کر بیڈ پر لیٹے حیدر سے پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔

اس نے گویا احسان کیا

کیا؟؟ صرف اچھی؟؟؟ کیا مطلب ہے۔۔میں دو گھنٹے لگا کر تیار ہوئی ہوں اور صرف اچھی لگ رہی ہوں؟

وہ صدمے سے بے ہوش ہونے کو تھ ئی۔۔

آپ تو ہمیشہ اچھی ہی لگتی ہیں بیگم صاحبہ۔۔

حیدر نے اٹھ کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوے کہا

اچھی تو میں ہوں ہی لیکن آپ نے کیسی بھونڈی تعریف کی ہے۔۔ چھوڑیں میں آنٹی سے پوچھ لوں گی۔۔

وہ ہاتھ چھڑاتی خفگی سے کہہ کر کمرے سے نکل گ ئی۔۔

حسینہ۔۔میری جان لگ رہی ہو ایک دم مست

حیدر نے پیچھے سے ہانک لگائی تو اس نے پلٹ کر اسے گھورا پھر ہنستی ہوی باہر نکل گ ئی۔۔۔

....

حفصہ اپنی اولاد کو سنبھال لو میرے بال کھینچ کھینچ کر ستیاناس کر دی ہے۔۔

سلطان جھنجھلایا ہوا برتن دھوتی حفصہ کو موسیٰ تھماتے ہوئے بولا۔۔

کیوں بھئی میرے شوہر کو گنجا کرنا ہے؟ پھر سب کہیں گے حفصہ کا شوہر گنجا۔۔ہائے کتنا عجیب لگے گا۔۔

حفصہ موسیٰ سے مخاطب سلطان کو چھیڑ رہی تھی جو اپنے بال درست کر رہا تھا۔۔جواباً اُسے گھورنے لگا

مما چیجی کانی اے

(مما چیزی کھانی ہے)

موسیٰ اپنی توتلی زبان میں ماں سے بولا

اچھا ٹھیک ہے آپ کمرے میں جا کر کھیلو میں آپ کے کھانے کو کچھ لاتی ہوں۔۔

وہ موسیٰ کو پیار کرتی بولی تو وہ اچھل کر اس کی گود سے نکلتا کمرے کی طرف بھاگ گیا۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی؟

سلطان اس کے پاس آکر کھڑا ہوتا بولا۔۔

کچھ نہیں۔۔آپ جائیں میں کھانا لا رہی ہوں۔۔

حفصہ اس کے ارادے جان کر جلدی سے بولی۔۔

کھانا نہیں میں آج آپ کو کھاوں گا بیگم جی۔۔

وہ مزید قریب ہوا۔۔۔

مما مما دلدی کریں نا۔

مما مما جلدی کریں نا

اچانک ہی موسیٰ کی آواز پر وہ دونوں اچھل کر دور ہوئے۔۔

میسنے ابھی تک یہیں ہے۔۔چل۔۔

سلطان اسے گود میں لیتا گد گدی کر کے بولا پھر حفصہ کو آنکھ مارتا موسیٰ کے ساتھ کمرے میں چلا گیا۔۔

حفصہ مسکرا کر سر ہلاتی کھانا نکالنے لگی۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959